فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت

جب انسان کا بچت کرنے کا ذہن بن جائے تو طریقے خود ہی آجاتے ہیں۔

نظر کا کمزور ہونا

پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ "یَانُوْرُ" پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دَم کرکے آنکھوں پر پھیر لیں۔ (جنتی زیور، ص606) اِن شَآءَ اللہ نظر کی کمزوری دور ہوجائے گی۔

حافظہ مضبوط ہو

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ کَمَا لَانِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ" اگر کسی شخص کو بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس درودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، اِن شَآءَ اللہ حافظہ قوی ہوجائے گا۔ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص192)

فالج ولَقوہ

سورۂ زِلْزال لوہے کے برتن پر لکھ کر دھو کر پلائی جائے یا لوہے کے برتن میں لکھ کر دیں کہ مریض اس پر دیکھے اِن شَآءَ اللہ صحت ہوگی۔ (کام کے اوراد، ص2)

غریبی اور محتاجی دور

محتاج اور غریب شخص اگر ہر نماز کے بعد "آیۃ الکرسی" پڑھے گا تو، اِن شَآءَ اللہ چند دنوں میں اس کی محتاجی اور غریبی دور ہوجائے گی۔ (جنتی زیور، ص589 ماخوذاً)

بفیضانِ نظر
سید الائمہ، کاشف الغمہ، امامِ اعظم، حضرت سیدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین و ملت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
شیخ طریقت، امیر اہلِ سنت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

اپریل 2022ء
جلد: 6
شمارہ: 04

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 50 رنگین: 100
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:
سادہ: 1200 رنگین: 1800
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 1100 12 شمارے سادہ: 550
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے
+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۝﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔ (پ16، طٰہٰ:14)

مسلمانوں کی اکثریت اسلام کی اہم ترین عبادت کی اہمیت سے واقف ہے لیکن اس کے مقصد سے غافل اور اس کی برکات و ثمرات کے حصول میں ناکام ہے۔ وہ عبادت نماز ہے اور اس کا مقصد قربِ الٰہی کا حصول ہے۔ یہی نماز بزرگانِ دین کو قربِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر فائز کردیتی تھی اور اسی نماز کی فرض صورتوں کو بخاری کی حدیث میں قربِ الٰہی کا محبوب ترین ذریعہ اور اس کی نفل صورتوں کو قرب میں مسلسل اضافے حتی کہ مقامِ محبوبیت تک پہنچانے والا قرار دیا ہے۔ ایسی کامل نماز کیسے پڑھی جائے؟ اس کا طریقہ بیان کرنا مقصود ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ فقہی احکام کے مطابق فرائض و واجبات و سنن و مستحبات کی ادائیگی کی رعایت کے ساتھ چند مزید چیزیں اپنی نماز میں شامل کریں اور دیگر چیزوں کی بنیاد "خدا کی یاد" ہے۔

خدا کی یاد والی نماز وہ ہوگی جس میں غفلت نہ ہو، جیسا کہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ۝﴾ ترجمہ: اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔ (پ9، الاعراف:205) غافل نہ ہونے کی ایک بنیادی علامت یہ ہے کہ نماز اور جو اُس میں پڑھا جارہا ہو، نمازی اُسے جانتا ہو، جیسا کہ فرمایا: ﴿حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ ترجمہ: (نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ) جب تک سمجھنے نہ لگو وہ بات جو تم کہو۔ (پ5، النسآء:43) غفلت سے بچنے کے لئے اپنے دل و دماغ میں یہ بات اچھی طرح جما لیں کہ نماز خدا سے شرفِ کلام پانے کی بہت پیاری صورت ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نمازی اپنے رب سے مناجات (سرگوشیاں) کرتا ہے۔ (مسلم، ص220، حدیث:1230) اِس کے برخلاف غفلت کی نماز خدا سے دور کردیتی ہے، چنانچہ حدیث میں فرمایا: جسے اُس کی نماز بے حیائی اور برائی سے نہ روکے تو اِس سے اُس کی اللہ عزَّوجلَّ سے دوری میں ہی اضافہ ہوتا ہے۔ (کنزالعمال، جز7، 4/212، حدیث:20079) اور ایسی نماز سے کامل فائدہ یعنی قربِ الٰہی حاصل نہیں ہوتا، بلکہ تھکاوٹ ہی ملتی ہے، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ جنہیں نماز سے سوائے تھکاوٹ اور مشقت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ، 2/320، حدیث:1690) یا بہت تھوڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندہ نماز مکمل کرکے واپس پھرتا ہے، مگر اُس کے لیے اُس نماز کے دسویں حصے کے برابر ہی ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، 1/306، حدیث:796)

وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

دل کی حاضری نماز کی روح ہے اور کم از کم مقدار جس سے روح باقی رہے، وہ تکبیرِ تحریمہ کے وقت دل کا حاضر ہونا ہے اور اِس قدر سے بھی کم ہو تو ہلاکت ہے۔ اِس سے زیادہ جس قدر حضورِ قلب ہوگا، اُسی قدر روحِ نماز، اجزاءِ نماز میں پھیلے گی۔

نماز کی روحانیت پانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ حضورِ قلب حاصل کرے، یعنی اعضائے بدن کے ساتھ دل کو بھی نماز میں لگائے، نماز کے الفاظ و اَوْرَاد سمجھ کر پڑھے، خدا کی تعظیم پیشِ نظر

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

رکھے اور اِس تعظیم سے دل میں اللہ کی ہیبت پیدا ہو، نیز اللہ کریم سے رحمت کی امید رکھے۔

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

ان چیزوں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے: (1) **حضورِ قلب** (دل کی حاضری): اِس سے مراد یہ ہے کہ بندہ افعالِ نماز میں سے جو فعل سرانجام دے یا جو کچھ زبان سے پڑھ رہا ہو، دل بھی اُسی میں لگا ہوا ہو، کسی اور طرف نہ ہو، یعنی دل بھی نماز اور قراءت و تسبیحاتِ نماز کی طرف متوجہ ہو۔ (2) **قرآن و تسبیحاتِ نماز سمجھنا:** جو پڑھ رہے ہیں، اُس کا ترجمہ، معنی اور مفہوم بھی سمجھ کر نماز پڑھیں۔ (3) **تعظیم و ہیبت:** اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال و کمال دل میں سوچے، تاکہ تعظیم و ہیبت کی کیفیت پیدا ہو۔ (4) **اُمید و حیا:** اپنی ناقص نماز کے باوجود ربِّ کریم عزوجل کی بارگاہ سے اُس کے فضل و رحمت اور بندہ پَرْوَری سے ثواب کی اُمید رکھے، ہاں ساتھ میں اپنی کوتاہی کی وجہ سے ڈرتا بھی رہے، بلکہ خدا کی عظمت و جلالت والی بارگاہ میں اپنی ناقص نماز پیش کرنے ہی پر شرمسار ہو اور اُس پاک بارگاہ میں ایسی نماز پڑھنے پر ہی شرم و حیا سے پانی پانی ہو جائے۔

مذکورہ اوصاف حاصل کرنے کے طریقے!

(1) **حضورِ قلب** کے حصول کے لیے اپنی سوچ نماز کی جانب لگائے رکھنے کی کوشش کرے۔ آخرت کے ہمیشہ باقی رہنے اور اس میں حاصل ہونے والے عظیم ثواب اور دنیا کے ختم ہو جانے اور اس کی خرابیوں، خامیوں اور آفات کا خیال کرے، پھر سوچے کہ دنیا کے بادشاہوں، عہدے داروں کے پاس جاتے ہوئے تو دل و دماغ بہت حاضر ہوتا ہے، تو آسمان و زمین کے حقیقی مالک، سچے بادشاہ، قادرِ مطلق، خالق و مالک، رَبُّ العالمین واَحکَمُ الحاکِمین کی بارگاہ میں حاضری کے وقت دل کیوں حاضر نہیں ہوتا؟ اِس سوچ سے دل کی حاضری نصیب ہوگی۔ (2) **سمجھ کر نماز پڑھنے** کے لیے طریقہ یہ ہے کہ نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں، آیتوں اور تسبیحات کا ترجمہ اچھی طرح یاد کرلے اور پڑھے ہوئے اَلفاظ کے ساتھ ان کے معانی پر توجہ بھی رکھے۔ اِس سے وَسْوَسے بھی دور ہوتے ہیں اور نماز میں خُشُوع و خُضُوع بھی نصیب ہوتا ہے۔ (3) **تعظیم و ہیبت** دلی کیفیت کا نام ہے، یہ کیفیت تب حاصل ہوتی ہے، جب انسان اللہ جلّ جلالہٗ کی عظمت و شان پہچانے اور اپنی بے کسی، بے بسی اور لاچارگی پر غور کرے۔ یونہی خداوند قدّوس کے جلال و عظمت کے سبب برگزیدہ انبیاء علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام پر طاری ہونے والی کیفیات و حالات پر غور کرے، اس سے بھی خدا کی بارگاہِ بے نیاز کی ہیبت دل میں اُترتی ہے۔ (4) **رحمت کی امید** بڑھانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور کروڑوں سالوں سے جملہ مخلوقات پر ہر آن برستی ہوئی رحمتیں اور خود اپنی ذات پر رب کریم کے بے پایاں احسانات یاد کرے اور آخرت میں نعمتوں سے مالامال، سلامتی کے گھر جنت کو یاد کرے اور نمازیوں کے لیے جنت کے وعدے یاد کرے۔ (5) **عبادت پیش کرنے میں شرم و حیا** محسوس کرنے کے لیے غور کرے کہ میری نماز کتنی ناقص ہے اور میرا وجود کس قدر عُیُوب پر مشتمل ہے، اِخلاص کی کس قدر کمی ہے، جبکہ اُس بارگاہ میں عبادت کا نذرانہ پیش کرنے والوں میں جملہ انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، صدیقین اور اولیاء و صالحین علیہم السّلام و رحمہم اللہ المبین داخل ہیں اور وہ ہستیاں بھی کہتی ہیں کہ اے مالک! ہم تیری عبادت ویسی نہ کرسکے جیسا اُس کا حق تھا، تو جب کاملین کا یہ حال ہے تو مجھ جیسے ناقص کی نماز کس قدر ناقص ہوگی۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے دنیا کی بہترین کمپنیوں کے بنے ہوئے نہایت خوبصورت صاف ستھرے شوروموں کے درمیان میں کوئی اپنا ٹوٹا پھوٹا، گندا میلا، ناقص ٹھیلا لے کر کھڑا ہو جائے۔ بس یہ سمجھیں کہ انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، صدیقین اور اولیاء و صالحین علیہم السّلام و رحمہم اللہ المبین کی عبادات ان کمپنیوں کی اشیاء سے کروڑوں گنا ارفع و اعلیٰ ہیں اور ہماری عبادات خراب سے ٹھیلے سے بھی ہزاروں گنا کم تر ہے۔

اوپر بیان کردہ اعمال پر ایک عرصے تک پوری جانفشانی اور تندہی کے ساتھ عمل کیا جائے تو رب کے فضل و کرم سے یادِ الٰہی والی نماز نصیب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کاملین کے صدقے ہم ناقصین کو کامل نماز کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(اس مضمون کا بنیادی مواد "احیاء العلوم" سے لیا گیا ہے، تفصیلی مطالعے کے لئے "احیاء العلوم" جلد اول "نماز کے باطنی آداب" کا مطالعہ فرمائیں۔)

بے سکونی کا کامیاب علاج

مولانا حسنین انور عطاری مدنی*

بے چین دِلوں کے چین، سرورِ کونین صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُنْظُرُوا اِلٰی مَنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللهِ یعنی (دنیاوی معاملے میں) تم اپنے سے نیچے والے کو دیکھو، اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو، یہ عمل اس کا باعث ہے کہ تم اللہ کی نعمت کی ناقدری نہ کرو۔[1]

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے کن بلند مرتبہ لوگوں کو دیکھنے سے منع فرمایا؟ اور کن کم رُتبہ افراد کی طرف نظر کرنے کا ارشاد فرمایا؟ اِن باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت نقل فرماتے ہیں:

یہ حدیث تمام امورِ خیر کو جامع ہے کیونکہ جب بندہ دنیاوی اعتبار سے اپنے سے برتر شخص کو دیکھتا ہے تو اُس کا دل چاہتا ہے کہ وہ بھی اُس فلاں بندے کی طرح بنے اور خود کے پاس جو اللہ کی نعمت ہے اُسے تھوڑا سمجھتا ہے اور زیادہ کی طلب میں لگ جاتا ہے (اور یوں غافل ہو جاتا ہے) اکثر لوگوں کا یہی حال ہے اور جب بندہ دنیاوی امور میں اپنے سے کم مرتبے والے کو دیکھتا ہے تو اُسے سمجھ آتی ہے کہ مجھ پر تو اللہ پاک کی کس قدر نعمتیں ہیں تو وہ ان نعمتوں پر اللہ پاک کا شکر بجالاتا ہے۔[2]

جبکہ اس کے برعکس اگر وہ شخص نیکیوں میں اپنے سے افضل شخص کو دیکھے گا تو اُس جیسا بننے کی خواہش ہوگی اور اپنی نیکیاں کم نظر آئیں گی اور وہ زیادہ نیکیاں کرنے کی کوشش کرے گا جبکہ اگر اپنے سے کم نیکیوں والے کو دیکھے گا تو اب اسے خود کا عمل اچھا نظر آئے گا اور یہ خود پسندی کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ سُستی اور کاہلی کا مظاہرہ بھی کرنے لگے گا۔[3]

ایک دوسری حدیث میں فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مال اور شکل و صورت کے اعتبار سے اپنے سے افضل شخص کو دیکھے تو اُسے چاہئے کہ اُس شخص کی طرف نظر کرے جس سے یہ خود افضل ہے۔[4]

امام ابنِ جوزی اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: اس حدیث میں اچھی زندگی گزارنے کا بہترین انداز بیان ہوا ہے کیونکہ کسی بھی کام میں کوئی آپ سے آگے بڑھے کبھی بھی نفس کو یہ گوارا نہ ہوگا لہٰذا دنیاوی معاملات میں اپنے سے نیچوں کو دیکھے اور دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والوں کو

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

تاکہ دنیا سے دل اُچاٹ ہو اور آخرت کی فکر بیدار ہو۔[5]

بے سکونی کی وجہ: آج معاشرے میں جس طرف نظر اُٹھائیں بے چینی اور بے سکونی دکھائی دیتی ہے اس کی وجوہات بہت ساری ہیں مگر ایک بڑی وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم اللہ پاک کی یاد میں مشغول ہونے کے بجائے دنیا کی رنگینیوں میں مست ہوگئے ہیں، بس دنیا کمانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں، نیکیاں کمانے میں سستی اور کاہلی کا شکار نظر آتے ہیں، اپنے سے زیادہ مال دار اور خوبصورت شخص کو دیکھ کر اُس سے جلتے اور اُس جیسا بننے کی کوشش کرتے اور خود پر جو اللہ پاک کی بے شمار عظیم نعمتیں ہیں ان کو بھول جاتے ہیں جبکہ اپنے سے کم تر کو دیکھ کر شکر ادا نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے ذہن پریشان اور دل بے سکون ہیں اسی پریشانی اور بے سکونی سے نجات کا اور خوشگوار زندگی گزارنے کا ایک سنہری اصول اس حدیث پاک میں بیان ہوا ہے کہ اگر بندہ دنیاوی اعتبار سے اپنے سے بلند مرتبہ شخص کو نہ دیکھے بلکہ اپنے سے کم رُتبہ لوگوں کی طرف نظر کرے تو زندگی خود بخود آسان ہوجائے گی۔

یہ نسخہ اپنالیں: اگر ہم دنیاوی معاملات میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھیں تو ہم اپنی مالی حالت پر مطمئن اور پُر سکون ہو جائیں کہ جب ایک شخص ہم سے کمزور حالت میں ہوتے ہوئے زندگی گزار رہا ہے تو ہم پر تو اللہ پاک کی بے شمار نعمتیں ہیں ہم کیوں اللہ پاک کا شکر ادا کرکے زندگی نہیں گزار سکتے۔

ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح دنیا کی مشقتوں کو صرفِ نظر کرکے اللہ پاک سے دین و دنیا کی بہتری اور عافیت کا سوال کرنا چاہئے اور اپنی آخرت کے بارے میں فکر مند رہنا چاہئے جیسا کہ ”شیخ شبلی“ رحمۃ اللہ علیہ جب کسی دنیادار کو دیکھتے تو یہ دُعا مانگتے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

شکایت کرنے والے کو نصیحت: ایک فقیر نے کسی ولی اللہ کے وعظ کی مجلس میں کھڑے ہو کر شکایت کی کہ میں نے اتنے دن سے نہ لوگوں سے چُھپ کر کچھ کھایا ہے اور نہ لوگوں کے سامنے کچھ کھایا ہے۔ اُس ولی نے فرمایا: اے اللہ کے دُشمن! جھوٹ بولتا ہے اللہ پاک اتنی شدید بھوک صرف اپنے خاص انبیا اور اولیا کو نصیب کرتا ہے اور (تو کوئی ولی نہیں لگتا کیونکہ) اگر تو ولی ہوتا تو اس طرح مخلوقِ خدا کے سامنے اس بات کو بیان نہیں کرتا بلکہ یہ معاملہ لوگوں سے پوشیدہ رکھتا۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب مؤمن کا دین دُرست ہو تو پھر وہ جان و مال میں نقصان کی پرواہ کئے بغیر حال و مستقبل میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرتا چلا جاتا ہے۔[6]

ابھی آزمائش آئی ہی نہیں: ایک شخص کو کوڑوں اور قید کی سزا ہوئی تو اس نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی شکایت کی۔ امام غزالی نے فرمایا: شکر کر کیوں کہ کبھی آزمائش اس سے بڑھ کر ہوتی ہے، پھر کچھ وقت کے بعد اس کو ایک کنویں میں قید کر دیا گیا پھر اس نے دوبارہ شکایت کی تو آپ نے یہی جواب دیا۔ پھر کچھ وقت کے بعد اس کو ایک یہودی کے ساتھ ایک تنگ، تاریک اور بدبودار مکان میں رکھا گیا اس نے پھر امام سے اِس کی شکایت کی۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شکر کر اور صبر کر۔ اس نے عرض کی: حضور اس سے بڑی کیا آزمائش ہوگی؟ تو امام غزالی نے فرمایا: اس سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ تیرے گلے میں کفر کا طوق ڈال دیا جائے اور تو اُسے ہی حق سمجھے۔[7]

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں بھی دنیا کی محبت سے بچا کر اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سے سَرشار فرمائے اور آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین کے مطابق اپنی زندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1211، حدیث:7430 (2) شرح مسلم للنووی، 18/97 ملخصاً (3) اکمال المعلم، 8/515، تحت الحدیث:2963 ملخصاً (4) بخاری، 4/244، حدیث:6490، مسلم، ص1211، حدیث:7428 (5) کشف المشکل، 3/513تا514، تحت الحدیث:2014، طرح التثریب فی شرح التقریب، 8/145 (6) مرقاۃ المفاتیح، 9/95، تحت الحدیث:5242 (7) مرقاۃ المفاتیح، 9/95، تحت الحدیث:5242۔

مرحومین کو فائدہ پہنچائیے

(تیسری اور آخری قسط)

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

مختلف صحابۂ کرام اور ان کے شاگردوں نے قبروں پر سبز شاخیں رکھنے کی وصیت کرکے اور دیگر صحابہ و تابعین نے اُن وصیتوں کو پورا کرکے اس بات کو بھی ثابت کردیا کہ قبروں پر سبز شاخیں ڈالنے کا عمل نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاصہ نہیں ہے کیونکہ اگر یہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیت ہوتی تو صحابۂ کرام کبھی اس کی وصیت نہ فرماتے اور نہ ہی اس وصیت پر عمل کیا جاتا جیسا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دیگر خصوصیات پر نہ تو کسی صحابی نے عمل کیا اور نہ ہی اس کی وصیت کی۔ صحابہ و تابعین کے عمل اور عُلَما و مفتیانِ کرام کے فتاویٰ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ وہ نیک کام ہے جس پر اُمّت صدیوں سے عمل کرتی چلی آرہی ہے۔

صحابیِ رسول کی وصیت: صحابیِ رسول حضرت ابوبَرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں میت کو عذاب ہو رہا تھا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک ٹہنی لے کر اس پر گاڑ دی اور ارشاد فرمایا: جب تک یہ تر رہے گی اس کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

حضرت ابوبَرزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو تو قبر میں میرے ساتھ دو تر شاخیں رکھ دینا۔ آپ کا انتقال کِرمان اور قُومَس کے درمیان ہوا تو آپ کے ساتھیوں نے کہا: انہوں نے اپنی قبر میں دو شاخیں رکھنے کی وصیت کی تھی مگر اس جگہ تو شاخوں کا نام و نشان نہیں ہے۔ ابھی وہ حضرات اسی کش مکش میں تھے کہ سِجِستان سے چند سوار آتے دکھائی دیئے جن کے پاس تر شاخیں تھیں انہوں نے ان سے دو شاخیں لیں اور حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبر میں رکھ دیں۔[1]

قبر میں دو شاخیں رکھی جائیں: صحاحِ ستّہ کے راوی حضرت مُوَرِّق عِجلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ اَنْ تُوضَعَ فِي قَبْرِهٖ جَرِيدَتَانِ یعنی صحابیِ رسول حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر میں دو شاخیں رکھی جائیں۔[2]

شارحِ بخاری حضرت امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

تحت لکھتے ہیں: یہاں اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اقتدا میں قبر پر دو ٹہنیاں لگانے کی وصیت کی ہو یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ قبر کے اندر ٹہنیاں رکھنے کی وصیت کی ہو کہ کھجور میں برکت ہے اس لئے کہ اللہ پاک نے اسے شجرۃ طیبۃ فرمایا ہے۔ پہلا قول اظہر ہے۔(3)

شارحِ بخاری حضرت امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: بے شک حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ نے دو ٹہنیاں قبر کے اندر رکھنے کی وصیت اس لئے کی کہ وہ اس سے زیادہ فائدے کی امید رکھتے تھے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کو صرف ان دو قبر والوں کے لیے خاص نہیں سمجھا جیسا کہ اصل یہی ہے۔(4)

حضرت مُوَرِّق عجلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ خراسان کے قریب فوت ہوئے، فَلَمْ تُوجَدْ اِلَّافِي جَوَالِقِ حِمَارٍ یعنی وہ دو شاخیں ہمیں گدھے کے پالان میں سے ہی ملیں تو جب حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو ان کی قبر میں وہ شاخیں رکھ دی گئیں۔(5)

قبروں کے پاس درخت لگانے کی اصل: خاتَمُ المحدّثین حضرت امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: علمانے فرمایا کہ جب ایک "شاخ" کے سبب ان کے عذاب میں تخفیف ہو رہی ہے تو پھر مسلمان کی تلاوتِ قراٰن سے (عذاب میں) تخفیف کا کیا عالَم ہو گا۔ قبروں کے پاس درخت لگانے کی اصل یہی حدیثِ پاک ہے۔(6)

دو سبز شاخیں: زمانۂ نبوی پانے والے جلیلُ القدر تابعی بزرگ امام ابو العالیہ رُفیع بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی قبر پر کھجور کی شاخیں رکھنے کی وصیت فرمائی تھی جیسا کہ حضرت عاصم اَحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ اَوْصٰى مُوَرِّقاً الْعِجْلِيَ اَنْ يَّجْعَلَ فِي قَبْرِهٖ جَرِيْدَتَيْنِ یعنی حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مُورِّق عجلی رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت کی کہ میری قبر میں دو سبز شاخیں رکھ دینا۔(7)

حضرت امام بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فَاَمَّا الْجَرِيْدُ عَلَى الْقَبْرِ، فَلَا بَاْسَ بِهٖ یعنی قبر پر شاخ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ آپ نے دلیل کے طور پر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما والی روایت اور حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی وصیت کو ذکر فرمایا ہے۔(8)

حضرت علامہ ابنِ حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جو کچھ میں نے تقریر کی اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کیلئے مسنون ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی میں شاخِ تر خرما کی رکھے۔ کیونکہ اصل حضور کے افعال میں اقتدا کرنا ہے، البتہ اگر خصوصیت کی کوئی دلیل موجود ہو تو وہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاص عمل کہلائے گا جبکہ یہاں تخصیص کی کوئی دلیل نہیں تو اس مسئلہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اقتدا کرنا مندوب و مستحسن ہو گا۔

عوام قبروں میں جو کھجور کے پتے بچھاتے ہیں اس حدیث میں ان کے اس عمل کی دلیل بھی پائی جاتی ہے۔ جب انسان کے ساتھ کھجور کے درخت کے کچھ اجزا موجود ہوں تو وہ کثرت کے ساتھ اللہ پاک کی تسبیح کریں گے جس کی وجہ سے انسان کو اُنس حاصل ہو گا یا اس کے عذاب میں تخفیف ہو گی۔(9)

حضرت امام احمد بن محمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے بعض متاخرین ائمہ احناف نے فتویٰ دیا ہے کہ قبروں پر جو پھول اور ٹہنیاں رکھنے کا دستور ہے اس حدیثِ پاک کی رو سے سنّت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جب ٹہنیوں کی تسبیح کی برکت سے عذابِ قبر میں تخفیف کی اُمّید ہے تو تلاوتِ قراٰن کی برکت تو اس سے کہیں زیادہ بڑی ہے۔(10)

گزشتہ شماروں میں ذکر کردہ تمام روایات سے قبر پر سبز شاخیں رکھنے کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جس طرح قبر پر شاخ رکھنا جائز ہے اسی طرح قبر کے اندر بھی تر شاخ رکھی جاسکتی ہے۔ اس لئے کہ قبر پر رکھنے کا جو مقصود ہے وہی مقصد قبر کے اندر رکھنے سے بھی حاصل ہو رہا ہے اسی لئے بعض بزرگوں نے اس کی وصیت بھی فرمائی ہے جیسا کہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی وصیت ابھی گزری، حضرت امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی جائز کہا ہے۔

ابنِ حجر ہیتمی مکی کا ایک فتویٰ: آپ سے سوال کیا گیا کہ قبر کے اوپر یا اندر پھول وغیرہ رکھنا کیسا ہے؟

حضرت علامہ ابنِ حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قبر کے اوپر ٹہنیاں رکھنے کے عمل سے علمائے کرام نے پودے اور پھول رکھنے کا استنباط کیا ہے اور اس کی کیفیت بیان نہیں کی لیکن صحیح حدیث میں ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر قبر پر ایک ایک ٹہنی رکھی تھی پس اس میں ساری قبر

شامل ہے، لہٰذا قبر کے جس مقام پر بھی شاخ رکھی جائے مقصود حاصل ہو جائے گا۔ البتہ عبد اللہ بن حمید نے اپنی مسند میں تخریج کی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبر پر شاخ مُردے کے سر کی جانب رکھی تھی۔[11]

یُسَنُّ وَضْعُ جَرِیْدَۃٍ خَضْرَاءَ عَلَى الْقَبْرِ لِلْاِتِّبَاعِ وَسَنَدُہٗ صَحِیْحٌ وَلِاَنَّہٗ یُخَفِّفُ عَنْہُ بِبَرَکَۃِ تَسْبِیْحِھَا اِذْ ھُوَ اَکْمَلُ مِنْ تَسْبِیْحِ الْیَابِسَۃِ لِمَا فِی تِلْکَ مِنْ نَوْعِ حَیَاۃٍ وَقِیْسَ بِھَا مَا اُعْتِیْدَ مِنْ طَرْحِ الرَّیْحَانِ وَنَحْوِہٖ یعنی (احادیث وغیرہ) کی پیروی کرتے ہوئے قبر پر ہری شاخ کا رکھنا مسنون ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔ چونکہ تر ٹہنی خشک ٹہنی کے مقابلہ میں زیادہ تسبیح کرتی ہے کہ اس میں ایک طرح کی حیات ہوتی ہے اور اس کی تسبیح کی برکت سے عذابِ قبر میں کمی (بھی) ہوتی ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے تر و تازہ پھول وغیرہ رکھنا بھی مسنون ہو گا۔[12] یہی عبارت شارحِ بخاری حضرت امام عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرح بخاری میں نقل کی ہے۔[13]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 62/100، تغلیق التعلیق للعسقلانی، 2/492 (2) طبقات ابن سعد، 7/6، سیر اعلام النبلاء، 4/102، بخاری، 1/458، بتغیر (3) فتح الباری، 4/193 ملخصاً (4) الفیض الجاری، 3/227 ملتقطاً (5) طبقات ابن سعد، 7/6، مرآۃ الزمان، 9/442 (6) شرح الصدور، ص313 (7) سیر اعلام النبلاء، 5/211، طبقات ابن سعد، 7/84 (8) شرح السنہ للبغوی، 3/274 (9) فتاویٰ حدیثیہ، ص362 ملخصاً (10) حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص624 (11) فتاویٰ کبریٰ فقہیہ، 1/401 (12) تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج، 1/434 (13) الفیض الجاری، 3/227۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے جُمادَی الاُولیٰ اور جُمادَی الاُخریٰ 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”حضرت آدم علیہ السّلام کے بارے میں دلچسپ معلومات“ پڑھ یا سُن لے اُسے ”فیضانِ آدم علیہ السّلام“ سے مالامال فرما اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اُس سے راضی ہو جا۔ اٰمِیْن 2 یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”دو گُدڑیوں والا“ پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ نیکیاں کرنے، نیکیاں کروانے، گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی سعادت عطا فرما کر بے حساب مغفرت سے نواز دے۔ اٰمِیْن 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”بُخار کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے اُسے بیماری میں شکوہ و شکایت کرنے سے بچا کر اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن 4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے نام رکھنے کے بارے میں سُوال جواب“ پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے نام رکھنے کے بارے میں سُوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُس کی اور میری نامِ محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِیْن بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
حضرت آدم علیہ السّلام کے بارے میں دلچسپ معلومات	9لاکھ83ہزار238	7لاکھ66ہزار814	17لاکھ50ہزار52
دو گُدڑیوں والا	11لاکھ35ہزار182	7لاکھ4ہزار445	18لاکھ39ہزار627
بُخار کے فضائل	17لاکھ42ہزار851	10لاکھ34ہزار810	27لاکھ77ہزار661
امیرِ اہلِ سنّت سے نام رکھنے کے بارے میں سُوال جواب	14لاکھ25ہزار738	9لاکھ28ہزار678	23لاکھ54ہزار416

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 کیا زکوٰۃ صرف رقم سے ہی ادا ہوتی ہے؟

سُوال: میرے پاس گھر میں زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ کی رقم 9925 روپے بن رہی ہے حالانکہ میری کل تنخواہ ہی 14000 روپے ہے میں اِس حوالے سے کیا کروں میری اتنی تنخواہ نہیں ہے اگر یہ زکوٰۃ میں دے دی تو میرے پاس کوئی خاص رقم نہیں بچے گی؟

جواب: زکوٰۃ دینا فرض ہے اگر سونے کی مقدار زیادہ ہے تو سونا بھی زکوٰۃ میں دیا جاسکتا ہے یوں ہی کپڑے اور اناج بھی زکوٰۃ میں دیئے جاسکتے ہیں۔ یاد رکھئے! زکوٰۃ فرض ہے اور ادا کرنا لازم ہے، نہیں دیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ جب اللہ پاک کی راہ میں یہ مال خرچ کریں گے تو وہ اس میں بَرَکت دے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ تنخواہ بڑھ جائے گی بلکہ اپنا کاروبار ہو جائے گا۔ اس میں سلامتی کی راہ یہ ہے کہ پیشگی (یعنی ایڈوانس) سارا سال تھوڑی تھوڑی رَقم زکوٰۃ کی مد میں دیتا رہے اس طرح زیادہ رقم بھی ایک ساتھ نہیں دینا پڑے گی اور بآسانی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 5 شوال المکرم 1440ھ)

2 حضور غوثِ پاک کی وِلادت

سُوال: حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادتِ مُبارَکہ کب ہوئی؟

جواب: میرے مُرشِد، حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ پہلی رَمَضانُ الْمُبارَک کو پیر کے دِن صُبحِ صادِق کے وقت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہِل رہے تھے اور زبان پر "اللہ، اللہ" جاری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت چونکہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہوئی اِس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے دِن سے ہی روزہ رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سحری سے لے کر اِفطار تک یعنی صُبحِ صادِق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اپنی اَمّی جان رحمۃ اللہ علیہا کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ چنانچہ سَیِّدُنا غَوثُ الثَّقَلَین، شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی والدۂ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادر پیدا ہوا تو رَمَضان شریف میں دِن بھر دُودھ نہ پیتا تھا۔ (الحقائق فی الحدائق،

(ص139، بہجۃ الاسرار، ص172 - مدنی مذاکرہ، 29 ربیع الاول 1440ھ)

غوثِ اعظم مُتَّقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمضان میں

3 پلاسٹک کی گھڑی پہن کر نماز پڑھنے کا شرعی حکم

سُوال: اگر پلاسٹک کی بنی ہوئی گھڑی پہنی ہوئی ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: گھڑی اگرچہ لوہے کی پہنی ہوئی ہو تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 6 رمضان المبارک 1440ھ)

4 تایا ابو کی اَولاد محرم ہے یا غیر محرم؟

سُوال: تایا ابو کی اَولاد محرم ہے یا غیر محرم؟

جواب: تایا ابو اور چچا کی اولادیں یہ آپس میں نامحرم ہیں، ان کی شادیاں آپس میں جائز ہیں اور ان کے درمیان پردہ بھی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 11 / 413، 414 - مدنی مذاکرہ، 12 شوال المکرم 1440ھ)

5 نماز و روزہ دوسرے کی طرف سے ادا نہیں ہو سکتے

سُوال: رَمضانُ المُبارَک میں طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے میری والدہ کے چار روزے چھوٹ گئے تھے، اب میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا ہے کہ میں آپ کی طرف سے چار روزے رکھوں گا تو میں شوّال کے چھ روزے رکھنے کے بعد چار روزے رکھوں یا پہلے بھی رکھ سکتا ہوں؟

جواب: نماز اور روزے میں کسی کی نِیابت نہیں ہو سکتی (در مختار، 4 / 17) یعنی ایک دوسرے کا قائم مقام نہیں ہو سکتا کہ ایک کے بدلے دوسرا کرلے، لہٰذا بیماری کی وجہ سے آپ کی والدہ کے جو چار روزے چھوٹے ہیں ان کی قضا فرض ہے۔ جب وہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائیں تو انہیں خود یہ روزے رکھنے ہوں گے اور ان کے بدلے کوئی دوسرا قضا نہیں کر سکتا۔ اگر آپ کی امی شوّال کے چھ روزے رکھتی ہیں تو بہتر یہی ہے کہ پہلے چار روزے قضا کرلیں پھر اس کے بعد شوّال کے چھ روزے رکھ لیں۔ اللہ پاک آپ کی والدہ کو برکت و صحت دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (مدنی مذاکرہ، 5 شوال المکرم 1440ھ)

6 حضرتِ جبریل امین علیہ السّلام کے پَروں کی تعداد

سوال: حضرتِ سیّدُنا جبریل امین علیہ السّلام کے مبارک پَروں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد 23 میں ہے: حضرتِ سیّدُنا جبریل علیہ السّلام کے 600 پَر ہیں۔ (مسلم، ص93، حدیث: 432 - فتاویٰ رضویہ، 23 / 441 - مدنی مذاکرہ، 5 شوال المکرم 1440ھ)

7 برف سے تیمم کا شرعی حکم

سُوال: کیا برف سے تیمم ہو سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں! تیمم زمین یا زمین کی جنس یعنی جو چیز بھی زمین کی قسم سے ہو اس سے تیمم ہو سکتا ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، 1 / 35) مٹی کے برتن سے بھی تیمم ہو سکتا ہے لیکن اگر مٹی کے برتن پر پگھلے ہوئے کانچ کی یا کسی اور چیز کی چکنی تہ چڑھی ہوئی ہو تو اس سے تیمم نہیں ہو سکتا۔ مٹی کے برتن کا باہر والا وہ حصہ جو رکھتے وقت زمین سے ملا ہوتا ہے اس پر تہ نہیں چڑھی ہوتی تو اس حصے پر ہاتھ پھیر کر تیمم کیا جا سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 شوال المکرم 1440ھ)

8 لکڑی کے دَروازے پر نام لکھنا یا لکھوانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ ہم سے لکڑی کے دَروازے پر اپنا نام لکھواتے ہیں، کیا انہیں نام لکھ کر دینے سے ہم گناہ گار ہوں گے؟

جواب: لکڑی کے دَروازے پر نام لکھنا یا لکھوانا گناہ نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 رمضان المبارک 1440ھ)

9 کیا مسجد کے اِرد گرد تھوکنا منع ہے؟

سُوال: کیا مسجد کے باہر چالیس قدم تک تھوکنا منع ہے؟

جواب: یہ بات دُرست نہیں ہے۔ مسجد کی عمارت میں وُضو خانہ ہوتا ہے اس میں تھوکا جاتا ہے اور بَیْتُ الخَلا (یعنی واش روم) بھی تو ہوتے ہیں۔ اگر چالیس قدم تک تھوکنے کی قید لگا دی جائے تو لوگ تکلیف میں آجائیں گے لہٰذا اپنی طرف سے ایسی کوئی پابندی یا مسئلہ بیان نہیں کرنا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 12 شوال المکرم 1440ھ)

دَارُالْاِفْتَاء اَھلِسُنَّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

01 تراویح کی دوسری رکعت میں فاتحہ چھوڑ کر سورت پڑھنے پر نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دورانِ تراویح اگر ایسا ہو جائے کہ میں ایک رکعت پڑھانے کے بعد جب دوسری رکعت پڑھانے کے لیے کھڑا ہوں تو قیام میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی بجائے بھولے سے وہیں سے قراءت شروع کردوں جہاں سے پہلی رکعت میں چھوڑا تھا تو کیسے نماز مکمل کروں اگر سورۃ الفاتحہ پڑھنا یاد آجائے تو کیسے نماز مکمل کروں اور اگر یاد نہ آئے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بھولے سے تراویح کی دوسری رکعت میں سورت سے قراءت شروع کردی اور ایک آیت یا اس سے زیادہ پڑھ لینے کے بعد یاد آجائے کہ سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی ہے تو یہی حکم ہے کہ سورۃ الفاتحہ پڑھیں اور پھر دوبارہ سورت ملائیں یعنی تراویح کی پہلی رکعت میں جہاں تک قرآن پڑھ چکے تھے اس سے آگے پڑھیں اور آخر میں سجدہ سہو کریں اور اگر ایک آیت کی مقدار پڑھنے سے پہلے ہی یاد آجائے تو فوراً سورۃ الفاتحہ شروع کردیں پھر سورت ملائیں البتہ اس صورت میں سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا اور اگر سورۃ الفاتحہ پڑھنا یاد ہی نہ آیا اسی طرح نماز مکمل کردی اور آخر میں سجدہ سہو بھی نہ کیا تو اس نماز کو پھر سے پڑھنا واجب ہے ہاں اگر آخر میں سجدہ سہو کر دیا تو نماز درست ادا ہو جائے گی۔

(الدر المختار معہ رد المحتار، 2/188، الفتاویٰ الھندیۃ، 1/126، بہار شریعت، 1/171)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

02 دھاگوں کا باریک رُواں حلق سے اتر جائے تو روزے کا کیا حکم ہوگا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک گارمینٹس فیکٹری میں کام کرتا ہوں، روزوں کے دوران بھی ہمیں کام کرنا پڑتا ہے، کام کرتے ہوئے جب

* محقق اہل سنّت، دار الافتاء اہل سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

مشینیں چلتی ہیں تو اس دوران دھاگوں کا باریک رُواں بہت کثرت سے اُڑتا ہے اور بسا اوقات وہ باریک رُواں منہ اور ناک کے ذریعے حلق میں بھی چلا جاتا ہے، فیکٹری والے مکمل رمضان چھٹی بھی نہیں دے سکتے۔ یہ رہنمائی فرمادیں کہ بہت زیادہ احتیاط کرنے اور بار بار تھوکنے کے باوجود اگر ناک وغیرہ کے ذریعے باریک رُواں حلق سے نیچے چلا جائے اور اس کا کچھ ذائقہ بھی حلق میں محسوس ہو تو کیا اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں کام کے دوران دھاگے کا باریک رُواں خود بخود حلق سے نیچے چلا جائے تو اس روئیں کے حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد بھی ہو۔ ہاں کسی روزہ دار نے دھاگے کے اس روئیں کو جان بوجھ کر حلق تک پہنچایا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا جبکہ اس کو روزہ دار ہونا یاد ہو، اور اگر اُسے روزہ دار ہونا یاد نہ ہو تو پھر اس صورت میں بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

نیز یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ روزوں کے دوران غبار والے مقام پر جانا اور کام کرنا شرعاً ممنوع نہیں لہٰذا باریک رُواں اُڑنے کے باوجود، روزے کی حالت میں وہاں کام کرنا یا جانا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، 1/203، مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، 1/361، فتاویٰ رضویہ، 10/503)
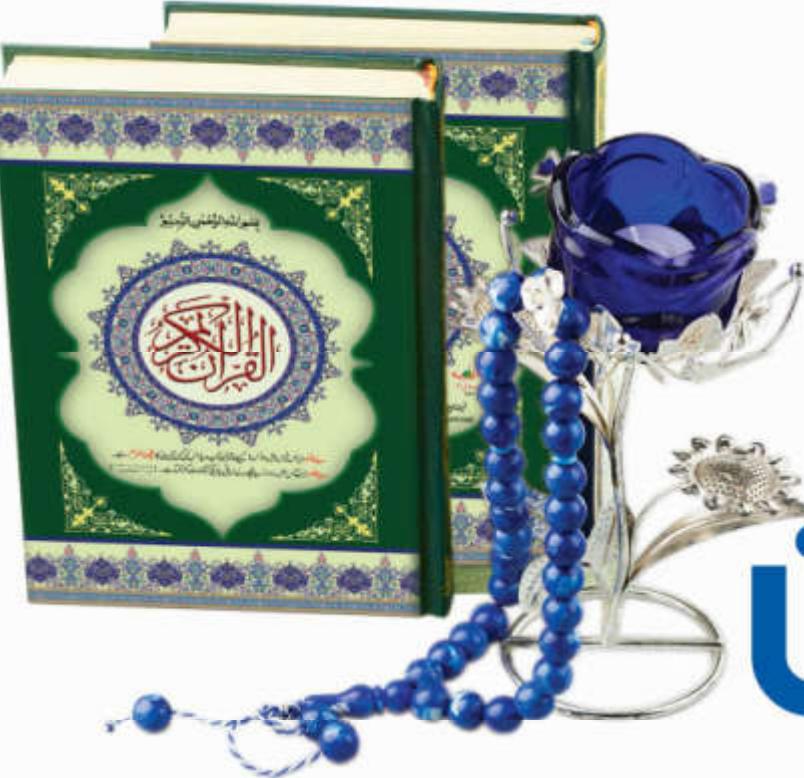
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 دورانِ اعتکاف جنازہ پڑھانے کیلئے جانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک مسجد میں امامت کرتا ہوں، ہمارے علاقے میں جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اس کا جنازہ بھی میں ہی پڑھاتا ہوں، عمومی طور پر میرے علاوہ کوئی اور جنازہ پڑھانے کے لیے نہیں ہوتا۔ اب میرا ارادہ سنت اعتکاف بیٹھنے کا ہے، لیکن علاقے والے کہہ رہے ہیں کہ اگر دوران اعتکاف کوئی شخص فوت ہو گیا، تو پھر اس کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟ لہٰذا آپ اعتکاف میں نہ بیٹھیں، کیونکہ نماز جنازہ کے لیے مسجد کے باہر الگ سے ایک میدان ہے اور یہ میدان نہ تو عین مسجد ہے اور نہ ہی فنائے مسجد۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا دوران اعتکاف میں جنازہ پڑھانے کے لیے باہر جا سکتا ہوں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

معتکف اگر نماز جنازہ کے لیے نکل جائے، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، چاہے کوئی اور پڑھنے، پڑھانے والا موجود ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا اگر آپ اعتکاف میں بیٹھ جاتے ہیں، تو علاقے والوں کو چاہیے کہ جنازہ آنے کی صورت میں کسی اور شخص سے جنازہ پڑھوا لیں۔ جس مسجد میں آپ اعتکاف میں بیٹھنا چاہتے ہیں اگر اس میں فنائے مسجد ہے تو وہاں بھی جنازہ پڑھا جا سکتا ہے اور آپ کو وہاں تک پہنچنے کے لئے باہر سے ہو کر نہ نکلنا پڑتا ہو تو آپ فنائے مسجد میں بھی جنازہ پڑھا سکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ عین مسجد میں جنازہ جائز نہیں ہے۔

اگر بامر مجبوری آپ اٹھ کر نماز جنازہ پڑھانے کے لیے مسجد کے باہر اس میدان میں جائیں گے، جو فنائے مسجد بھی نہیں ہے، بلکہ مسجد سے جداگانہ ایک میدان ہے، تو آپ کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اعتکاف ٹوٹنے کی صورت میں اس کی قضا لازم ہو گی ہے۔ اس کی قضا کا طریقہ کار یہ ہے کہ کسی دن غروب آفتاب سے پہلے اعتکاف کی قضا کی نیت سے مسجد میں پہنچ جایئے، اگلے دن روزہ رکھیے اور مغرب کی نماز کے بعد واپس آجایئے، آپ کے اعتکاف کی قضا ہو جائے گی۔

مجبوری سے مراد یہ ہے کہ آپ کے سوا کوئی اور نماز جنازہ پڑھانے کی اہلیت نہ رکھتا ہو اس مجبوری کے بغیر اعتکاف توڑنا جائز نہ ہو گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/212، ردالمحتار، 3/505، بہار شریعت، 1/1025)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قرآن میں غور کیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

تابعی بزرگ حضرت سیدنا اَحنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے ذہن میں اللہ پاک کے پاکیزہ کلام کی یہ آیتِ مبارکہ آئی: ﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۠﴾ (ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جس میں تمہارا چرچا ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟)[1] تو چونکے اور ہوشیار ہو گئے اور فرمانے لگے کہ آج کے دن مجھ پر لازم ہے کہ میں مُصْحَف شریف یعنی قرآنِ پاک کو دیکھوں تاکہ اس میں اپنا چرچا تلاش کروں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میں کن کے ساتھ ہوں اور کن لوگوں سے مشابہت رکھتا ہوں؟ لہٰذا انہوں نے مصحف شریف کھولا تو ان کی نظر ان آیات پر پڑی: ﴿كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ۝ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۝ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ۝﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔)[2] مزید کچھ دیکھا تو ایک اور قوم کا تذکرہ انہیں ان الفاظ میں ملا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔)[3] یوں اچھے لوگوں کے تذکرے پڑھ کر آپ ٹھہر گئے اور (عاجزی کرتے ہوئے) ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ میں اپنے آپ کو ان لوگوں میں نہیں پہچان پارہا۔ پھر انہوں نے دوبارہ تلاش کرنا شروع کیا، اب ان کو کچھ لوگ ان الفاظ میں نظر آئے: ﴿وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِۚ-وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ۝﴾ (ترجمۂ کنزُالعرفان: اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں۔)[4] مزید پڑھتے پڑھتے کچھ نافرمان لوگوں کا ایسا حال بھی ملا: ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَۙ۝ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَۙ۝ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَۙ۝ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِۙ۝ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُؕ۝﴾ (ترجمۂ کنزُالعرفان: کون سی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے۔ اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی۔)[5] یہاں پہنچ کر وہ پھر رُک گئے اور کہا، اے اللہ! ان لوگوں سے تیری پناہ!

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

میں ان سے بَری ہوں۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید آیات میں غور کرتے کرتے اس آیت پر پہنچ کر ٹھہر گئے: ﴿وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًاؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝﴾ (ترجمۂ کنزُالعرفان: اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو انہوں نے ایک اچھا عمل اور دوسرا برا عمل ملا دیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔)[6] آپ بے ساختہ پکار اُٹھے کہ اے اللہ! یہی وہ لوگ ہیں (یعنی انہی لوگوں میں مجھے اپنا تذکرہ مل رہا ہے)۔[7]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے ہمارے بزرگانِ دین کا اپنے رب کے کلام سے کس طرح کا لگاؤ ہوا کرتا تھا اور وہ کس خوب صورت انداز سے قراٰنِ کریم کو پڑھا کرتے اور اس میں غور و فکر کیا کرتے تھے، ہمیں بھی ان کی طرح اپنی سوچوں کو پاکیزہ رکھنا چاہئے اور اپنی سوچوں کے رُخ کو اپنے رب کے کلام کی طرف موڑنا چاہئے، اسے پڑھنا اور اس میں اس طرح غور و فکر کرتے رہنا چاہئے کہ ایمان والوں کے جو اچھے اعمال قراٰنِ کریم نے بیان فرمائے ہیں اور ان پر جو اُخروی اجر و ثواب کی بشارتیں عطا ہوئی ہیں کیا ہم بھی ان اعمالِ صالحہ کو بجالا کر اس ثواب کو حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟ اسی طرح قراٰنِ کریم میں بیان کئے گئے نافرمانوں کے جو کام ہیں ان کے متعلق بھی غور کرنا چاہئے کہ ہم نے خود کو ان کاموں سے بچا کر رکھا ہے یا نہیں؟ یقیناً اس انداز سے قراٰنِ کریم کو پڑھنے کے لئے ہمیں اپنے رب کے کلام کو سمجھنا پڑے گا اور اسے سمجھنے کیلئے اس کے ترجمے اور تفسیر سے آگاہی حاصل کرنی پڑے گی، تصوف کے بہت بڑے امام حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قَدْ اُمِرْنَا بِطَلَبِ فَهْمِ الْقُرْآنِ كَمَا اُمِرْنَا بِتِلَاوَتِهِ یعنی بے شک ہمیں قراٰنِ کریم کو سمجھنے کا اسی طرح حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اس کی تلاوت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔[8]

قراٰنِ کریم کا مسلمانوں پر ایک حق: جی ہاں! قراٰنِ مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں، چنانچہ ارشادِ ربِّ بے نیاز ہے: ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۝﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو۔[9] اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان قراٰنِ مجید کو سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کے لئے عربی زبان پر عُبور و مَہارت ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہئے کہ اہلِ حق کے مُستنَد علما کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قراٰنِ مجید کو سمجھ سکیں۔[10] نزولِ قراٰن کے مقاصد بیان کرنے والی آیتوں میں سے ایک آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں۔[11]

قراٰنِ کریم میں کون سا غور و فکر معتبر ہے؟ یقیناً قراٰنِ پاک میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ اس میں وہی غور و فکر مُعتبَر اور صحیح ہے جو صاحبِ قراٰن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحبت یافتہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان سے تربیت حاصل کرنے والے تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے علوم کی روشنی میں ہو کیونکہ وہ غور و فکر جو اُس ذات کے فرامین کے خلاف ہو جن پر قراٰن اترا اور اس غور و فکر کے خلاف ہو جو وحی کے نزول کا مُشاہدہ کرنے والے بزرگوں کا تھا، وہ یقیناً معتبر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دورِ جدید کے اُن نِت نئے مُحققین (Researchers) سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علما، فُقَہا، محدثین و مفسرین اور ساری امت کے فَہم کو غلط قرار دے کر قولاً یا عملاً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قراٰنِ کریم اگر سمجھا ہے تو ہم نے ہی سمجھا ہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔[12] میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! نُزولِ قراٰن کے اس مبارک مہینے میں آپ بھی اپنے رب کے پاکیزہ کلام کی تلاوت کیجئے، نیز قراٰنِ کریم کا جو آپ پر حق ہے کہ آپ اسے سمجھیں، اس حق کو ضرور ادا کیجئے اور اس کے لئے اس کا ترجمہ اور مستند تفاسیر پڑھئے مثلاً تفسیر صراطُ الجنان / خزائنُ العرفان یا پھر نُورُ العرفان کا ضرور مُطالعہ کیجئے۔ اللہ کریم ہمیں اس بابرکت مہینے میں اپنا بابرکت کلام پڑھنے، سمجھنے اور زندگی بھر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ17، الانبیآء:10 (2) پ26، الذّٰریٰت:17تا19 (3) پ21، السجدۃ:16 (4) پ24، الزمر:45 (5) پ29، المدثر:42تا47 (6) پ11، التوبۃ:102 (7) مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر، جز:1، ص42 (8) قوت القلوب، 1/104 (9) پ12، یوسف:2 (10) صراط الجنان، 4/522 ملخصاً (11) پ23، ص:29 (12) صراط الجنان، 2/258 ملخصاً۔

عطائیں میرے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

4 اپنے پاس جمع نہ رکھنا:

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جُود و سخا کا ایک عظیم پہلو غَنا یعنی بے نیازی ہے۔ آپ مال جمع نہیں رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ کبھی آپ پر زکوٰۃ فرض نہ ہوئی، آپ کے خادمِ خاص حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ یعنی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دوسرے دن کے لئے کچھ بھی جمع نہ فرماتے تھے۔[1]

تھوڑا بہت مال کہیں سے مفت میں مل رہا ہو تو عموماً ہر بندہ دیانتداری کا مظاہرہ کرتا ہے لیکن اگر کہیں سے ڈھیر سارا مال بغیر محنت مل رہا ہو تو کئی لوگ بہک بھی جاتے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ اگر اپنی محنت اور کمائی کا ڈھیر سارا مال جمع ہو اور اس کی زکوٰۃ لاکھوں میں بن رہی ہو تو کئی لوگ اس پر بھی چونک جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا مال کم ہو جائے گا، لیکن قربان جائیے مالکِ خزائنِ کائنات، جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ جود و سخا پر کہ کبھی کچھ جمع ہی نہ فرمایا بلکہ ایک موقع پر تو اُحد پہاڑ کو دیکھ کر یہاں تک فرما دیا کہ اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو بھی میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس ایک یا تین راتوں سے زیادہ رہ جائے، سوائے اُس کے کہ جو قرض ادا کرنے کے لئے روکوں۔[2]

ایک روز سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیرتے ہی حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر میں تشریف لے گئے اور پھر جلد ہی واپس تشریف لے آئے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو تعجب ہوا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مجھے نماز میں خیال آگیا کہ صدقہ کا کچھ سونا گھر میں رکھا ہے، مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں رکھا رہے اس لئے جاکر اسے تقسیم کر دینے کا کہہ آیا ہوں۔[3]

حضرت سیِّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو آپ کا خزانچی ہونے کا شرف حاصل ہے، انہوں نے ایک بہت ہی پیارا واقعہ ذکر کیا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس جو کچھ ہوتا، اسے خرچ کرنے کی ذِمّہ داری میری ہوتی تھی، بِعثت سے وفات شریف تک یہ کام میرے حوالے رہا۔ جب کوئی بے لباس مُسلمان آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آتا تو آپ مجھے حکم فرماتے اور میں کسی سے قرض لیتا اور چادر خرید کر اسے اُڑھاتا اور کھانا بھی کھلاتا۔ ایک دن ایک مُشرک میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے بلال! تم میرے سوا کسی اور سے قرض نہ لیا کرو، میرے پاس کثیر مال ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن میں وُضو کر کے اَذان دینے کیلئے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مُشرک

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کئی تاجروں کے ہمراہ میرے پاس آیا اور مجھے بہت بُرا بھلا کہا اور کہنے لگا: تمہیں کچھ معلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: وَقْتِ وعدہ قریب آگیا ہے۔ اس نے کہا کہ صرف چار دن باقی رہ گئے ہیں، اگر اس مُدَّت میں تم نے قرض اَدا نہ کیا تو میں تمہیں غلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا جیسا کہ تم پہلے چرایا کرتے تھے۔ یہ سُن کر مجھے فکر دامن گیر ہوئی۔ یہاں تک کہ میں عشا کی نماز پڑھ چکا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اپنے کاشانۂ اَقْدس میں تشریف لے گئے، میں اجازت لے کر حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں۔ وہ مُشرِک جس سے میں قرضہ لیتا ہوں، اس نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے، آپ کے پاس بھی اَدائے قرض کے لئے کچھ نہیں اور میرے پاس بھی کچھ نہیں، وہ مجھے پھر رُسوا کرے گا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں مسلمانوں کے پاس چلا جاؤں اور جب اللہ پاک اپنے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اتنا مال عطا فرمادے کہ جس سے میرا قرض اَدا ہو جائے تو میں اِنْ شَآءَ اللہ واپس آجاؤں گا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے نکل آیا۔ صُبح کے وَقْت جانے کے اِرادے سے جب میں باہر نکلا تو ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اے بلال! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو بُلایا ہے۔ میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامان سے لَدے ہوئے چار اُونٹ موجود ہیں۔ میں نے اندر آنے کی اِجازت مانگی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مُبارک ہو! اللہ کریم نے تمہارے قرض کی اَدائیگی کا سامان کر دیا، پھر فرمایا: تم نے چار اُونٹ دیکھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اُونٹ حاکمِ فَدَک نے بھیجے ہیں، یہ ان پر لَدا ہوا غَلّہ اور کپڑے سب تم رکھ لو اور ان کے ذریعے اپنا قرضہ ادا کر دو۔ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد میں آیا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام عرض کیا، تو آپ نے پُوچھا! اس مال سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ میں نے عرض کی، اللہ پاک نے وہ تمام قرض اَدا فرما دیا، جو اس کے رسول پر تھا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اس مال میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے اس سے بھی سُبکدوش (بے تعلّق) کرو! جب تک یہ کسی ٹھکانے نہ لگے گا، میں گھر نہیں جاؤں گا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بُلا کر اس بقیہ مال کا حال دریافت کیا، میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے کوئی سائل نہیں ملا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات کو مسجد ہی میں رہے۔ دُوسرے روز نمازِ عشا کے بعد مجھے پھر بُلایا، میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کریم نے آپ کو سُبکدوش کر دیا۔ یہ سُن کر آپ نے تکبیر کہی اور خُدا کا شکر اَدا کیا، کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وہ مال میرے پاس ہو۔ اس کے بعد میں حُضُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے چلنے لگا، یہاں تک کہ آپ کاشانۂ اقدس میں تشریف لے گئے۔[4]

ایک مرتبہ بحرین سے کچھ مال رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اسے مسجد میں ڈال دو، پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے، آپ نے مال کی جانب قطعاً توجہ نہ فرمائی، نماز ادا فرمانے کے بعد تشریف لائے اور اس مال کے پاس بیٹھ گئے، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ! مجھے اس مال میں سے دیجئے کیونکہ جنگِ بدر کے دن میں نے اپنا اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ دیا تھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: لے لو، حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے میں (بہت سا مال) ڈال لیا، راویِ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دِرہم کے باقی رہ جانے تک وہیں جلوہ فرما رہے۔[5]

---

(1) شمائل محمدیہ، ص200، حدیث:337 (2) بخاری، 4/179، حدیث:6268 (3) بخاری، 1/296، 411، 482، حدیث:851، 1221، 1430 (4) ابو داؤد، 3/230تا232، حدیث:3055 ملخصاً (5) بخاری، 1/162، حدیث:421، 2/365، حدیث:3165، عمدۃ القاری، 3/410، تحت الحدیث:421۔

رمضان المبارک میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انداز

حافظ حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی*

ماہِ رمضان اپنی عظمت و برکت، رحمت و مغفرت، فضیلت و اہمیت کے اعتبار سے دوسرے تمام مہینوں سے ممتاز ہے۔ یہی وہ ماہ ہے جس میں قراٰن مجید کا نزول ہوا، یہی وہ ماہ ہے جس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، ماہِ رمضان کی فضیلت و اہمیت کی وجہ سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضان کی آمد سے پہلے ہی اس کی تیاری شروع فرما دیتے تھے اور جب رمضانُ المبارک تشریف لے آتا تو آپ کی عبادت و ریاضت، ذکر و دُعا، اور تلاوتِ قراٰن میں عام دنوں کی نسبت کافی اضافہ ہو جاتا تھا۔

آیئے! رمضانُ المبارک میں معمولاتِ نبوی کے تذکرے سے اپنے قلوب کو منور کرتے ہیں۔

آمدِ رمضان پر مبارک باد دیتے: جب رمضان کا مقدس مہینا اپنی رحمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہوتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام کو مبارک باد اور خوشخبری دیتے۔ حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے صحابہ کو خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس برکت والا مہینا آچکا ہے۔ اللہ پاک نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں اور تمہارے لئے اس مہینے کا قیام (یعنی نمازِ تراویح) سنّت ہے۔ جب ماہِ رمضان آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔[1]

نماز و دعا کی کثرت فرماتے: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رمضان تشریف لاتا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رنگ مبارک مُتَغَیَّر (یعنی تبدیل) ہو جاتا اور نماز کی کثرت فرماتے اور خوب دُعائیں مانگتے۔[2]

علامہ عبد الرّؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (رنگ متغیر اس لئے ہو جاتا تھا کہ) کہیں کوئی ایسا عارضہ لاحق نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اس ماہ میں حقِ عبودیت کی ادائیگی میں کمی واقع ہو جائے۔[3]

آخری عشرے میں عبادت کیلئے کمربستہ ہوجاتے: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رمضان

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

آتا تو تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیس دن نماز اور نیند کو ملاتے (یعنی نماز اور آرام دونوں کرتے) تھے پس جب آخری عشرہ ہوتا تو اللہ پاک کی عبادت کے لئے کمربستہ ہوجاتے۔[4] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی عبادت میں جتنی محنت رمضان کے آخری عشرے میں کیا کرتے تھے اتنی دوسرے ایام میں سے کسی میں نہیں کیا کرتے تھے۔[5]

تلاوتِ قراٰن اور صدقہ و خیرات کی کثرت فرماتے: تلاوتِ قراٰن اور صدقہ و خیرات کرنا حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادتِ مبارکہ کا حصہ تھا، صدقہ و خیرات کا عالَم یہ تھا کہ کوئی سوالی در سے خالی نہیں لوٹتا تھا۔ لیکن رمضانُ المبارک میں صدقہ و خیرات کی مقدار اور تلاوتِ قراٰن باقی مہینوں کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتی۔ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان شریف میں جب بھی حضرت جبرائیل علیہ السّلام آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں آتے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ جبرائیل امین علیہ السّلام رمضانُ المبارک کی ہر رات میں ملاقات کے لئے حاضر ہوتے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے ساتھ قراٰنِ عظیم کا دَور فرماتے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر (یعنی بھلائی) کے معاملے میں سخاوت فرماتے تھے۔[6]

صحابہ کو قیامُ اللیل اور تراویح کی ترغیب دیتے: رمضانُ المبارک میں قیامُ اللیل اور تراویح کو بہت اہمیت و فضیلت حاصل ہے۔ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضانُ المبارک کی راتوں میں نہ صرف خود کثرت کے ساتھ نمازیں ادا فرماتے تھے بلکہ صحابۂ کرام کو بھی اس کی ترغیب دلاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابہ کو قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے (لیکن) انہیں اس کا تاکیدی حکم نہ فرماتے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس شخص نے ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے پچھلے سارے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس شخص نے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے پچھلے سارے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[7]

اسی طرح حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رمضانُ المبارک کا آخری عشرہ داخل ہوتا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کمربستہ ہوجاتے، راتوں کو خود جاگتے اور گھر والوں کو جگاتے۔[8]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس عشرہ کی راتوں میں قریباً تمام رات جاگتے تھے تلاوتِ قرآن، نوافل، ذکرُ اللہ میں راتیں گزارتے تھے اور ازواجِ پاک کو بھی اس کا حکم دیتے تھے۔[9]

مسجد میں ایک چھوٹا سا دروازہ تھا جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر کی طرف کھلتا تھا اسی دروازے سے آپ اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے۔ (یہ بھی کہا گیا ہے کہ) جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حاجتِ طبعی کے لئے گھر تشریف لے جاتے تو اس وقت گھر والوں کو جگا دیا کرتے تھے۔[10]

باقاعدگی سے اعتکاف کا معمول: رمضانُ المبارک میں حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم باقاعدگی کے ساتھ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رمضانُ المبارک کے آخری عشرہ (یعنی آخری دس دن) کا اعتکاف فرمایا کرتے یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وفاتِ (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ازواجِ مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔[11]

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں رسولُ اللہ کے انداز پر عمل کرتے ہوئے ماہِ رمضان کی رحمتیں اور برکتیں لوٹنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مصنف ابن ابی شیبہ، 6/93، حدیث:8959 (2) شعب الایمان، 3/310، حدیث:3625 (3) فیض القدیر، 5/168، تحت الحدیث:6681 (4) مسند احمد، 9/338، حدیث:24444 (5) مسلم، ص462، حدیث:2788 (6) بخاری، 1/9، حدیث:6 (7) مسلم، ص298، حدیث:1780، بخاری، 1/660، حدیث:2015 (8) بخاری، 1/663، حدیث: 2024 (9) مراٰۃ المناجیح، 3/207 (10) عمدۃ القاری، 8/264، تحت الحدیث:2024 (11) بخاری، 1/664، حدیث:2026۔

(دوسری اور آخری قسط)

حوصلہ شکنی کا جواب

(The answer to discouragement)

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی*

شام کا منظر تھا، سورج کی روشنی سُرخ ہوتی جارہی تھی، ہریالے کھیتوں میں ابھی بھی کچھ لوگ اپنا کام مکمل کرنے میں مصروف تھے۔ کھیتوں کے درمیان پرانے زمانے کا ایک گہرا کنواں (well) موجود تھا جو سوکھ چکا تھا۔ اتنے میں ایک اجنبی نوجوان وہاں آنکلا، ایک تو روشنی کم دوسرا راستہ انجان! وہ نوجوان اس کنویں میں جاگرا۔ زندگی باقی تھی، اس کی جان تو بچ گئی لیکن چوٹوں کی وجہ سے کافی دیر زخمی حالت میں وہیں پڑا رہا، آخر حالت کچھ سنبھلی تو اسے وہاں سے نکلنے کی فکر لاحق ہوئی، اس نے کنویں کی دیواروں پر لگی لوہے کی زنگ آلود ٹوٹی پھوٹی سیڑھی سے اوپر چڑھنے کی کوشش شروع کردی۔ اتنے میں کئی لوگ کنویں کے کنارے پر جمع ہوچکے تھے اور ہاتھ ہلا ہلا کر چیخ چیخ کر اس سے کہہ رہے تھے کہ یہاں کئی لوگ ہلاک ہوچکے ہیں، تم بھی اس کنویں سے باہر نہیں نکل پاؤ گے، یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ لوگ جتنا چیختے چلّاتے وہ نوجوان اتنا ہی زیادہ جوش (Excitement) کے ساتھ باہر نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا۔ بالآخر طویل کوشش کے بعد وہ کنویں سے باہر آنے میں کامیاب ہوگیا اور لوگوں کو حیران کردیا۔ جب ایک آدمی نے اس کا نام اور پتا پوچھا تو معلوم ہوا کہ کنویں میں گرنے والا نوجوان نہ بول سکتا ہے نہ سُن سکتا ہے (یعنی گونگا بہرہ (Mute and deaf) ہے)۔

اب لوگوں کو سمجھ آئی کہ جب وہ چیخ چیخ کر اس کی حوصلہ شکنی (Discouragement) کر رہے تھے تو وہ نوجوان بہرہ ہونے کی وجہ سے ان کے اس انداز کو حوصلہ افزائی (Encouragement) سمجھ رہا تھا۔ یوں اس نے ایک منفی بات کو اپنے حق میں مثبت لیا اور ہمت پکڑی تو باہر نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔

قارئین! انسان کو زندگی میں حوصلہ افزائی کرنے والے اور حوصلہ شکنی کرنے والے دونوں قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ البتہ یہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم حوصلہ شکنی کے

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

جواب میں کیا کرتے ہیں! تھک ہار کر گر جاتے ہیں یا پھر مزید جذبے کے ساتھ کامیابی کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر ہم بھی اپنی سوچ مثبت (Positive) بنالیں اور کوئی کتنی ہی حوصلہ شکنی کرے اس کی سُنی ان سُنی کردیں اور کامیابی کے لئے مزید محنت اور کوشش کریں تو اللہ کی رحمت سے ایک دن آئے گا کہ حوصلہ شکنی کرنے والے ہماری کامیابی دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لئے

حوصلہ شکنی کے منفی اثرات اور نقصانات سے بچنے کے لئے 13 مفید ٹپس پیش کرتا ہوں:

1 جہاں سے حوصلہ افزائی کی امید ہو وہیں سے حوصلہ شکنی ہو جائے تو خود کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے اگر اس شعر کے مصداق بن جائیں گے تو ایزی رہیں گے:

نہ ستائش کی تمنا مجھے نہ خطرۂ ذم
نہ کسی واہ کی خواہش نہ کسی آہ کا غم

(یعنی مجھے تعریف کی خواہش ہے نہ مذمت کا خوف، اسی طرح مجھے اپنی واہ واہ کروانے کی تمنا ہے نہ کسی کی آہ کا غم ہے۔)

2 اپنا مزاج دریا کی طرح بنا لیجئے جو رُکتا نہیں ہے بلکہ پتھروں اور چٹانوں کے درمیان سے راستہ بنا کر چلتا رہتا ہے۔

3 دل بڑا رکھئے، چکنا شیشہ نہیں بلکہ فوم کے گدے (Foam Mattress) کی طرح بنیں جس پر گرم یا ٹھنڈا جو بھی پانی گرے اسے پی جاتا ہے۔

4 ناکامی اور حوصلہ شکنی کامیابی کے راستے میں آنے والے نوکیلے پتھر ہیں، ان سے خوفزدہ ہوں گے تو کامیابی کا سفر رُک جائے گا اس لئے اپنے دل سے ناکامی کا خوف اور حوصلہ شکنی کا ڈر جتنا نکال سکتے ہیں نکال دیجئے۔

5 لوگ ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس سے بھی کہیں زیادہ اہم ہے کہ ہم خود اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس حوالے سے انسانوں کی دو قسمیں ہیں:

ایک وہ جو اپنے بارے میں وہی منفی بات کہہ رہے ہوتے ہیں جو لوگ ان کے بارے میں کہہ رہے ہوتے ہیں، لوگ انہیں ڈرپوک، کم ہمت، نکما اور کمزور قرار دیں تو وہ یہ سوچے بغیر کہ لوگوں کا کہنا غلط (Wrong) بھی تو ہو سکتا ہے! خود کو یہی کچھ سمجھنا شروع کردیتے ہیں۔

دوسری قسم کے انسان وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کے منفی اور حوصلہ شکن تبصروں کے جواب میں خود کو وہی سمجھتے ہیں جو ان کا دل، دماغ، مشاہدہ، مہارت اور تجربہ انہیں سکھاتا ہے کیونکہ وہ یہ بات جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا غلط بھی تو ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر حوصلہ ہارنے سے بچنا چاہتے ہیں تو ہر کسی کے کمنٹس اور فیڈ بیک کو سیریس نہ لیا کریں۔

6 حوصلہ شکنی اسی کی ہوتی ہے جس سے غلطی ہوتی ہے اور غلطی اسی سے ہوتی جو کام کرتا ہے، حادثہ اسی کار کو پیش آسکتا ہے جو روڈ پر آتی ہے گیرج میں کھڑی گاڑی کو نہیں، اس لئے ہمت بڑی رکھئے۔

7 لوگوں نے کمنٹس کو آسان سمجھ رکھا ہے، جس کو دیکھو بن مانگے کمنٹس پاس کرنے پر لگا ہوا ہے، کتاب کے چند صفحات بھی نہیں پڑھے ہوتے لیکن صرف نام بتا کر ایسوں سے ماہرانہ کمنٹس لئے جاسکتے ہیں، خاص کر کمزور اور ناکامیوں کے مارے لوگ ان کا آسان شکار ہوتے ہیں، اس لئے ایسے کچے اور کمزور بھی نہ بنئے کہ جس کی کوئی نہیں سنتا وہ آسانی سے آپ کو سنا کر حوصلہ شکنی (Discouragement) کر کے چلا جائے، بلکہ خود کو مضبوط کیجئے کہ آپ کو وہی سنائے جس کی بات سننے کے قابل ہو، اس بات کو یوں سمجھئے کہ جنگل سے گزرنے والی سڑک کو اگر کوئی چھوٹا جانور لومڑی وغیرہ پار کر رہا ہو تو ٹریفک نہیں رُکتی بلکہ سائیکل موٹر سائیکل والا بھی اسے شش شش کر کے جلدی بھگانے کی کوشش کرے گا لیکن اگر کوئی طاقتور جانور ہاتھی یا چیتا یا جنگل کا بادشاہ شیر گزر رہا ہو تو 500

میٹر بلکہ اس سے بھی دور ہی ٹریفک رُک جائے گی، اب نہ کوئی آواز نکالے گا نہ ہارن مارے گا بلکہ شیر کے گزرنے کا انتظار کرے گا۔ اب سوچ لیجئے کہ آپ شیر بننا چاہیں گے یا لومڑی؟

8 حوصلہ شکنی ہونے میں قصور اپنا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات کوئی شخص ناکامیوں کے باوجود ہماری حوصلہ افزائی کر رہا ہوتا ہے، کامیابی کے لئے گائیڈ لائن دے رہا ہوتا ہے لیکن ہم ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں، ایسا شخص تنگ آکر جب تنقید (Criticize) کرتا ہے تو ہم رونا شروع کر دیتے ہیں کہ جی ہماری حوصلہ شکنی ہو رہی ہے، ایک لمحے کے لئے سوچئے کہ اس حوصلہ شکنی کا قصور وار کون ہے! وہ یا آپ؟

9 نیا آئیڈیا شیئر کرتے وقت، نیا کام شروع کرتے وقت، کام کرنے کی نئی تکنیک اپناتے وقت ذہنی طور پر حوصلہ شکنی کے لئے تیار رہیں کیونکہ ضروری نہیں جو بات آپ کی سمجھ میں آئی ہے دوسرے بھی اس کو اسی طرح سمجھ سکیں، اس لئے ممکن ہے کہ وہ آپ کے آئیڈیاز اور انداز میں تبدیلی کی تجویز کو ہنسی میں اڑادیں۔ زندگیوں میں انقلاب لانے والوں کی حوصلہ شکنی کی مثال دیکھنی ہو تو پانچویں خلیفۂ راشد حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیجئے، جنہوں نے طاقتوروں سے جاگیریں لے کر ان کے اصل مالکوں کو واپس دلوائیں، ایسا معاشی انقلاب (Revolution) لائے کہ زکوٰۃ لینے والے نہ ملتے تھے، لیکن اس کے جواب میں پاور فل لوگ جس میں آپ کے خاندان کے بعض افراد بھی شامل تھے، آپ کے خلاف ہوگئے، آپ کو اشاروں کنایوں میں سمجھایا پھر دھمکایا مگر آپ ڈٹے رہے، پھر بالآخر دشمنوں نے اس عظیم ہستی کو غلام کے ہاتھوں زہر دلوا دیا، یوں صرف اڑھائی سال میں تاریخی انقلاب لانے والے اسلامی حکمران حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے۔ اسی طرح جدید ایجادات میں ہوائی جہاز کو دیکھ لیجئے کہ تیز ترین ٹیکنالوجی کی بدولت اس کے ذریعے سفر کتنا جلدی اور آسانی سے طے ہو جاتا ہے، اس میں کیسی کیسی سہولتیں میسر ہوتی ہیں، آپ کا کیا خیال ہے کہ جب اس کا بنیادی آئیڈیا سوچنے والے نے لوگوں سے اپنا خیال شیئر کیا ہوگا تو سننے والوں نے کندھوں پر اٹھا کر حوصلہ افزائی کی ہوگی یا یہ کہہ کر حوصلہ شکنی کی ہوگی کہ دماغ تو ٹھیک ہے کہ تمہاری بنائی ہوئی چیز ہوا میں اُڑے گی اور وہ بھی لوہے کی!

10 بعض لوگ خود پر ہونے والی ہر تنقید کو حوصلہ شکنی سمجھتے ہیں، ایسا نہیں ہے کیونکہ تعمیری تنقید حوصلہ شکنی نہیں ہوتی، ایسی تنقید سے خود کو بہتر کرنے میں مدد لیجئے۔ تنقید کرنے والا اگر بچّہ بھی ہو تو غور ضرور کیجئے، شاید وہ درست کہہ رہا ہو۔

11 کچھ لوگوں کا انداز (Style) ہوتا ہے کہ انہیں کیسا ہی بہترین کام کرکے دکھا دیں وہ حوصلہ شکنی کئے بغیر رہ نہیں سکتے، ”اس میں نیا کیا ہے؟“ ”کچھ خاص نہیں!“ ”مزہ نہیں آیا!“ ”قابلِ تعریف نہیں ہے!“ اس طرح کے جملے ان کے ہونٹوں سے نکلتے رہتے ہیں۔ ایسوں کا حل یہی ہے کہ اوّل تو انہیں سیریس نہ لیجئے یا اگر آپ میں ہمت ہے تو ان سے فریاد کیجئے کہ اس کام میں جو فالٹ ہے اس کی نشاندہی کرکے درست بھی کر دیجئے جیسا کہ ایک شخص نے قدرتی منظر کی پینٹنگ بنائی اور آرٹ گیلری میں رکھ دی جس کے نیچے لکھا: ”جہاں فالٹ ہو، اس کی نشاندہی کر دیجئے“ چند گھنٹوں بعد دیکھا کہ پینٹنگ گول گول نشانات سے بھری ہوئی تھی، بڑا دل برداشتہ ہوا اور اپنے ٹرینر کے پاس گیا اور اسے ساری بات بتائی، ٹرینر نے اسے ایک پینٹنگ اور بنانے کا مشورہ دیا اور کہا کہ اس کے نیچے لکھنا: ”جہاں فالٹ ہو درست کر دیجئے“ اس نے ایسا ہی کیا، سارا دن گزرنے کے بعد شام کو پینٹنگ دیکھی تو اس پر ایک بھی نشان نہ تھا، وہ پہلے جیسی ہی تھی۔

12 ضروری نہیں کہ ہماری حوصلہ شکنی دوسرے ہی کریں کبھی کبھی ہم خود بھی اپنی حوصلہ شکنی کرتے ہیں وہ اس طرح کہ ہم دوسروں سے اپنا منفی تقابل کرتے ہیں، اپنی فیلڈ

کی خوبیوں پر نظر کرنے کے بجائے دوسروں کے شعبے سے متأثر ہو جاتے ہیں، غیر حقیقی توقعات باندھتے ہیں، غلط فیصلے کثرت سے کرتے ہیں، اجتماعی کام کے لئے درست افراد نہیں چُنتے، پھر جب نتیجہ مایوس کُن نکلتا ہے تو دل ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس سے بھی بچئے۔

13 آپ پہلے اور آخری فرد نہیں ہیں جس کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ حوصلہ شکنی کے واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے۔

ہمارے مکی مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کفار کی طرف سے کیسی کیسی حوصلہ شکنی کی گئی! (معاذ اللہ) مجنون کہہ کر پکارا گیا، یہی نہیں بلکہ بعض رشتہ دار مخالفت پر اتر آئے جن میں ابولہب جو آپ کا چچا تھا پیش پیش تھا، تین سال تک آپ کا اور خاندان والوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا اس دوران آپ شعب ابی طالب نام کے علاقے میں محصور رہے، سجدے کی حالت میں اونٹنی کی بچہ دانی مبارک کمر پر رکھ دی گئی، طائف کے سفر میں نادانوں نے پتھر برسائے، مشرکینِ مکہ کے ناروا سلوک کی وجہ سے آپ کو اپنا شہرِ میلاد مکۂ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ طیبہ جانا پڑا، آپ کو اتنا ستایا گیا کہ فرمایا: اللہ کی راہ میں، میں سب سے زیادہ ستایا گیا ہوں۔ (ترمذی، 4/213، حدیث:2480) لیکن آپ نے اس ہمت اور صبر سے حالات کا مقابلہ کیا کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔

پھر صحابۂ کرام کو اسلام آوری پر حوصلہ شکن رویوں کا سامنا کرنا پڑا، کسی کی ماں نے بات چیت چھوڑ دی، تو کسی کو باپ نے ظلم کا نشانہ بنایا، کسی کو تپتی ریت پر لٹا کر سینے پر وزن رکھ دیا جاتا اور مطالبہ کیا جاتا اسلام چھوڑ دو لیکن راہِ حق پر چلنے والوں کے قدم ذرا بھی نہیں ڈگمگائے۔

بزرگانِ دین کے حالات وواقعات پڑھئے تو آپ کو سینکڑوں مثالیں مل جائیں گی کہ وہ حوصلہ شکنی کو خاطر میں نہیں لائے اور اپنے مقصد کو پانے میں کامیاب رہے۔ موجودہ زمانے میں دیکھنا چاہیں تو انٹرنیشنل اسلامک اسکالر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو دیکھ لیجئے، آپ دنیائے اسلام کی عظیم تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی اور امیر ہیں، کم و بیش 41 سال پہلے جب آپ دعوتِ اسلامی کے کام کو بڑھانے کے لئے کوشاں تھے، حوصلہ افزائی کرنے والے کم اور حوصلہ شکنی کرنے والے زیادہ تھے لیکن امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی اپنے مقصد سے سچی لگن، کام کرنے کی دُھن اور مسلمانوں کو نیکی کے راستے پر گامزن کرنے کی کڑھن رنگ لائی اور اَلحمدُ لِلّٰہ آج دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی سے لاکھوں کروڑوں عاشقانِ رسول وابستہ ہیں۔

مجھے ایک بہت ہی سلجھے ہوئے باوقار اسٹوڈنٹ نے اپنے بچپن کا واقعہ بتایا کہ میں نے ابھی حفظِ قراٰن شروع ہی کیا تھا کہ میرے ایک عزیز نے میری پوری فیملی کے سامنے اچانک مجھ سے زبانی آیات مختلف مقامات سے سنانا شروع کر دیں، میں بچّہ تھا گھبرا گیا اس لئے بھرپور اعتماد سے نہ سنا سکا اس پر میرے اس عزیز نے حوصلہ شکن تبصرہ کیا کہ حفظ کرنا اس کے بس کی بات نہیں، بلکہ یہ حفظ کے نام پر آپ کو بے وقوف بنا رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس پر طیش میں آکر زندگی میں میرے بڑے بھائی نے سب کے سامنے میری پہلی مرتبہ پٹائی کی، جس پر میرا ننھا منا دل ٹوٹ کر رہ گیا لیکن مجھے اللہ کی رحمت نے سنبھالا اور میں نے حفظِ قراٰن جاری رکھا اور ایک دن وہ آیا کہ میں حافظِ قراٰن بھی بنا اور عالم کورس کے پانچویں سال کا طالبِ علم بھی ہوں۔ کئی مرتبہ تراویح میں قراٰن پاک سنانے کی سعادت بھی پا چکا ہوں۔

اے عاشقانِ رسول! اس طرح کے کئی واقعات خود آپ یا آپ کے جاننے والوں کے ساتھ پیش آئے ہوں گے۔ اس لئے دل بڑا رکھئے اور اپنا ذہن بنالیجئے کہ حوصلہ شکنی کرنے والے نے اپنا کام کیا، اس کے بعد آپ کو چاہئے کہ کامیابی کی طرف اپنا سفر تیز کر دیں۔ اللہ پاک ہمیں نیک وجائز مقاصد میں کامیابی نصیب کرے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عاشقانِ رمضان کے لئے 12 مشورے

مولانا نوید کمال عطاری مدنی*

رَمضانُ المبارک کی آمد آمد ہے، اس کی برکتوں، رحمتوں اور عظمتوں کے کیا کہنے! اس کی ہر ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ رمضان کریم اللہ پاک کی طرف سے اس اُمّت کے لئے ایک عظیم انعام اور خاص تحفہ ہے، سحری و اِفطاری کے مبارک لمحات کی یادیں، تراویح اور نمازوں میں مساجد کی رونقیں عاشقانِ رمضان کو سارا سال تڑپاتی اور رُلاتی ہیں۔

یہ ماہِ مبارک بخشش کا موسم اور لطف و عنایت کا ابرِ کرم ہے، حقیقی خوش بخت ہے وہ جو اس کی ساعتوں اور مختلف گھڑیوں کو عبادت، تلاوت اور اللہ پاک کے حضور آہ وزاری اور اَشک باری میں گزارے، اس کی قدر و قیمت اور شب و روز کو غنیمت جان کر اپنے مالکِ حقیقی کی رضا و خوشنودی میں کوشاں رہے، اور بد بخت ہے وہ جو اس کی تعظیم و تکریم سے منحرف ہو کر اس کی قدر نہ کرے، غافل رہے، بخشش و مغفرت کی عطاؤں سے حصہ نہ پائے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رَمضان آئے پھر اُس کی بخشش سے پہلے ہی گزر جائے۔(ترمذی، 5/320، حدیث:3556) جس قدر ہوسکے اس ماہِ مبارک کو نیکیوں میں گزارنا چاہئے، کیا خبر یہ رمضان ہماری زندگی کا آخری رمضان ہو اور آئندہ سال ہم زندہ ہی نہ رہیں۔

رمضانُ المبارک نیکی و عبادت میں کیسے گزرے؟ اس تعلق سے 12 مشورے پیشِ خدمت ہیں:

1 فجر، ظہر، عصر اور مغرب کی نماز کے بعد کم اَز کم قرانِ کریم کے ایک پارے کا ایک پاؤ پڑھنے کی عادت بنائیے اس طرح روزانہ کا ایک پارہ ہوجائے گا اور تیس دنوں میں ایک قراٰنِ پاک مکمل ہوجائے گا۔

2 مرد حضرات مکمل تراویح باجماعت پڑھیں اس طرح تراویح میں ایک قران شریف مکمل سننے کی سعادت بھی مل جائے گی۔

3 روزانہ سحری کے وقت جلدی اُٹھ کر نمازِ تہجد ادا کیجئے، رمضانُ المبارک میں آسانی سے یہ سعادت مل سکتی ہے۔

4 نماز کیلئے آتے اور واپس جاتے ہوئے وقت کا اندازہ لگائیے اور جتنا وقت ملتا ہو اس کے مطابق آتے جاتے 50، 100 یا اس سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے کی عادت بنائیے، اس طرح 300 مرتبہ سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے کا موقع مل جائے گا۔

5 ہوسکے تو پورے ماہ کا اعتکاف کیجئے ورنہ کم اَز کم آخری

*مدرس جامعۃ المدینہ نواب شاہ

عشرے کا اعتکاف ضرور کیجئے تاکہ رمضان کی راتیں بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب بیداری کا اہتمام بآسانی ہوسکے۔ ممکن ہو تو یہ اعتکاف دعوتِ اسلامی کے تحت کیجئے، اِن شآءَ اللہ علم اور عمل دونوں پانے کی سعادت ملے گی۔

6 کام کاج اور ضروری حاجت سے فارغ ہو کر خوب مطالعہ کیجئے اور علمِ دین سیکھئے، نماز و روزہ، زکوٰۃ، صدقۂ فطر کے ضروری مسائل سیکھنے کے لئے کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالم صاحب کی طرف رجوع کیجئے یا پھر مدنی چینل پر بعدِ نمازِ عصر اور عشاء مدنی مذاکرہ دیکھ کر علمِ دین سیکھتے رہئے۔

7 بوقتِ اِفطار دُعا سے ہرگز غفلت نہ کیجئے، ابنِ ماجہ شریف کی روایت میں ہے کہ بے شک روزہ دار کے لئے افطار کے وَقْت ایک ایسی دُعا ہوتی ہے جو رَد نہیں کی جاتی۔

(ابن ماجہ، 2/350، حدیث:1753)

8 روزانہ کی بنیاد پر کچھ نہ کچھ صدقہ و خیرات بھی کرتے رہیں کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

9 موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ کا غیر ضروری استعمال بالکل چھوڑ دیجئے۔

10 یتیموں، غریبوں اور مسکینوں کو ضرورت کی اشیاء مہیا کیجئے، ہوسکے تو عید سے پہلے عید کی تیاری کرتے ہوئے ان کی ضرورتوں کا بھی خیال کیجئے۔

11 والدین، بھائی بہنوں اور دیگر رشتے داروں اور پڑوسیوں سے ویسے بھی حُسنِ سلوک سے پیش آنا چاہئے لیکن رمضان میں ان باتوں کا خوب خیال رکھئے اور نیکیاں ہی نیکیاں کمائیے۔

12 خوب خوب نیکیاں کرنے اور عبادت کا وقت نکالنے کے لئے اپنا ایک ٹائم ٹیبل بنائیے اور اس کے مطابق عمل کیجئے کہ اتنے وقت پر سونا ہے، اتنے وقت پر اُٹھنا ہے، اتنا اتنا وقت فُلاں فلاں نیک اور جائز کاموں میں صَرف کرنا ہے۔ نیز سحری و اِفطاری میں کھانے پینے کا بھی خیال رکھئے نہ اتنا کم کھائیے کہ نقاہت طاری ہوجائے نہ اتنا زیادہ کھائیے کہ پیٹ خراب ہوجائے اور نہ ایسی چیزیں کھائیے جن سے نَزلہ زُکام یا کھانسی جیسے عمومی مسائل سے دوچار ہوجائیں۔ اللہ کریم ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں رمضان کی خوب قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 غلام نبی (حیدر آباد) 2 بنتِ عبدالرزاق (لاہور) 3 بنتِ نذیر (بورے والا)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 بابُ الصغیر دمشق شام 2 ماہِ رجب، سن 15 ہجری میں۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** محمد اشرف (کراچی) محمد وقاص (حیدرآباد) بنت غلام اکبر (ڈیرہ غازی خان) محمد عفان (راولپنڈی) بنتِ نوشاد علی (کراچی) سمیع اللہ (سیالکوٹ) بنتِ محمد علی (میرپور خاص) بنتِ شہباز (فیصل آباد) امیر حمزہ (رائیونڈ، لاہور) بنت محمد اختر (گجرانوالہ) بنت جاوید اقبال (شیخوپورہ) محمد شبیر (خانیوال)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2022ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد احمد (کراچی) 2 بنتِ عارف (میرپورخاص) 3 حیام یوسف (لاہور)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 پڑھنے کے صحیح اور غلط طریقے، ص 57 2 اپنے رب کو دیکھا، ص 54 3 امی ابو کی خدمت کیجئے، ص 55 4 دنبے نے ہار نہیں مانی، ص 60 5 گاؤں کی سیر، ص 62۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** محمد بن یٰسین (میانوالی) اُمِّ حبیبہ (کراچی) بنتِ عماد (کراچی) بنت احسان (گجرات) بنت رانا بشارت (ڈسکہ) محمد رمضان (حیدرآباد) بنتِ سیف (لیہ) بنتِ ارشد (کراچی) سید محمد ایان علی (حیدرآباد) صابر علی (ننکانہ) بنت کامران (اٹک) محمد اعظم (اوکاڑہ)۔

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

اُجرت طے کئے بغیر کپڑے سینے کی دو صورتیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اجرت پر کپڑے سینے کا کام کرتا ہوں۔ میرا ایک عزیز کپڑے سلوانے کے لیے آیا تو میری نیت یہ تھی کہ اس سے پیسے نہیں لوں گا اور اس نے بھی پیسوں کا کوئی ذکر نہیں کیا لیکن جب وہ کپڑے لینے آیا تو اس نے سلائی دی تو کیا یہ پیسے لینا درست ہے کیونکہ شروع میں اجرت طے نہیں ہوئی تھی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عام طور پر درزیوں کے سلائی کے ریٹ مشہور ہوتے ہیں اور فریقین سلائی کے ریٹ سے واقف ہوتے ہیں ایسی صورت میں عقد کرتے وقت اجرت طے نہ کی ہو تو بھی عقد درست ہو گا اور وہی اجرت ہو گی جو مشہور ہے اور فریقین کو معلوم ہے لہٰذا اگر یہ صورت ہے تو آپ متعین اجرت لے سکتے ہیں۔ ہاں اگر سلائی کے ریٹ مختلف ہیں اور پہلے سے معروف و مشہور نہیں ہیں جیسا کہ آج کل مختلف ڈیزائن پر مشتمل سلائی کی جاتی ہے تو اس کے ریٹ پہلے سے متعین نہیں ہوتے بلکہ فریقین آپس میں طے کرتے ہیں تو اس صورت میں عقد کرتے وقت اگر سلائی کے ریٹ طے نہیں کیے تھے تو یہ عقد درست نہ تھا اسے ختم کرنا اور نئے سرے سے درست عقد کرنا ضروری تھا آپ نے یہ عقد ختم نہ کیا بلکہ اسی عقد کو باقی رکھتے ہوئے کپڑے سی دیئے جس کی وجہ سے آپ دونوں گناہگار ہوئے اس سے آپ دونوں پر توبہ لازم ہے۔ البتہ جو کام آپ نے کیا اس پر آپ اجرتِ مثل کے مستحق تھے لہٰذا اگر آپ اتنی ہی اجرت لے رہے ہیں تو یہ آپ کے لیے حلال ہے لیکن اجرت مثل سے زیادہ لینے کا آپ کو حق نہیں۔ اجرت مثل کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کا کام کرنے والے کو

* محققِ اہلِ سنّت، دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

عام طور پر جو اجرت دی جاتی ہے اتنی اجرت لے سکتے ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اجارہ جو امرِ جائز پر ہو وہ بھی اگر بے تعینِ اجرت ہو تو بوجہِ جہالت اجارہ فاسدہ اور عقد حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 19/529) اور لکھتے ہیں: اجارہ فاسدہ میں بھی بعد استیفائے منفعت اجرت، کہ یہاں وہی اجر مثل ہے واجب ہوتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 19/535)

سیمپل والی ادویات کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ڈاکٹر کو جو ادویات سیمپل کے طور پر دی جاتی ہیں اگر وہ میڈیکل اسٹور والے کو بیچ دے تو اس میڈیکل اسٹور سے وہ ادویات خریدنا کیسا ہے جبکہ بعض اوقات ان پر Not For Sale بھی لکھا ہوتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ہبہ (Gift) ایک عقدِ تبرع ہے اور جس کو ہبہ کیا جائے وہ اس چیز کا مالک بن جاتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں اگر ڈاکٹر کو یہ ادویات کمپنی نے ہبہ کر دی ہیں تو وہ ڈاکٹر کی ملکیت ہیں اب چاہے ڈاکٹر وہ ادویات خود استعمال کرے یا مریضوں کو دے یا آگے فروخت کرے، وہ خود مختار ہے۔

جہاں تک اس پر Not For Sale لکھا ہونے کا سوال ہے تو جب کمپنی نے ڈاکٹر کو مالک بنا دیا اور وہ اپنی چیز خود بیچ رہا ہے تو اس پر Not For Sale لکھا ہونے سے اس کا بیچنا، ناجائز نہیں ہو جائے گا۔

البتہ بعض چیزوں کے کچھ اخلاقی پہلو بھی ہوتے ہیں اور اخلاقی پیمانے کا تعلق معاشرے کے عرف ورواج سے ہے لہٰذا اگر یوں بیچنے کو لوگ برا سمجھتے ہیں تو انگشت نمائی سے بچنا بہتر ہے۔

یہ پورا جواب اس پس منظر میں ہے کہ ڈاکٹر کو کمپنی کی طرف سے دوا ہبہ (Gift) کے طور پر دی جاتی ہو لیکن اگر ڈاکٹر کا کام صرف تقسیم کرنا ہو کمپنی اس کو مالک نہیں بناتی تو پھر ڈاکٹر کا اس کو بیچنا جائز نہیں ہو گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاروبار میں جھوٹی یا سچی قسم کھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کاروبار میں جھوٹی یا سچی قسم کھانا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جھوٹی قسم کھانا حرام و گناہ ہے چاہے کاروبار میں کھائی جائے یا کاروبار کے علاوہ۔ البتہ اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ، اس کا کوئی کفارہ نہیں، اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 13/611)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا ہے تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں۔ غموس میں سخت گنہگار ہوا استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/299)

سچی قسم کھانا گناہ نہیں لیکن بات بات پر قسم کھانا پسندیدہ عمل نہیں بلکہ کاروبار میں زیادہ قسمیں کھانے سے حدیث پاک میں منع کیا گیا ہے کہ اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، يَقُوْلُ: اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ، فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ ترجمہ: حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیع میں قسم کی کثرت سے پرہیز کرو کیونکہ یہ چیز کو بکوا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

(مسلم، ص668، حدیث: 4126)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رمضان لُوٹنے کا نہیں لُٹانے کا مہینا

سید بہرام حسین عطاری مَدَنی

ماہِ رَمَضان کی عظمت وشان: خُدائے حَنّان ومَنّان کے اِس اُمّت پر بے شمار فضل واحسانات ہیں، ان میں سے ایک فضل و اِحسان یہ بھی ہے کہ اس کریم رَب نے اِس اُمّت کو ماہِ رمضان جیسا رحمتوں اور برکتوں والا مہینا عطا فرمایا ہے۔ وہ مُبارک مہینا جو تمام مہینوں کا سردار ہے۔[1] جس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2] آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3] جنّت کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دَروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زَنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔[4] اِس مُبارک مہینے کو پانے کے لئے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رجب کے مہینے سے ہی یوں دُعا فرمایا کرتے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان سے ملادے۔[5]

صحابۂ کرام کا اہتمام: اِس مبارک مہینے میں خوب خوب عبادت کرنے کے لئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شعبانُ المعظم سے ہی تیاریاں شروع کر دیتے چنانچہ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تلاوتِ قراٰنِ پاک کی طرف خوب مُتوجّہ ہو جاتے، اپنے اموال کی زکوۃ نکالتے تاکہ غُربا و مساکین مسلمان ماہِ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طلب کر کے جس پر حد (یعنی شرعی سزا) جاری کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے، بقیہ میں سے جن کو مناسب ہوتا اُنہیں آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کرلیتے۔ (یوں ماہِ رمضان المبارک سے قبل ہی اپنے آپ کو مصروفیات سے فارغ کرلیتے) اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کر کے (بعض حضرات) اِعتکاف میں بیٹھ جاتے۔[6]

موجودہ مسلمانوں کی حالتِ زار: ایک طرف تو سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا رمضانُ المبارک کے مہینے کیلئے اس قدر اہتمام ہوتا تھا جبکہ دوسری طرف آج مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا ذوق ہوتا تھا! مگر افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حصولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مسلمان متبرَّک ایام (یعنی برکت والے دنوں) میں اللہ پاک کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے بعض مسلمان مبارک دنوں، خصوصاً ماہِ رمضان المبارک میں دُنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللہ پاک اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے، لیکن دُنیا کی دولت سے محبت کرنے والے لوگ رمضان المبارک کے آتے ہی لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے روزمرہ کے استعمال کی ضروری اشیاء مثلاً آٹا، گھی، چینی، دال، کھجوروں، پھلوں اور سبزیوں

فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، کراچی

کی قیمتیں بڑھا کر غریب مسلمانوں کی پریشانیوں میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات تو گاہک کی غفلت سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اچھے دام لینے کے باوجود ناقص اور خراب چیز تھما دیتے ہیں۔

ماہِ رمضان لوٹنے کا نہیں لُٹانے کا مہینا: یاد رکھئے! رمضانُ المبارک لوٹنے کا نہیں لٹانے کا مہینا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ہر نیکی کا ثواب ستر گنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔[7] نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گنا کر دیا جاتا ہے۔[8] جن لوگوں کو اللہ پاک نے مال و دولت کی نعمت سے نوازا ہے وہ دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ اپنے مال کے ذریعے بھی خوب خوب نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

ماہِ رمضان میں خرچ کرنے کا ثواب: اس مبارک مہینے میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنے اور جہاد میں خرچ کرنے کا درجہ رکھتا ہے جیسا کہ سردارِ دو جہاں، محبوبِ رحمٰن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ماہِ رمضان میں خرچ میں کُشادگی کرو کیونکہ ماہِ رمضان میں خرچ کرنا اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔[9] امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اُس مہینے کو خوش آمدید! جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پورا رمضان خیر ہی خیر (یعنی بھلائی ہی بھلائی) ہے دن کا روزہ ہو یا رات کا قیام، اس مہینے میں خرچ کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا دَرَجہ رکھتا ہے۔[10]

اہلِ قرابت سے بھلائی کرنے کا ثواب: اپنا مال گھر والوں، اہلِ قرابت، غریبوں اور مسکینوں پر خرچ کریں کہ "اس مہینے میں سارے مسلمانوں سے خاص کر اہلِ قرابت سے بھلائی کرنا زیادہ ثواب ہے اس لئے اسے ماہِ مُوَاسات کہتے ہیں، اس میں رزق کی فراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھا لیتے ہیں اسی لئے اس کا نام ماہِ وسعتِ رزق بھی ہے۔"[11]
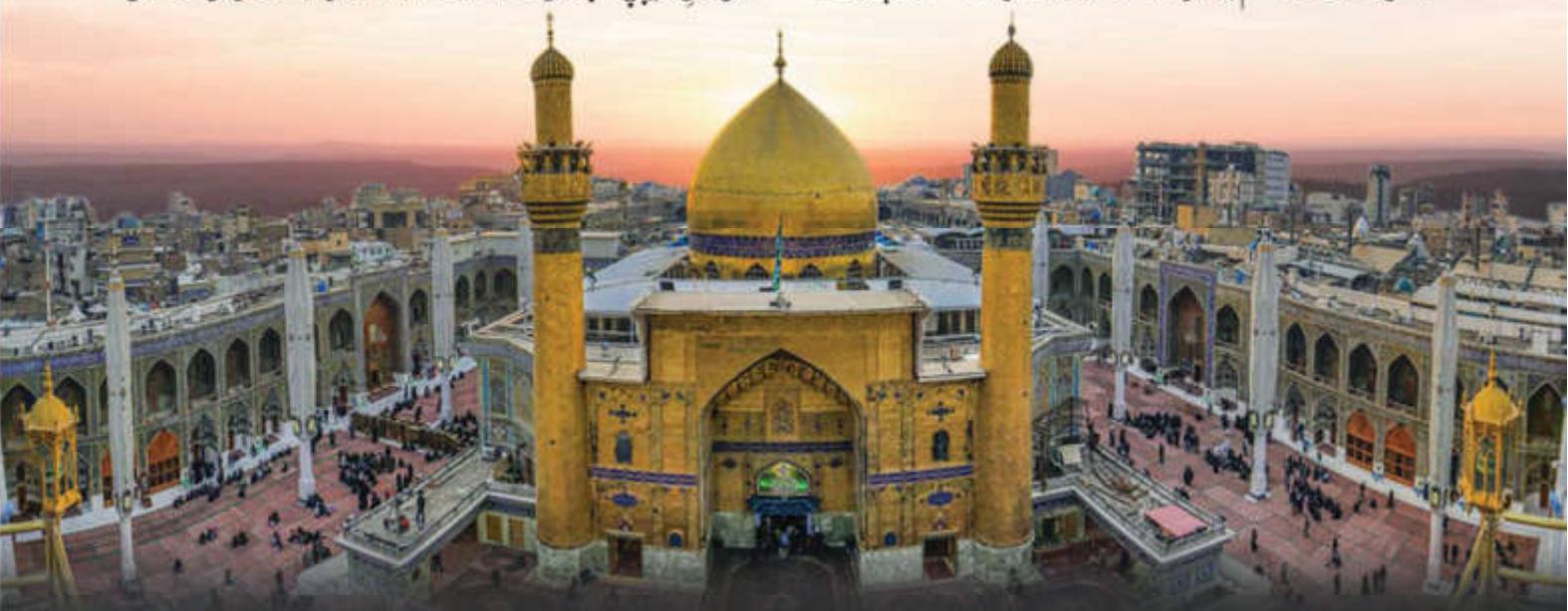
روزہ افطار کروانے کی فضیلت: اپنے مال کے ذریعے روزہ داروں کو افطار کروائیں کہ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ مہینا مُوَاسات (غمخواری اور بھلائی) کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کروائے اُس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:) یارَسُولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کروائے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک یہ ثواب تو اُس کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ سے روزہ افطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اس کو اللہ پاک میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔[12] ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا: جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مسلمان کو) روزہ افطار کروایا، فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اُس کے لئے اِستغفار کرتے ہیں اور جبریل (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) شبِ قدر میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔[13]

لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کیجیے: رمضان المبارک میں لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ان کے ساتھ خیر خواہی کیجئے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔[14] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر فردِ اسلام کی خیر خواہی (یعنی بھلائی چاہنا) ہر مسلمان پر فرض ہے۔[15] خیر خواہی کی ایک صورت یہ ہے کہ گاہک کی مجبوری سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے بلکہ رِعایت کرتے ہوئے سستے داموں میں چیز دے دی جائے۔ یوں ہی خیر خواہی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ رمضان المبارک میں اپنے ملازمین سے کام کم لیں تاکہ وہ بھی بآسانی روزے رکھ سکیں، حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے غُلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔[16] اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) معجم کبیر، 9/205، حدیث:9000 (2) مسلم، ص420، حدیث:2496 (3) بخاری، 1/626، حدیث:1899 (4) مسلم، ص420، حدیث:2495 (5) معجم اوسط، 3/85، حدیث:3939، موسوعہ لابن ابی الدنیا، 1/361 (6) غنیۃ الطالبین، 1/341 (7) مراۃ المناجیح، 3/137 (8) صحیح ابن خزیمہ، 3/191، حدیث:1887 (9) جامع صغیر، ص162، حدیث:2716 (10) تنبیہ الغافلین، ص177 (11) تفسیر نعیمی، پ2، البقرہ، تحت الآیۃ:185، 2/208 (12) صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث:1887 ملتقطاً (13) معجم کبیر، 6/261، حدیث:6162 (14) بخاری، 1/35، حدیث:57 (15) فتاویٰ رضویہ، 14/415 (16) صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث:1887۔

مولا علی کی زیارت

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

شیرِ خدا، مولائے کائنات، امیرُالمؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جہاں عمدہ اوصاف، بہترین اخلاق اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے وہیں ربِّ کریم کے کرم سے حسن و جمال سے بھی مالا مال تھے علّامہ ابنِ عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:463ھ) آپ کا حلیہ مبارکہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا قد درمیانہ تھا، آنکھوں کی سیاہی خوب سیاہ اور سفیدی بے انتہا سفید تھی، چہرہ حسین تھا گویا کہ حُسن میں چودھویں رات کا چاند ہے، پیٹ بڑا، دونوں کندھے کشادہ اور چوڑے تھے، دونوں ہتھیلیاں گوشت سے پُر اور کھردری تھیں۔ گردن گویا کہ چاندی کی صُراحی تھی، سر پر بال صرف پیچھے کی جانب تھے، چہرے پر بڑی داڑھی، مونڈھوں کی ہڈیاں شکاری پرندے کی طرح مضبوط اور ابھری ہوئیں، (بازو اور کلائی گوشت سے ایسے بھرے ہوئے تھے کہ) بازو کلائی سے الگ معلوم نہ ہوتا گویا کہ کلائی بازو میں مضبوطی سے پیوست تھی، جب چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا، جب اپنا سانس روک کر کسی مرد کی کلائی کو گرفت میں لیتے تو اس مرد کی مجال نہ ہوتی کہ سانس لے سکے، جسم بھاری تھا مگر مضبوط کلائی اور مضبوط ہاتھ کے مالک تھے میدانِ جنگ میں لڑائی کے لئے آگے بڑھتے تو قدرے تیز چلتے، مضبوط دل والے تھے، بہادر اور طاقتور تھے، جس سے ٹکراتے اس پر کامیاب و فتح یاب رہتے تھے۔[1] عُلمائے کرام نے جہاں امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں بہت ساری روایتیں بیان کی ہیں وہیں بعض روایتیں ایسی بھی بیان کی ہیں جن میں نہ صرف آپ کے ذکر کو عبادت کہا گیا ہے بلکہ آپ کی طرف نظر کرنے کو اور آپ کے چہرے کے دیدار کو بھی عبادت قرار دیا ہے۔[2] یہاں تک کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:148ھ) تو حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کو بھی عبادت قرار دیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں: مولا علی سے محبت رکھنا عبادت ہے اور افضل عبادت وہ ہے جس کو چھپایا جائے۔[3] امام ابو سلیمان خطّابی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:388ھ) کہتے ہیں: مولا علی کے چہرے کی طرف دیکھنا ذکرِ الٰہی کی جانب بلاتا ہے کیونکہ آپ کے چہرے پر اسلام کے نور کی چمک دکھائی دیتی ہے اس پیارے چہرے پر ایمان کی تازگی و شادمانی دکھائی دیتی ہے، اس رُخِ زیبا پر سجدوں کے نشانات اور عاجزی و انکساری کی علامتیں

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

دکھائی دیتی ہیں۔[4] علمائے کرام مزید فرماتے ہیں: حضرت شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی زیارت سے زبانوں پر کلمۂ توحید جاری ہو جاتا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے تشریف لاتے تو لوگ کلمۂ توحید پڑھتے ہوئے آپ کی تعریف یوں بیان کرتے لَآاِلٰهَ اِلَّا الله! اس نوجوان کی کیا عظمت و شرافت ہے، لَآاِلٰهَ اِلَّا الله! یہ کیسا بہادر نوجوان ہے، لَآاِلٰهَ اِلَّا الله! یہ نوجوان کتنا زیادہ علم رکھتا ہے، لَآاِلٰهَ اِلَّا الله! یہ نوجوان کتنا زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے، لَآاِلٰهَ اِلَّا الله! اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل کوئی نہیں۔ گویا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنا عبادتِ لسانی پر ابھارتا تھا جو کہ بہت بڑی سعادت مندی تھی۔[5] آیئے! مولا علی رضی اللہ عنہ کی زیارت و دیدار کی مناسبت سے چند روایتیں ملاحظہ کیجئے۔

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے والدِ ماجد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف بار بار دیکھتے ہیں، میں نے پوچھا: اے میرے والدِ محترم! آپ حضرت علی کے چہرے کو بار بار دیکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "علی کے چہرے کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔"[6] حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی حضرت سیدنا علی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آپ میرے پاس آیئے گا، جب حضرت علی حضرت عثمانِ غنی کے پاس پہنچے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کے چہرے کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا شروع کر دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عثمان! کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے مسلسل دیکھے جا رہے ہیں؟ حضرت عثمانِ غنی نے فرمایا: میں نے رسولِ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔"[7] ایک مرتبہ صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: مجھے تمہاری بیماری کی طرف سے فکر ہے، آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ فکر مت کیجئے، جو چیز اللہ کو زیادہ پسند ہے مجھے بھی وہ زیادہ پسند ہے، پھر نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعا دی: لَا بَاْسَ عَلَيْكَ عِمْرَان! اے عمران! تجھ پر کوئی تنگی نہیں، آپ کو اس درد سے شفا ملی تو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوٹ کر حضرت علیُّ المرتضیٰ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم نے اپنے بھائی عمران بن حصین کی عیادت کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے ان (کی بیماری) کے بارے میں معلوم نہیں، ارشاد فرمایا: میں تم پر لازم کر رہا ہوں کہ اس وقت تک نہ بیٹھنا جب تک کہ ان کی عیادت نہ کر لو، (حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمران کی عیادت کیلئے تشریف لائے) تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ متوجہ ہو کر مولا علی کے چہرے کو دیکھنے لگے پھر اُٹھ کر بیٹھ گئے اور مولا علی کو دیکھنے لگے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمران کی نگاہیں مولا علی پر جمی رہیں یہاں تک کہ مولا علی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، وہاں موجود ہم نشینوں نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت عمران بن حصین نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔"[8] حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو مسلسل دیکھے جا رہے ہیں، میں نے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ مولا علی کے چہرے کو ٹکٹکی باندھ کر ایسے دیکھ رہے ہیں کہ جیسے آپ نے اس سے پہلے انہیں نہ دیکھا ہو، حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا: میں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔"[9] علّامہ عبد الرؤوف مُناوی رحمۃُ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1031ھ) فرماتے ہیں: علّامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی اور دیگر عُلَما نے بیان کیا ہے کہ زیارتِ علی والی حدیثِ مبارکہ متعدد طرق کے ساتھ 11 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔[10] 21 رمضانُ المبارک سن 40 ہجری کو شیرِ خدا مولا علی رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔[11]

---

(1) الاستیعاب، 3/218ملخصاً (2) سبل الہدیٰ والرشاد، 11/292، 293 (3) تاریخ بغداد، 12/346 (4) غریب الحدیث للخطابی، 2/182 (5) فیض القدیر، 6/388، تحت الحدیث: 9319، النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، 5/66 (6) تاریخ ابن عساکر، 42/350 (7) تاریخ ابن عساکر، 42/350 (8) تاریخ ابن عساکر، 42/353، مستدرک، 4/118، اللآلی المصنوعۃ، 1/316 (9) تاریخ ابن عساکر، 42/352 (10) فیض القدیر، 6/388، تحت الحدیث: 9319 (11) تاریخ ابن عساکر، 42/587۔

علامہ عبد الغفور مفتون ہمایونی رحمۃُ اللہِ علیہ

قمرالدین عطاری*

امام العلماء سید الفقہاء علامہ عبد الغفور مفتون ہمایونی بن خلیفہ محمد یعقوب رحمۃُ اللہِ علیہما کا شمار اہلِ سنّت کے جلیل القدر اور اکابر علما میں ہوتا ہے، آپ اپنے وقت کے بہت بڑے جید اور ربانی عالم، بہترین مدرس، بے مثل مناظر، بلند پایہ مفتی، شاعر، ولی کامل، صاحبِ کرامت بزرگ، عاشقِ رسول اور مستجاب الدعوات تھے۔

ولادتِ باسعادت آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1261ھ مطابق 1845ء کو ہمایوں شریف ضلع شکارپور میں ہوئی۔[1]

خاندانی پسِ منظر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ گرامی خلیفہ محمد یعقوب ہمایونی رحمۃُ اللہِ علیہ استاذ العلماء علامہ عبد الحلیم کنڈوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد و خلیفہ اور اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کے آباء و اجداد قلات بلوچستان میں رہائش پذیر تھے جہاں ان کا آبائی گاؤں چھپٹ کے نام سے آج بھی موجود ہے۔[2]

تعلیم وتربیت آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے تعلیم کا آغاز اپنے گھر سے ہی کیا، ابتدائی کتب شرح جامی تک اپنے والدِ گرامی سے پڑھیں، والد صاحب کے انتقال کے بعد بقایا تعلیم اپنے والدِ گرامی کے شاگرد علامہ حکیم سلطان محمود سیت پوری رحمۃُ اللہِ علیہ سے حاصل کر کے سندِ فراغت حاصل کی۔[3]

درس وتدریس فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ اپنے ہی مدرسے میں درس و تدریس، فتاویٰ نویسی اور تصنیف و تحقیق کے اہم کام میں مصروف رہے، آپ کے مدرسے سے نامور علماء پڑھ کے فیضیاب ہوئے جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: مولانا نبی بخش کولاچی، مولانا خلیفہ خدا بخش بلوچستانی، مولانا سید زین العابدین افغانستانی، مولانا فاضل محمد رئیسانی، مولانا قاضی رسول بخش جُھل مگسی، مولانا عبد الرّزاق صدیقی ترائی، علامہ محمد فاضل درخانی ڈھاڈر بلوچستان، علامہ محمد عمر دین پوری مستونگ، مبلغِ اسلام مولوی عبد الحق شاہ جانی بندی، مولانا مخدوم ہادی بخش قادری، سجادہ نشین درگاہ محمد پور پنو عاقل اور مفتی محمد قاسم گڑھی یاسینی رحمۃُ اللہِ علیہم وغیرہ۔[4]

حلیہ مبارکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ درمیانہ قد، گندمی رنگ اور سفید ریش بزرگ تھے۔

عادات وخصائل آپ سفید لباس پہنتے تھے، کم گفتگو فرماتے، 24 گھنٹوں میں ایک وقت کھانا تناول فرماتے تھے،

تذکرۂ صالحین

* مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ

دوپہر کو گوشت خشک روٹی اور رات کو گائے کا دودھ پسند فرماتے نیز صفائی ستھرائی کا خاص اہتمام فرماتے۔[5]

عبادت و ریاضت آپ رحمۃ اللہ علیہ متقی، پرہیزگار، اخلاص کے پیکر، محبت و شفقت فرمانے والے، مہمان نواز، غریبوں کا خیال رکھنے والے، سخی، صاحبِ توکل، رات کو جاگنے والے اور صابر و شاکر تھے۔ آپ کثرت سے اوراد و وظائف اور نوافل پڑھا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک بار نوافل کی ادائیگی کے دوران حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے بھی فیضیاب ہوئے اور اپنا سیدھا ہاتھ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ میں دیا یہی وجہ تھی کہ آپ ہمیشہ اپنے سیدھے دستِ مبارک پر رومال لپیٹ کر رکھتے لیکن اس کے باوجود بھی آپ کے مبارک ہاتھ سے خوشبو آتی۔[6]

بیعت آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ گرامی سے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے۔

علمی شان علامہ ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ کئی فُنون کے ماہر تھے خصوصاً علمِ فقہ میں آپ کی شخصیت فَقیدُ المثال تھی، بلوچستان کے حاکم شرعی فیصلوں اور شاہی جرگوں کے موقع پر حضرت ہمایونی کو بڑی عزت و احترام سے مدعو کرتے تھے اور آپ فیصلوں میں شرعی راہنمائی عطا فرماتے، آپ کا فقہی شاہکار "فتاویٰ ہمایونی" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ نیز آپ شاعری کا ذَوق بھی رکھتے تھے، شاعری میں آپ کا تخلص "مَفتون" ہے، آپ کی شاعری سندھی اردو اور فارسی زبانوں پر مشتمل ہے، آپ کی شاعری کے مجموعے کا نام "دیوانِ مَفتون" ہے جو کئی بار شائع ہو چکا ہے، آپ علمِ طب اور حکمت میں بھی کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے، سندھ اور بلوچستان کے دور دراز علاقوں سے لوگ آپ کے پاس آتے اور شفایاب ہو کر لوٹ جاتے۔[7]

مسلکِ ہمایونی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں جب سندھ کے اندر بدمذہبیت پھیلنا شروع ہوئی تو آپ نے مسلکِ حق اہلِ سنّت کی نظریاتی حفاظت کی اور عوامِ اہلِ سنّت کی رہنمائی کی، اس دور میں سنیوں اور بدمذہبوں کی پہچان مشکل ہو گئی تھی اسی کشمکش میں "ہمایونی" اہلِ سنت کی پہچان بنی اور اس سے تعلق رکھنے والے علما "ہمایونی مسلک کے علما" کہلائے جاتے تھے۔[8]

تصنیف و تالیف آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قلم کے ذریعے دینِ متین کی خوب خدمت کی اور بدمذہبوں کا پُرزور اور مُدلل رد فرمایا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتب تصنیف فرمائیں ان کے نام درج ذیل ہیں: 1 فتاویٰ ہمایونی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ فتاویٰ جات کا مجموعہ ہے 2 فرہنگ ہمایونی، علمِ طِب کے متعلق لکھا گیا ایک رسالہ ہے 3 دیوانِ مَفتون، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا مجموعہ ہے 4 سِرَاجُ الْهِنْدِ فِي خِرَاجِ السِّنْدِ، سندھ کی زمین خراجی یا عشری ہونے کی تحقیق کے متعلق لکھا گیا رسالہ ہے 5 اَلدُّرُ الْمَنْثُوْرِ فِي رَدِّ مُنْكِرِ الْاِسْتِمْدَادِ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ، اہلِ قبور کے سماع اور استمداد کے جواز کے متعلق لکھی گئی کتاب ہے۔

وصال آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 11 رمضانُ المبارک 1336ھ مطابق 21 جون 1918ء کو ہوا، آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے شاگرد مفتی محمد قاسم گڑھی یاسینی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں مشائخ عظام، علمائے کرام اور آپ کے مریدین، معتقدین اور تلامذہ نے شرکت کی۔[9]

مزار شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس ہمایوں شریف ضلع شکارپور میں واقع ہے۔

اللہ کریم حضرت ہمایونی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے، اور آپ کی مرقدِ مبارک پر اپنی کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص410 (2) ہما ہمایونی، ص05 (3) انوارِ علمائے اہلسنت سندھ، ص410 (4) ہما ہمایونی، ص10 (5) ذلف جی بند کمند ودھا، ص24 (6) ہما ہمایونی، ص11 (7) ہما ہمایونی، ص10 (8) سندھ کے دو مسلک، ص147 (9) ہما ہمایونی، ص19۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

رمضانُ المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 72 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رمضانُ المبارک 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

مزار حضرت میاں گل بابا تورڈھیری رحمۃ اللہ علیہ

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:

1 بنتِ رسول حضرت سیدتنا رُقیّہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوت سے سات سال پہلے مکۂ مکرمہ میں ہوئی، آپ کی ولادت کے وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر مبارک 33 سال تھی، آپ کا نکاح حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ان کے ساتھ حبشہ ہجرت فرمائی، وہیں نواسۂ رسول حضرت عبدُاللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، پھر مدینۂ منورہ کی جانب ہجرت کا شرف حاصل کیا، آپ کا وصال مدینہ شریف میں یومِ بدر (17 رمضان 2ھ) کو ہوا، آپ کو جنّتُ البقیع میں دفن کیا گیا۔[1] 2 صحابیِ جلیل حضرت کُرز بن جابر قُرشی فِہری رضی اللہ عنہ قبلِ اسلام قریش کے سردار تھے، ہجرت کے بعد اسلام لائے، یہ سریہ کُرز بن جابر (شوال 6ھ) میں امیر بنائے گئے، آپ معزز، شاہسوار اور بہادر تھے، فتحِ مکّہ 20 رمضان 8ھ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر سے بچھڑ گئے اور کفار کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام:

3 میاں گل بابا حضرت حافظ سیّد گل محمد حسنی قادری تورڈھیری رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیا سے ہیں، آپ رحمکار بابا کے خلیفہ، مُستجابُ الدّعوات، مرجعِ عام و خاص اور ہمدردِ قوم و ملت تھے، آج بھی آپ کے مزار (تورڈھیر، ضلع صوابی، kpk) پر آنے والوں کی بیماریاں دُور ہوتی اور مرادیں بَر آتی ہیں۔ آپ نے 10 رمضان 1180ھ کو وصال فرمایا۔[3] 4 امام الاولیاء حضرت خواجہ شاہ محمد امام علی فاروقی چشتی رحمۃ اللہ علیہ عارفِ زمانہ، ولیِ شہیر، خلیفۂ سیدو بابا اور سلسلہ چشتیہ و قادریہ کے مجازِ طریقت تھے، آپ کا وصال 10 رمضان 1282ھ کو ہوا، مزار شریف جھن جھنو (جے پور، راجستھان ہند) میں ہے۔[4] 5 حضرت حاجی نجم الدین فاروقی شیخاواٹی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1234ھ کو جھن جھنو (جے پور، راجستھان ہند) کے خاندان خواجہ حمید الدین ناگوری میں ہوئی اور یہیں 13 رمضان 1287ھ کو وصال فرمایا، مزار فتح پور (شیخاواٹی، راجستھان) میں ہے۔ آپ خلیفۂ پیر پٹھان، علمِ ظاہری و باطنی کے جامع، شاعرِ اسلام، اُردو میں گیارہ اور فارسی میں 8 سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ مناقب المحبوبین آپ کی ہی تصنیف ہے۔[5] 6 حضرت خواجہ محمد فضل شاہ وریامالی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ضلع چکوال کے سادات گھرانے میں تقریباً 1265ھ کو ہوئی اور وصال 22 رمضان 1331ھ کو وریامال (نزد کریالہ ضلع چکوال) میں فرمایا، مزار یہیں ہے، آپ حافظِ قراٰن، بہترین قاری، خلیفہ شمسُ العارفین، سلسلۂ چشتیہ

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

کے پیرِ طریقت، صاحبِ کرامت اور علاقے کی معزز شخصیت تھے۔[6] 7 حضرت وارث علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سکھو (نزد گوجر خان ضلع راولپنڈی) کے ایک معزز خاندان میں تقریباً 1268ھ کو ہوئی اور یہیں شعبان یا رمضان 1371ھ کو وصال فرمایا۔ آپ نیک و صالح، اپنی قوم میں معزز و محبوب، ماہر طبیب، فارسی زبان کے شاعر، صوفیِ باصفا اور خلیفۂ خواجہ شمسُ العارفین تھے۔[7]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام:

8 فقیر صاحب پوئی حضرت مولانا عبد النبی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال، ضلع اٹک) کے علمی و روحانی ہاشمی خاندان میں 1262ھ اور وفات 8 رمضان 1311ھ کو ہوئی، تدفین آبائی قبرستان (محلہ پنڈ شرقی بھوئی گاڑ) میں کی گئی، آپ اپنے دور کے عالم، مصنف، شاعر اور صوفیِ کامل تھے، آپ کی کتاب "تذکرۃ المحبوب" (مولانا محمد علی مکھڈوی کی سیرت پر) بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔[8] 9 استاذُ الاساتذہ حضرت علّامہ ہدایت اللہ خان جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رامپور (یوپی، ہند) اور وصال یکم رمضان 1326ھ کو جونپور میں ہوا، تدفین درگاہ رشید آباد میں ہوئی، آپ علّامہ فضلِ حق خیر آبادی کے قابلِ فخر شاگرد، جامعِ منقول و معقول اور حاویِ فروع و اصول تھے۔ آپ تقریباً چالیس سال مدرسہ حنفیہ جونپور میں بطورِ صدر مدرس خدمتِ اشاعتِ علمِ دین میں مصروف رہے، صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی سمیت کئی اکابرینِ اہلِ سنّت آپ کے شاگرد ہیں۔[9] 10 خاندان غوث الاعظم کے جید عالمِ دین حضرت شیخ سیّد عبد الفتاح خطیب دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1277ھ کو دمشق میں ہوئی، آپ امام مسجد مدرسہ فتحی، خطیب جامع مسجد سیّدُنا عمر اور دارُ الکتب الظاہریہ کے محافظ (لائبریرین) تھے، آپ کا وصال 26 رمضان 1336ھ کو ہوا اور مقبرہ دَحداح میں دفن کئے گئے۔[10] 11 شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین انجروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پائی خیل ضلع میانوالی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، والدین بچپن میں وصال کرگئے، تربیت مکھڈ شریف میں ہوئی، آپ جید عالمِ دین، صوفی بزرگ، استاذُ العلماء، دارُ العلوم آستانہ عالیہ مکھڈ شریف کے بہترین مدرس، صاحبِ کرامت اور مستجابُ الدّعوات تھے۔ آپ کا وصال 29 رمضان 1336ھ کو ہوا، مزار شریف انجرا اَفغان (تحصیل جنڈ ضلع اٹک) میں ہے۔ آپ نے سات سال مکہ شریف میں بھی درسِ بخاری دینے کی سعادت پائی۔[11]

مزار حضرت حاجی نجم الدین فاروقی شیخاوائی رحمۃ اللہ علیہ

12 میر واعظ حضرت مولانا پیر محبوب احمد خیر شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اَمرتَسر (مشرقی پنجاب، ہند) کے ایک کاشمیری خاندان میں ہوئی اور یہیں 9 رمضان 1338ھ کو وصال فرمایا، آپ عالمِ باعمل، طوطیِ بیاں واعظ، مناظرِ اہلِ سنّت، مصنفِ کتب، خلیفۂ امیرِ ملت، پیرِ طریقت اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔[12]

---

(1) الاستیعاب، 4/398تا400 (2) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 5/434، سیرۃ ابن ہشام، ص570، مواہب لدنیہ، 1/263 (3) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/322 (4) تذکرۃ الانساب، ص79 (5) تذکرہ اولیاء راجستھان، 1/ص44تا48 (6) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص107 (7) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 7/417 تا426 (8) تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص105 (9) ممتاز علمائے فرنگی محل لکھنؤ، ص401 (10) اتحاف الاکابر، ص437، 438 (11) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص134تا138 (12) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص44تا46۔

پریئر ٹائم ایپ اور نقشوں میں فرق کیوں؟

مولانا وسیم احمد عطاری*

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اپنے 70 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دنیا بھر میں دین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ انہیں شعبہ جات میں سے ایک اہم شعبہ ”اوقاتُ الصّلاۃ“ بھی ہے۔ یہ شعبہ 1431 ہجری مطابق 2010 عیسوی سے نظامُ الاوقات اور سمتِ قبلہ (Direction Of Qibla) سے متعلّق دنیا بھر کے مسلمانوں کی راہنمائی کر رہا ہے۔ اوقات کار یا سمتِ قبلہ نکالنے کے لئے اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے عطا کردہ اُصولوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں اوقاتُ الصّلاۃ کے نام سے ایک سافٹ ویئر اور موبائل ایپلی کیشن بھی بنائی گئی ہے۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات جبکہ موبائل ایپلی کیشن (Prayer Times App) کے ذریعے دنیا کے کسی بھی مقام کے دُرست نظامُ الاوقات اور سمتِ قبلہ بآسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

ایپلی کیشن اور نقشوں میں فرق کیوں؟ عوام کے درمیان عموماً یہ سوال گردش کرتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے چھپے ہوئے نقشہ جات اور ایپلی کیشن میں بعض اوقات فرق کیوں آتا ہے؟

اس فرق کی وجہ سمجھنے کیلئے ان نِکات کو ذہن نشین کرلیجئے:

1. موبائل ایپلی کیشن میں دکھائی دینے والا وقت صرف اسی جگہ کا ہوتا ہے جو موبائل ایپ میں آپ نے سیٹ کیا ہوتا ہے۔ مثلاً کراچی شہر 5 ضلعوں پر مشتمل ہے تو پورے شہر کا ایک ہی وقت نہیں ہوگا چنانچہ اورنگی ٹاؤن اور کورنگی کے وقت میں کچھ نا کچھ فرق ضرور ہوگا خواہ چند سیکنڈ کا ہی ہو۔
2. موبائل ایپلی کیشن کے اوقات صرف موجودہ تاریخ کے لئے ہوتے ہیں۔
3. زمین کے اونچا نیچا ہونے کے اعتبار سے سورج کے طلوع و غروب کے وقت میں فرق آتا ہے، طلوعِ آفتاب کا جو وقت بیسمنٹ یا گراؤنڈ فلور کا ہوگا 10ویں یا 20ویں فلور کا وہ وقت نہیں ہوگا، اس لئے موبائل ایپلی کیشن آٹو پر سطحِ سمندر سے پوری بلندی شمار کرتی ہے۔

بقیہ حصہ صفحہ 62 پر ملاحظہ کیجئے!

* ماہرِ علم توقیت و نگران مجلس شعبہ اوقات الصلوٰۃ، کراچی

اصحابِ بدر کا جوش و جذبہ

مولانا حامد سراج عطاری مدنی*

17 رمضانُ المبارک کو ہونے والا غزوۂ بدر تاریخ کا ایسا عجیب و حیران کُن معرکہ ہے جس پر جرأت و بہادری آج بھی ناز کرتی ہے۔ غزوۂ بدر کی یاد آج بھی ایمان تازہ کرتی اور ایمانی جوش و جذبے کو جِلا بخشتی ہے۔ ایک طرف تین سو تیرہ مقدس ہستیوں پر مشتمل بظاہر معمولی لشکر ہو جبکہ دوسری طرف ایک ہزار کا مجمع ہو، ایک طرف صرف آٹھ تلواریں ہوں جبکہ دوسری طرف ہر سپاہی اسلحہ سے لیس ہو، ایک طرف صرف دو گھوڑے ہوں جبکہ دوسری طرف سو گھوڑے ہوں، ایک طرف غربت و افلاس نے ڈیرہ ڈال رکھا ہو جبکہ دوسری طرف مال و دولت کے انبار ہوں اور کبھی نو تو کبھی دس اونٹ ذبح کئے جائیں اور پیٹ کی آگ بجھائی جائے، سامانِ حرب میں اتنی کثرت کے باوجود شکست مقدر بن جائے اور قلیل گروہ کثیر لشکر پر غالب آجائے تو اس کی وجہ جوش و جذبہ کی سچائی اور عقیدے کی پختگی ہے۔ اس ایک معرکے میں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے جوش و جذبات کے واقعات پڑھ کر آج بھی جذبے جوان ہونے لگتے ہیں اور ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔

پسِ منظر میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ علم ہوا کہ کافروں کا ایک بڑا لشکر جنگ کے ارادے سے نکل چکا ہے تو حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس صورتِ حال سے آگاہ کرنے اور مشورہ کرنے کے لئے صحابۂ کرام کو جمع کیا، جب سب جمع ہوگئے تو آپ نے رائے دریافت فرمائی۔ سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور خوب گفتگو کی، پھر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور اپنے جذبۂ جاں نثاری کا مظاہرہ کیا۔ اسی طرح حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے دی، ان کے الفاظ کا خلاصہ یہ ہے: اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جہاں اللہ نے آپ کو جانے کا حکم دیا ہے اسی طرف تشریف لے چلیں، ہم قومِ موسیٰ نہیں جنہوں نے اپنے نبی سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو! ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم تو یہ کہیں گے کہ چلیں اور جنگ کریں ہم

میدانِ بدر

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ سیرت مصطفےٰ، المدینۃ العلمیہ، کراچی

آپ کے شانہ بشانہ لڑیں گے۔[1] ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے پیچھے اپنی جانیں قربان کریں گے۔[2] نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کی باتیں سُن کر بڑے خوش ہوئے اور انہیں دُعا دی۔[3] نیز دیگر کئی مہاجرین نے بھی بڑے جوش وخروش کا اظہار کیا مگر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواہش تھی کہ انصار صحابہ اپنے جذبات کا اظہار کریں، اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ ان حضرات کی تعداد مہاجرین کے مقابلے میں زیادہ تھی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ انصار نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کرتے وقت اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ اس وقت تلوار اٹھائیں گے جب کفار مدینہ پر چڑھ آئیں گے اور یہاں مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے کا معاملہ تھا۔[4] تو انصار میں سے سیّدُ الانصار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! شاید آپ ہماری رائے دریافت فرمانا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بے شک۔ تو وہ عرض کرنے لگے: یارسولَ اللہ! بیشک ہم آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کی، تو اب آپ جدھر تشریف لے جانا چاہیں چلیں! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ خدا کی قسم! اگر آپ حکم فرمائیں گے تو ہم سمندر میں بھی چھلانگ لگادیں گے اور ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا، ہم جنگ میں صبر کرنے والے اور دشمن کا مقابلہ کرنے والے لوگ ہیں، ہمیں رب کے کرم سے امید ہے کہ میدانِ کارزار میں ایسے کارنامے دکھائیں گے کہ آپ کی چشمانِ مبارک ٹھنڈی ہو جائیں گی[5] ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذ یوں گویا ہوئے: فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَسَالِمْ مَنْ شِئْتَ، وَعَادِ مَنْ شِئْتَ، وَخُذْ مِنْ اَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ یعنی آپ جس سے چاہیں تعلق رکھیں، جس سے چاہیں تعلق توڑیں، جس سے چاہیں صلح کریں، جسے چاہیں دشمنوں کی صف میں داخل کریں، ہمارے مالوں میں سے جو کچھ چاہیں لے لیں (ہم آپ کے ساتھ ہیں)۔[6] حضرت سعد کی جوش وجذبے سے بھرپور گفتگو سُن کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بے حد خوش ہوئے۔[7]

یہ تھا صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا جوش وجذبہ، باوجود اس کے کہ ان کے پاس لڑنے کے لئے اسلحہ نہیں، کھانے کیلئے غذا نہیں، سواری کے لئے جانور پورے نہیں، صرف 8 تلواریں، دو گھوڑے اور ستر اونٹ ہیں جبکہ مدِّ مقابل دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور ان کے وسائل بھی لاتعداد ہیں، ایسی بے سر و سامانی کے باوجود بھی صحابۂ کرام نے یہ نہیں کہا کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا ہمیں قتل کروانے کا ارادہ ہے؟ کم سے کم پہلے سامانِ جنگ تو دے دیں، تلواریں ہی پوری کر دیں، ایسا کچھ نہیں کہا، کوئی شکوہ نہیں کیا بلکہ صرف اتنا کہا کہ آپ حکم فرمائیں! ہم اس کی تعمیل کے لئے جانیں نچھاور کرنے کو بھی تیار ہیں۔ مجاہدینِ بدر کے یہی وہ جذبات تھے کہ جب کافروں کی طرف سے عمیر بن وہب (جو بعد میں مسلمان ہوگئے وہ) مسلمانوں کے لشکر کا جائزہ لینے کے لئے آئے تو جوابی تاثرات یوں تھے: اے گروہِ قریش! میں نے ایسی اونٹنیاں دیکھی ہیں جو موت کو لادے ہوئے ہیں، بخدا میں دیکھ رہا ہوں کہ ان میں سے ایک بندہ بھی اس وقت تک قتل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ تم میں سے کسی ایک کو قتل نہ کر دے۔ اگر ہم میں سے تین سو بندوں کو بھی انہوں نے تہ تیغ کر دیا تو پھر جینے میں کیا لطف رہے گا![8]

اے کاش! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ان مقدس جذبوں کے صدقے ہم بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات پر صدقِ دل سے عمل کرنے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، 2/392 ملخصاً (2) بخاری، 3/5، حدیث: 3952 (3) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، 2/392 (4) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، 2/392 ملخصاً (5) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، 2/392 ملخصاً (6) مصنف ابن ابی شیبہ، 20/302، حدیث: 37815 ملخصاً (7) السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، 2/392 (8) سبل الہدیٰ والرشاد، 4/32 ملتقطاً۔

مولانا عبد الحبیب عطاری*

یوکے کا سفر

اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہم ایک بار پھر دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے سلسلے میں تقریباً 2 سال کے وقفے کے بعد 28 اکتوبر 2021ء بروز جمعرات U.K کے دار الحکومت لندن پہنچے۔ لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ پر اسلامی بھائیوں نے ہمارا استقبال کیا اور پھر ہم گاڑی میں برمنگھم روانہ ہوئے۔ برمنگھم فیضانِ مدینہ میں سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کی سعادت ملی جہاں اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد موجود تھی۔ اجتماع کے بعد ذمہ داران کا مدنی مشورہ ہوا جس میں نمایاں کارکردگی والے اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کی ترکیب بھی ہوئی۔ **جشنِ ولادت کی تشہیر نرالے انداز میں:** یہاں سے فارغ ہوکر ہم نے برمنگھم کے ایک بس اسٹینڈ کا وزٹ کیا۔ یہ ان متعدد اسٹینڈز میں سے ایک ہے جہاں دعوتِ اسلامی کی طرف سے جشنِ ولادت کے سلسلے میں تشہیری الیکٹرانک بورڈ (Advertisement Electrical Board) لگائے گئے ہیں۔ ان بورڈز میں نہ صرف مسلمانوں کے لئے نیکی کی دعوت ہے بلکہ غیر مسلموں کے لئے یہ پیغام بھی ہے کہ مسلمان اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کتنی زیادہ محبت کرتے ہیں۔ **نمازِ جمعہ اور صلوٰۃ و سلام:** اگلے دن ہم نے جمعۃُ المبارک کی نماز برمنگھم کے علاقے اسٹیچ فورڈ کے فیضانِ مدینہ میں ادا کی۔ نمازِ جمعہ سے پہلے موت کی یاد کے عنوان پر بیان کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ نمازِ جمعہ کے بعد صلوٰۃ و سلام اور اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ ہوا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب کو کوشش کرنی چاہئے کہ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو نمازِ جمعہ کے بعد مدینۂ طیبہ کی جانب منہ کرکے اجتماعی طور پر صلوٰۃ و سلام میں ضرور شرکت کیا کریں۔ درود و سلام، وہ بھی جمعہ کے دن اور سونے پر سہاگہ یہ کہ مدینے کی طرف منہ کرکے مسلمانوں کے ساتھ مل کر پڑھنا اور پھر بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگنا، ان شآءَ اللہ دنیا و آخرت میں اس کی بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی۔

اس کے بعد جامعۃُ المدینہ کے طلبۂ کرام کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا، اس موقع پر طلبہ کو دل لگا کر علمِ دین حاصل کرنے اور ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔

یہاں سے فارغ ہوکر ہم برمنگھم کے علاقے اسپارک ہل میں واقع فیضانِ دیارِ مدینہ مسجد میں حاضر ہوئے جہاں ایک نکاح کی تقریب میں شرکت ہوئی اور اس موقع پر بیان کرنے کا موقع بھی ملا۔ **تبرکات کا فیضان:** آج ہی ہم برمنگھم راچڈیل میں ایک ایسے اسلامی بھائی کے گھر حاضر ہوئے جو تبرکات کے دیوانے ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایک کمرہ تبرکات کے لئے مختص کر رکھا ہے جہاں نہایت پیارے پیارے تبرکات جمع کئے ہیں۔ تبرکات کی زیارت کروانے کے علاوہ انہوں نے مجھے نہایت عظیم تبرکات کے تحفے سے بھی نوازا، جیسے: تزئین و آرائش اور صفائی کے کام کے دوران حجرِ اسود سے جدا ہونے والے کچھ ذرات، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سبز عمامہ شریف کا پیس اور کرتا مبارک کے چند

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

دکھائے۔ اس اسلامی بھائی کے پاس ان تبرکات کے باقاعدہ سرٹیفکیٹ بھی موجود ہیں۔ ایک تحفہ جو انہوں نے میری درخواست پر عطا فرمایا وہ شیشے کی ایک نلکی میں موجود پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زلفوں کے کئی طویل بال ہیں۔ اب تک کا مشاہدہ اور تجربہ یہ ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بال مبارک بڑھتے رہتے ہیں، مجھے امید ہے کہ کچھ ہی عرصے میں مجھے ملنے والے یہ بال مبارک بڑھتے بڑھتے ایک پورا گچھا بن جائیں گے۔

اللہ پاک امامِ اہلِ سنّت کی یہ دعا ہمارے حق میں بھی قبول فرمائے:

ہم سیہ کاروں پہ یاربّ تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

دستارِ فضیلت اجتماع: 30 اکتوبر 2021ء بروز ہفتہ بریڈ فورڈ فیضانِ مدینہ میں جامعۃ المدینہ کا دستارِ فضیلت اجتماع منعقد کیا گیا جس میں درسِ نظامی مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کے سروں پر عمامہ شریف سجایا گیا۔ اس موقع پر مدرسۃ المدینہ سے حفظ وناظرہ مکمل کرنے والے کچھ طلبۂ کرام کو بھی حوصلہ افزائی کیلئے سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ اس موقع پر حضرت علامہ مولانا مفتی شمس الھدیٰ مصباحی صاحب نے بھی شفقت فرمائی اور اس اجتماع میں شریک ہوئے۔ آخر میں مجھے تحفے میں ملنے والے تبرکات کی زیارت کا سلسلہ بھی ہوا۔ اللہ کریم ان تمام اسلامی بھائیوں، مدنی منّوں اور ان کے گھر والوں کو دنیا و آخرت کی برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین

غیر مسلموں کی عبادت گاہ مسجد بن گئی: آج رات ہم نے بریڈ فورڈ میں ایک مین روڈ پر کارنر کی جگہ پر قائم ہونے والے دعوتِ اسلامی کے نئے مدنی مرکز فیضانِ مکہ کی زیارت کی۔ یہ جگہ پہلے غیر مسلموں کی عبادت گاہ تھی جسے اب مسجد میں تبدیل کر دیا گیا اور اب یہاں پانچوں وقت باجماعت نماز کا سلسلہ جاری ہے۔ اِن شآءَ اللہ مستقبل میں اس جگہ پر نئے سرے سے باقاعدہ مدنی مرکز کے طور پر تعمیرات کی جائیں گی۔

رات کو ہم اولڈ ہم (Oldham) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ تعمیر مدنی مرکز کے مقام پر حاضر ہوئے۔ اس جگہ مسجد کے ساتھ ساتھ مدرسۃ المدینہ، دارالمدینہ اور اسلامی بہنوں کی اجتماع گاہ بھی تعمیر ہوگی۔ اندازہ یہ ہے کہ ان تعمیرات پر تقریباً 10 سے 15 لاکھ پاؤنڈ کے درمیان خرچ ہوگا جو پاکستانی کرنسی میں کم و بیش 23 سے 35 کروڑ روپے کے درمیان بنتے ہیں۔ اللہ کریم ان تعمیرات کو خیر و عافیت سے مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محفلِ میلاد شریف: 31 اکتوبر اتوار کی رات برسٹل کے فیضانِ مدینہ میں محفلِ میلاد شریف میں حاضری ہوئی جہاں سنتوں بھرا بیان کرنے کا موقع ملا۔

مختلف مراکز کا دورہ: یکم نومبر بروز پیر ہم نے برمنگھم میں ویٹن روڈ آسٹن پر واقع دعوتِ اسلامی کے شعبے FGRF کے آفس کا دورہ کیا۔ اس کے بعد ہم نے سالٹ لے برمنگھم میں دارُالمدینہ نرسری کا وزٹ کیا۔ اس کے بعد اسپارک ہل برمنگھم میں ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں اسلامی بہنوں کا مدرسۃ المدینہ اور مرکز بنانے کے لئے جگہ خریدی گئی ہے۔ آج ہی ہم نے Dudley میں زیرِ تعمیر دار المدینہ کا دورہ بھی کیا۔

لیسٹر میں عظیم الشان مدنی مرکز: برمنگھم ریجن میں دعوتِ اسلامی کے مختلف مدنی مراکز بالخصوص نئی خریدی گئی عمارات کو دیکھنے کے بعد ہم لیسٹر پہنچے۔ یہاں ہم نے پہلے ایک عمارت خریدی تھی جس کے مختلف حصوں میں اب تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے۔

اس عمارت میں فیضانِ مدینہ مسجد، جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ تو پہلے سے موجود ہیں، اب یہاں دارالمدینہ کے پری نرسری سیکشن کی تعمیرات تکمیل کے قریب ہیں، اِن شآءَ اللہ آگے چل کر اسی عمارت میں دار المدینہ کی پرائمری اور سیکنڈری برانچز کا بھی آغاز ہوگا۔ دار المدینہ اسکولنگ سسٹم اس وقت دنیا بھر کے مسلمانوں کی اہم ترین ضرورت ہے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیوی تعلیم سے بھی آراستہ ہوسکیں۔

الحمد للہ! اسی عمارت میں Funeral Services کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے جہاں فوت شدہ مسلمانوں کو شرعی طریقے کے مطابق غسلِ میت دیا جاتا ہے۔

اللہ کریم یورپ کے اہم ترین ملک UK میں موجود دعوتِ اسلامی کے ان تمام مراکز کو ہمیشہ آباد رکھے اور ان کے ذریعے یہاں کے مسلمانوں میں نیکی کی دعوت خوب عام فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جامعۃُ المدینہ اور تربیت برائے مقالہ نگاری (قسط 03)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

دعوتِ اسلامی کے عظیم محسن حضرت علّامہ مولانا شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی قیامِ پاکستان کے وقت ہندوستان سے ہجرت کرکے اوکاڑہ تشریف لائے تھے۔ مرکزی جامعۃُ المدینہ اوکاڑہ میں پہلی بار حاضری تھی اور چونکہ راستہ معلوم نہیں تھا اس لئے گوگل میپ کے ذریعے تلاش کرتے ہوئے پہنچے، شیخُ الحدیث حضرت مولانا شہباز ظفر عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے پُرتکلف استقبال فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔ سفر لمبا تھا اور کچھ راستے بھی انجانے تھے اس لئے پہنچتے پہنچتے دوپہر کے 12 بج گئے تھے چنانچہ بِلاتوقف مقالہ نگاری کا تربیتی سیشن اسٹارٹ ہوا، طلبۂ کرام ماشآءَ اللہ پہلے ہی تشریف فرما تھے۔ مقالہ نگاری کے اہم نکات کی

توضیح پاور پوائنٹ کی سلائیڈز کے ذریعے باقاعدہ پروفیشنل انداز میں کی گئی جس کے لئے ماشآءَ اللہ بڑی ایل ای ڈی کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ سیشن کے اختتام پر طلبہ کے سوالات اور ان کے جوابات کا بھی سلسلہ رہا جبکہ مولانا سید عمادُ الدّین عطاری مدنی نے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے حوالے سے بھی کچھ بریفنگ دی۔ ایک گھنٹا کہنے کو بہت لگتا ہے لیکن آج کے سیشن میں تو منٹ رو کے نہ رکتے تھے، وقت کو جیسے پَر لگ گئے تھے ایک گھنٹا کیسے ختم ہو گیا پتا ہی نہ چلا، بہر کیف ایک بجے سیشن ختم ہوا۔

ایک جانب استاذِ محترم مولانا شہباز ظفر صاحب کی طرف سے پُرتکلف ظہرانے کا اہتمام تھا اور جماعتِ ظہر کا وقت بھی قریب تھا۔ دوسری جانب مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے رکنِ ریجن مولانا سید محمد خالد عطاری مدنی تشریف لاچکے تھے اور نمازِ ظہر کے بعد ان کے ہمراہ بصیر پور شریف روانگی تھی۔ نمازِ ظہر کے بعد استاذِ

فیصل آباد میں مقالہ نگاری کے تربیتی سیشن اور کچھ دیگر مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد رات کا قیام جڑانوالہ میں کیا کیونکہ اگلے ہی دن 2 نومبر بروز منگل جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ اوکاڑہ کا جدول تھا۔ رات قیام فیصل آباد میں بھی ہو سکتا تھا لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری کوشش ہوتی ہے کہ سفر سے پہلے کئی بار سوچ سمجھ کر روٹ طے کیا جائے تاکہ سفری آزمائشیں کم ہوں اور مقاصد کا حصول آسان ہو چونکہ اوکاڑہ کے جدول میں بھی پی ایچ ڈی اسکالر مولانا سید عمادُ الدّین شاہ صاحب ساتھ تھے اس لئے رات جڑانوالہ قیام کرنے کے بعد صبح بعدِ نمازِ فجر جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ اوکاڑہ کا سفر شروع ہوا۔ یہ میری زندگی میں اوکاڑہ کا دوسرا سفر تھا، پہلی بار غالباً 2005ء میں دعوتِ اسلامی کے ملتان میں ہونے والے سالانہ اجتماع سے واپس آرہے تھے کہ راستے میں نمازِ عشا کی ادائیگی کے لئے دربار کرمانوالہ شریف پر رُکے تھے، یہ مزار صوفی بزرگ سید محمد اسماعیل علی شاہ بھکری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 27 رمضان 1387ھ) کا ہے، اوکاڑہ شہر کو اور بھی کئی عظیم عُلَما و بزرگانِ دین سے نسبت حاصل ہے،

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

محترم شہباز ظفر مدنی صاحب کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت ملی اور جلد ہی بصیر پور کی جانب سفر شروع ہو گیا، روڈ اور ٹریفک کی آزمائشیں بھی تھیں لیکن اللہ کے کرم سے نمازِ عصر بصیر پور شریف میں باجماعت ادا کرنے کی سعادت مل گئی۔

بصیر پور میں کیا جدول تھا اس سے پہلے یہ بتانا چاہوں گا کہ بصیر پور کیا ہے؟ بصیر پور ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور کا ایک قصبہ ہے، جو دیپالپور سے 23 کلو میٹر دور لاہور پاکپتن ریلوے سیکشن پر واقع ہے۔ ہمارے لئے بصیر پور کی اہمیت عظیم عالم و فقیہ، خلیفۂ صدرُ الافاضل، محقق عصر، حضرت علّامہ مفتی ابوالخیر نورُ اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1332ھ کو بصیر پور میں ہوئی۔ قراٰنِ پاک، فارسی، صَرف اور نَحو کی تعلیم اپنے والد ابوالنور محمد صدیق صاحب اور مولانا احمد دین صاحب سے حاصل کی، آپ نے سیّد محمد دیدار علی شاہ اور علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہما سے بھی اِکتسابِ فیض کیا۔ عملی زندگی کا آغاز درس و تدریس سے فرمایا اور دیپال پور میں مدرسہ فریدیہ کے نام سے ایک دارُ العلوم کی بنیاد رکھی، 1945ء میں مدرسہ فریدیہ بصیر پور منتقل ہو گیا جس نے یہاں "دارُ العلوم حنفیہ فریدیہ" کے نام سے عالمگیر شہرت پائی۔ مفتی نورُ اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ علمی حلقوں میں اپنی دینی بصیرت، تفقہ اور پانچ جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ نوریہ" کے حوالے سے بہت معروف اور عظیم مقام رکھتے ہیں۔ بصیر پور آنے کا ہمارا مقصد اور نیت مفتی صاحب کے صاحبزادے مفتی مُحِبُّ اللہ نوری صاحب سے شرفِ ملاقات پانا تھا۔

مولانا سیّد خالد شاہ صاحب نے دعوتِ اسلامی کے علاقائی ذمّہ داران سیّد محمد رضوان عطّاری اور محمد عمر فاروق عطّاری کو پہلے ہی خبر دے دی تھی اس لئے انہوں نے مفتی مُحِبُّ اللہ نوری صاحب سے ملاقات کا وقت لے لیا تھا۔ عُلَما و مفتیانِ کرام کی بارگاہ میں جانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ پہلے ان کی مصروفیات کو دیکھتے ہوئے وقت لے لیا جائے تاکہ ان کی علمی مصروفیات میں خَلَل نہ آئے، جب ہم پہنچے تو پتا چلا کہ مفتی صاحب ہمارے انتظار میں ہیں۔

نماز کے بعد مفتی صاحب کے صاحبزادے مولانا نعیمُ اللہ نوری صاحب اور دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ مفتی مُحِبُّ اللہ نوری صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سادہ سا سفید لباس، چہرے پر سنّتِ رسول کی چمک اور بارُعب شخصیت۔ ماشآءَ اللہ!

حضرت نے کھڑے ہو کر گلے ملنے کا شرف بخشا، ہم نے دَسْت بوسی کی، حضرت نے بہت شفقت فرمائی اور بَاِصْرار اپنے برابر میں بیٹھنے کا فرمایا، بہت عرض کی لیکن نہ مانے۔ سبھی احباب نیچے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ میں حضرت کے برابر میں بیٹھوں لیکن ان کے بہت اصرار نے مجبور کر دیا، مولانا سیّد عمادُ الدین شاہ صاحب کا جب پتا چلا کہ سیّد زادے ہیں تو ان کے لئے بھی فوراً کرسی منگوائی اور باصرار انہیں بھی کرسی پر بٹھایا، کچھ ہی لمحات میں چائے، بسکٹ اور دیگر لوازمات کی صورت میں پُر تکلف دعوت سج گئی اور حضرت نے کھانے کا حکم فرمایا۔

گفتگو کے آغاز ہی میں اسلامی بھائیوں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا تعارف کروادیا تو تقریباً گفتگو اسی موضوع پر رہی، حضرت نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا نام سنتے ہی فرمایا: "آپ لوگ بہت محنت کرتے ہیں، ہر مضمون میں ہر بات کا ہی حوالہ دیتے ہیں اور مکمل تخریج کرتے ہیں، حالانکہ اخبارات اور شماروں میں ایسا نہیں ہوتا، تخاریج مکمل ہونے کا بڑا فائدہ ہوتا ہے، حوالے میں صرف کتاب کا نام لکھ دینا کوئی خاص فائدہ مند نہیں۔"

فقیر نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اسلوب اور آئندہ اہداف پر کچھ معروضات پیش کیں، چونکہ مفتی مُحِبُّ اللہ نوری صاحب کے ہاں سے جاری ہونے والے ماہنامہ "نورالحبیب" کا بھی مطالعہ رہتا ہے اس لئے اس کے جو مَحاسِن دیکھے ان کا بھی کچھ ذکر کیا، ماہنامہ کے مضامین کو بصورتِ کتب شائع کرنے پر بھی بات ہوئی، اس پر حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ماہنامہ "نورالحبیب" کے مضامین سے نماز، زکوٰۃ اور سیرتِ مصطفٰے پر تین ضخیم کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ سیرت کی کتاب بنام "حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ" "تحفۃً" عطا بھی فرمائی۔

حُضور سیّدی اعلیٰ حضرت، سیّدی امیرِ اہلِ سنّت اور دعوتِ اسلامی کے حوالے سے بھی گفتگو ہوئی، دعوتِ اسلامی کے حوالے سے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور ممکنہ صورت میں امیرِ اہلِ سنّت کی بارگاہ میں سلام پہنچانے کا بھی فرمایا۔

یہاں سے واپسی کا سفر۔۔۔۔ اگلے ماہ کے شمارے میں

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت سیّد میر طیّب علی شاہ صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

عقل مند کون؟ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب احیاءُ العلوم (مترجم)، جلد5، صفحہ نمبر 599 پر حضرت سیّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عقلمند وہ ہے جو دوسرے کی قبر دیکھ کر خود کو اس میں تصوّر کرتا ہے اور قبر والوں کے ساتھ جاملنے کی تیاری کرتا ہے اور یہ یقین رکھتا ہے کہ جب تک وہ ان میں شامل نہیں ہوگا وہ اس کے منتظر رہیں گے۔ (احیاء العلوم، 5/240)

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار　　تو اچانک موت کا ہوگا شکار
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ حضرت پیر سید نہرام شاہ صاحب بخاری اور حضرت پیر سید شہریار شاہ صاحب بخاری کے والدِ گرامی اور حضرت پیر سید صمصام علی شاہ صاحب بخاری کے بھائی حضرت پیر سید میر طیّب علی شاہ صاحب بخاری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والہ شریف، پنجاب) شوگر اور گردوں کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد 11 جُمادَی الاُخریٰ 1443 سِنِ ہجری مطابق 15 جنوری 2022ء کو 65 سال کی عمر میں اوکاڑہ میں انتقال فرماگئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جلّ جلالُہٗ وصلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت پیر سیّد میر طیّب علی شاہ صاحب بخاری کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ پاک! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، مولائے کریم! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، یااللہ پاک! ان کی قبر کی گھبراہٹ، وحشت اور تنگی دور ہو، ربِّ کریم! قبر کا اندھیرا ابھی دور کردے، اے اللہ پاک! نورِ مصطفےٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یااللہ پاک! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرماکر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یااللہ پاک! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ خاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت پیر سیّد میر طیّب علی شاہ صاحب بخاری سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگوار صبر و ہمت سے کام لیں، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہیں، سب نے دنیا سے جانا ہے، جی ہاں! اپنی بھی عنقریب باری آنی ہے، موت آنی ہی آنی ہے، جان جانی ہی جانی ہے، کوئی بھی یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا، جانے والے کے لئے خوب دعائے مغفرت کی جائے، ایصالِ ثواب کیا جائے، ہوسکے تو صدقۂ جاریہ کے کام کئے جائیں مگر بے صبری نہ کی جائے کہ بے صبری کرنے سے جانے والے نے پلٹ کر کہاں آنا ہوتا ہے! الٹا صبر کے

ذریعے ہاتھ آنے والا جنّت کا خزانہ ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے۔

یہ صبر تو خزانہ جنّت ہے بھائیو! عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

ہمیں دنیا سے جانے والے سے اپنی موت کی یاد کا سامان کرنا چاہئے، اپنی آخرت کی تیاری بڑھا دینی چاہئے، روزانہ ہی تو لوگوں کی اموات ہو رہی ہیں، ڈیلی نہ جانے کتنے لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں، ایک دن ان فوت ہونے والوں کی لسٹ میں اپنا بھی نام آنے والا ہے، آج لوگ ہمیں جناب کہتے ہیں مگر کل مرحوم کہا کریں گے، آج کسی خاتون کو محترمہ کہا جاتا ہے تو کل مرحومہ کہہ کر پکارا جائے گا، ہاں! ہاں!

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے

یعنی عقل مند بھی مر رہے ہیں، نادان / ناسمجھ بھی موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔

بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے مان یا مت مان آخر موت ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

الموت۔۔۔ الموت۔۔۔ الموت

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔(پ17، الانبیآء:35)

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے جنوری 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 1915 پیغامات جاری فرمائے جن میں 409 تعزیت کے، 1310 عیادت کے جبکہ 196 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے (1) استاذُ الحفاظ، مولانا پیر سیّد مبارک حسین شاہ صاحب گیلانی چشتی نظامی (واہ کینٹ، پنجاب)[1] (2) حضرت مولانا پیر حاجی سیّد نجابت علی شاہ صاحب (چھما، نارووال پنجاب)[2] (3) حضرت مولانا غلام محیُ الدّین قادری رضوی صاحب (پام پور، کشمیر)[3] سمیت 409 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

مفتی شجاعُ الدّین رَتوِی صاحب کے لئے دعائے صحت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْن

مصیبت پر غمگین نہیں ہوتا

حضرت سیّدنا ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو دنیا کی حقیقت کو جان لیتا ہے وہ اس میں کشادگی یعنی خوشحالی کے ساتھ بھی خوش نہیں رہتا اور کسی آزمائش و مصیبت پر غمگین بھی نہیں ہوتا۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/ 276، رقم: 3942)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْن

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مفتی شجاعُ الدّین رَتوِی صاحب کو شوگر، بلڈ پریشر اور دیگر امراض سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، مولائے کریم! یہ بیماری، یہ تکلیف ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کا ذریعہ بنے، یااللہ پاک! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یاربِّ کریم! انہیں در در کی ٹھوکروں، اسپتالوں کے پھیروں، ڈاکٹروں کے دھکوں اور دواؤں کے خرچوں سے نجات عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صبر عطا فرما، صبر پر ڈھیروں ڈھیر اجر عطا فرما، یااللہ پاک! ان پر رحمت کی خاص نظر فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه! لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه! لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه! (یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اللہ نے چاہا تو یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔) بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے • مفتی محمد انعام المصطفےٰ اعظمی صاحب • حضرت مولانا مفتی فرمان علی صاحب • مفتی محمد اشرف رضوی صاحب • سابق اسپیکر بلوچستان، ممبر نیشنل اسمبلی محمد اسلم بھوتانی سمیت 1310 بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت بھی فرمائی۔

---

(1) تاریخِ وفات: 29 جمادی الاولیٰ 1443ھ مطابق 3 جنوری 2022ء

(2) تاریخِ وفات: 6 جمادی الاخریٰ 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022ء

(3) تاریخِ وفات: 21 جمادی الاخریٰ 1443ھ مطابق 25 جنوری 2022ء۔

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قرانِ کریم سے 10 مقاصدِ بعثتِ انبیا

محمد اریب (درجۂ ثالثہ جامعۃ المدینہ فیضانِ کنزالایمان، کراچی)

انبیائے کرام اللہ پاک کے بعد افضل ہیں۔ تمام انبیا پر ایمان لانا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ انبیائے کرام کی دنیا میں آمد کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہوا اور ہمارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ختم ہوا۔ اللہ پاک نے کسی چیز کو بیکار پیدا نہیں فرمایا بلکہ زمین، آسمان، سورج، چاند، انسان، چرند، پرند اور حیوان سب کو کسی نہ کسی مقصد کے تحت پیدا فرمایا جیسا کہ قرانِ پاک میں ہے: ﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے۔ (پ23، ص:27)

انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو بھی کئی مقاصد کے لئے اللہ پاک نے اپنے بندوں کے پاس بھیجا جن کا اللہ پاک نے اپنے پیارے کلام پاک میں کئی مقامات پر ذکر کیا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ میں انہی مقاصد میں سے کچھ مقاصد بیان کرنے کی کوشش کروں گا:

1 اللہ کی عبادت کی دعوت کیلئے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور بے شک ہر اُمّت میں سے ہم نے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو۔ (پ14، نحل:36)

3،2 خوشخبری دینے اور ڈر سنانے کے لئے: ﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور ہم رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈر کی خبریں سنانے والے بنا کر ہی بھیجتے ہیں۔ (پ15، کہف:56)

4 لوگوں پر حجت قائم کرنے کیلئے: ﴿لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تاکہ رسولوں (کو بھیجنے) کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کے لئے کوئی عذر (باقی) نہ رہے۔ (پ6، نساء:165)

6،5 لوگوں کو زندگی کے بنیادی اختلاف سے نکالنے اور رضائے الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کی راہنمائی کیلئے: ﴿وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۝﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری مگر اس لئے کہ تم لوگوں پر روشن کردو جس بات میں اختلاف کریں اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔ (پ14، نحل:64)

7 دین کو قائم کرنے کے لئے: ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسٰۤى اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا ہے جس کی اس نے نوح کو تاکید فرمائی اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی اور جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو تاکید فرمائی کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ (پ25، شوریٰ:13)

8 انبیا کی سیرت کو نمونۂ عمل سمجھنے کے لئے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک تمہارے لئے اللہ کے

رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔(پ21،احزاب:21)

⑩،⑨ لوگوں کو تعلیم دینے اور پاک کرنے کیلئے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۚ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔(پ4،اٰل عمرٰن:164)

نمازِ عصر کی اہمیت و فضیلت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وقار یونس (درجۂ رابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عبدُ اللہ شاہ غازی کراچی)

نمازوں کے اندر نمازِ عصر کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے کہ اللہ ربُّ العزت نے قراٰنِ پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰىۗ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔ (پ2،البقرۃ:238) نمازِ عصر کا الگ سے ذکر فرما کر اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ مسلم شریف میں ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی سے مراد نمازِ عصر ہے۔

(مسلم،ص248،حدیث:1422)

نمازِ عصر فرض ہونے کی وجہ: نمازِ عصر سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السّلام نے ادا فرمائی اللہ پاک نے اپنے محبوب کی اس ادا کو اُمّتِ مسلمہ پر فرض کر دیا۔(فیضان نماز،ص29)

نمازِ عصر کے فضائل: آیئے اب ہم نمازِ عصر کے چند فضائل سنتے ہیں:

① نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اُٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔(ابن ماجہ،4/503،حدیث:4272) مراٰۃ المناجیح میں حدیثِ پاک کے اس حصے (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے تحت ہے: یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جا رہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔(مراٰۃ المناجیح،1/142تا143)

② حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ نماز یعنی نمازِ عصر تم سے پچھلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہٰذا جو پابندی سے اسے ادا کرے گا اسے دگنا اجر ملے گا۔

(مسلم،ص322،حدیث:1927)

③ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نمازِ عصر نکل گئی (یعنی جو جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑے) گویا اس کے اہل و عیال و مال "وِتر" ہو (یعنی چھین لئے) گئے۔(بخاری،1/202،حدیث:552، شرح مسلم للنووی،5/126)

④ ایک اور جگہ ارشادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی اُس کا عمل ضبط ہو گیا۔(بخاری،1/203،حدیث:553)

⑤ حضرت سیِّدُنا عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصطفےٰ جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جس نے سورج کے طلوع و غروب ہونے (یعنی نکلنے اور ڈوبنے) سے پہلے نماز ادا کی (یعنی جس نے فجر و عصر کی نماز پڑھی) وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہو گا۔

(مسلم،ص250،حدیث:1436)

اللہ پاک سے ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں نمازِ عصر کے ساتھ ساتھ تمام نمازیں باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اول میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رمضان المبارک کی 5 منفرد خصوصیات

سیفُ اللہ (درجۂ ثانیہ جامعۃ المدینہ فیضانِ اہلِ بیت، دینہ، جہلم)

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں

ماہِ رَمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

ہماری خوش قسمتی کہ اللہ پاک نے اپنے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہم کو اپنی رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں سے مالا مال جھومتا، مسکراتا اپنا پیارا پیارا اور مقدس مہینا رمضان عطا فرمایا۔ ماہِ رمضان کی تو کیا ہی شان ہے، اس مقدس مہینے کے ہر ہر لمحے میں اللہ پاک کی رحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔

یوں تو سارے مہینے ہی مقدس اور خوب برکتوں والے ہیں مگر جو خوبیاں اور خصوصیات رمضان کے ساتھ خاص ہیں وہ کسی اور مہینے کے ساتھ نہیں۔ خاص سے مراد وہ بات یا کام ہے جو صرف ایک ہی شے یا چیز میں پایا جائے۔ معزز قارئین آیئے ہم بھی ماہِ رمضان کی چند منفرد خصوصیات ملاحظہ کرتے ہیں:

① **رمضان میں قراٰنِ پاک کا نازل ہونا:** اللہ پاک نے ماہِ رمضان میں قراٰنِ پاک کے نزول کی ابتدا فرما کر اس کی عظمتوں اور برکتوں کو مزید چار چاند لگا دیئے۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ترجمۂ کنزُالایمان: رمضان کا مہینہ، جس میں قراٰن اتارا۔(پ2،البقرۃ:185)

② **لیلۃ القدر کا رمضان میں ہونا:** رمضانُ المبارک میں شبِ قدر بھی اپنی بھرپور برکتوں کے جلوے لٹا رہی ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر، شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔(پ30،القدر:1تا3)

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک نے شبِ قدر کو اس مہینے میں رکھ کر دوسرے

مہینوں کے مقابلے میں اس مہینے کی شان میں مزید اضافہ فرمادیا۔ جمہور علمائے کرام و مفسّرینِ عظام کے نزدیک شبِ قدر جیسی بابرکت رات ماہِ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔

3 **کاش سارا سال رمضان ہی ہوتا:** اس طرح رمضان ایسا مبارک مہینا ہے جس کی تشریف آوری پر مسلمانوں کے چہرے خوشی سے کِھل اٹھتے ہیں اور جب یہ مہینا رخصت ہوتا ہے تو عشاق اس کی جدائی کے غم میں خوب اشک بہاتے ہیں۔ اسی لئے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رمضان ہی ہو۔ (صحیح ابن خزیمہ، 3/190، حدیث:1886)

4 **خصوصی عبادات:** ماہِ رمضان کی ایک اور منفرد خصوصیت جو کسی اور مہینے میں نہیں وہ یہ کہ اس مہینے میں کوئی اور فرض روزے نہیں رکھ سکتے سوائے رمضان کے فرض روزوں کے۔ اس کے علاوہ تین ایسی عبادات ہیں جن کی سعادت صرف رمضانُ المبارک میں ہی ملتی ہے وہ یہ ہیں: (۱) تراویح (۲) سنّتِ اعتکاف (۳) شبِ قدر میں عبادات۔

5 **شیطان کا قید ہونا:** ماہِ رمضان کی ایک خصوصیت جو اسے دوسرے مہینوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ کہ رمضان کے مبارک مہینے میں شیطان مردود کو قید کردیا جاتا ہے، جبکہ رمضان کا مبارک مہینا رخصت ہوتے ہی دوبارہ آزاد کردیا جاتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں صحیح معنوں میں رمضانُ المبارک کی قدر کرنے اور اس میں خوب خوب عبادات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 170 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **کراچی:** بلال حسن، محمد شاف عطاری، محمد اریب، محمد اسماعیل عطاری، جاوید، ثقلین عطاری، شاہجہاں عطاری، غلام محمد، نعیم رضا، اعجاز شاہ، فرحان رضا، مدثّر مرید عطاری، وقار یونس، ابوبکر عطاری، عبد الباسط عطاری، عبد اللہ ہاشم عطاری مدنی، راحیل افضل، احمد رضا، احمد علی، محمد وقار عطاری۔ **لاہور:** مبشر رضا عطاری، محمد ثاقب رضا عطاری، محمد سفیان مصطفیٰ عطاری، شاکر حسین، محمد عرفان عطاری، احمد رضا، محمد جمیل الرحمٰن، محمد کاشف، محمد مدثر عطاری، راشد عطاری۔ **راولپنڈی:** محمد طلحہ خان عطاری، بخت زمان عطاری، محمد وسیم رضا۔ **حیدرآباد:** حافظ ضمیر علی، محمد فیاض، عبد الحق عطاری، عطاء المصطفیٰ، غلام نبی عطاری۔ **گجرات:** عبد السلیمان عطاری، امجد احسان، توصیف حیدر، محمد کاشف عطاری، محمد منوّر عطاری۔ **فیصل آباد:** عاکف عطاری، منیر حسین عطاری مدنی، شاور غنی، عامر عطاری، محمد زاہد عطاری۔ **گوجرانوالہ:** محمد عثمان، شعیب الحسن۔ **متفرق شہر:** منیر عطاری (جہلم)، نصر اللہ عطاری (اسلام آباد)، محمد حسین صدیق (بہاولپور)، محمد خالد (ڈیرہ بگٹی)، طاہر فاروق (سیالکوٹ)، محمد عبد القدیر عطاری (اوکاڑہ)، کرم حسین عطاری (اوستا محمد، بلوچستان)، سیف اللہ عطاری (دینہ)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: **کراچی:** اُمِّ ورد عطاریہ، اُمِّ خلاد عطاریہ، بنتِ صغیر عطاریہ، بنتِ محمد شفیع خان، بنتِ محمد اکرم، بنتِ فاروق، بنتِ ندیم عطاریہ، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ محمد موسیٰ، بنتِ مظہر عطاریہ، بنتِ منصور، بنتِ عدنان، بنتِ حکم داد، بنتِ جمیل احمد، بنتِ مرزا عظیم بیگ، اُمِّ فیضان عطاریہ، بنتِ ذوالقرنین قادری، بنتِ شریف، بنتِ ظفر نسیم، بنتِ عبد الرشید۔ **سیالکوٹ:** بنتِ محمد الیاس عطاریہ، بنتِ رمضان، بنتِ شبیر حسین، بنتِ محمد ثاقب، بنتِ شبیر احمد، بنتِ طارق، بنتِ محمود رضا انصاری، بنتِ محمد نواز، بنتِ سعید احمد، بنتِ محمد مالک عطاریہ، بنتِ منیر احمد، بنتِ نصیر احمد، بنتِ اعجاز، بنتِ شفیق، بنتِ صدیق، بنتِ عبد العزیز عطاریہ۔ **لاہور:** بنتِ شفیق عطاریہ، بنتِ حافظ علی محمد، بنتِ محرم عطاریہ، بنتِ محمد نعیم، بنتِ مشتاق، بنتِ محمد حنیف، بنتِ عبد الرّزاق۔ **واہ کینٹ:** بنتِ بشیر احمد، بنتِ سلطان، بنتِ آصف جاوید، بنتِ شوکت۔ **جوہر آباد:** بنتِ فلک شیر عطاریہ، بنتِ غلام محمد، بنتِ نیاز قریشی۔ **اوکاڑہ:** بنتِ امجد علی، بنتِ رفیع عطاریہ۔ **راولپنڈی:** بنتِ مدثّر عطاریہ، بنتِ محمد شفیع۔ **متفرق شہر:** بنتِ محمد جاوید (حیدر آباد)، بنتِ وزیر احمد (لودھراں)۔ بنتِ محمد یٰسین ثانی (قصور)، بنتِ اشرف عطاریہ (گوجرہ)، بنتِ خضر (میانوالی)، اُمِّ حنظلہ عطاریہ (اسلام آباد)، بنتِ صدیق (گجرات)، **کوئٹہ:** بنتِ حاجی غلام حیدر (کوئٹہ)۔ **اوورسیز:** بنتِ عبد الرءوف عطاریہ (امریکہ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 اپریل 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کردیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے جون 2022)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اپریل 2022ء

1 قراٰنِ کریم اور ذکرِ مکّہ ومدینہ 2 مدینۂ منورہ کے 10 فضائل حدیث کی روشنی میں 3 مکۂ مکرمہ کے 10 فضائل حدیث کی روشنی میں

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات: 1 حضرت علّامہ مولانا قاری سعید احمد چشتی مُدَّظِلُّہُ العالی (امام وخطیب دربارِ عالیہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، پاکپتن شریف): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا بندہ نے مطالعہ متعدد مرتبہ کیا، جس میں بہت سارے مضامین پر مشتمل علمی خزانہ پایا جو کہ علما اور عوام کیلئے بہت مفید ہے۔ جو تحریری تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ رسالہ بنام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" زیرِ سرپرستی شیخ طریقت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ شائع ہوتا ہے۔ اس ماہنامے میں آپ کا خلوص بھی شامل ہوتا ہے۔ یہ خلوص ہی کی برکت ہے کہ دنیا میں کئی لوگ اس کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے ہیں اور مختلف مسائل پر آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے مزید فعال فرمائے، اٰمین۔ 2 بنتِ عثمان عطاریہ مدنیہ (جامعۃ المدینہ گرلز، نیو کراچی): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" خوبصورت تحریروں کا گلدستہ ہے جس کی ترتیب اور ہیڈنگز بے مثال ہیں، اس کے رنگین صفحات اس کی دلکشی میں اضافہ کرتے ہیں، اس میں ایمان افروز تحریریں پڑھ کر دل خوش ہوجاتا ہے، اللہ پاک اس میگزین کی مقبولیت میں اضافہ فرمائے، اٰمین۔

متفرق تاثرات: 3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی اس عظیم کاوش کو جتنا بھی سراہا جائے قوتِ بیانی اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور یہ امتِ مسلمہ کی راہنمائی کیلئے ستاروں میں چاند جیسی اہمیت کا حامل ہے۔ دعاگو ہوں کہ خُدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن اس پیاری تحریک کو عروجِ خیر عطا فرمائے۔ اٰمین (محمد شہزاد حسین، بہاولپور) 4 ماشآءَ اللہ مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صرف ایکٹیو نہیں بلکہ ایکٹیو ترین ہے، آج یکم جنوری 2022ء ہے جبکہ جنوری کا ماہنامہ 31 دسمبر 2021ء کو ہی موصول ہوگیا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبوں کو خوب ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمین (عبدالستار عطاری، جمن چندووال، نارووال) 5 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" خوب خوب اپنی برکتیں لٹا رہا ہے، اس میں مجھے سلسلہ "کیا آپ جانتے ہیں؟" بہت اچھا لگتا ہے، نیز یہ ماہنامہ مسلمانوں کی اصلاح اور اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کی حفاظت میں نہایت عمدہ طریقے سے کوشاں ہے، اللہ پاک اسے مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین (شاور غنی بغدادی، چنیوٹ) 6 ہر ماہ کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مدینہ مدینہ ہوتا ہے، اس میں باری باری ہر رُکنِ شوریٰ کا انٹرویو شائع کرنے کی التجا ہے۔ (بنت محمد نواب، ماتلی سندھ) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین کا خزانہ ہے، ہر ماہ اس سے ہمیں کچھ نیا سیکھنے کو ملتا ہے اور اس میں مختلف بزرگانِ دین، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور امیرِ اہلِ سنّت کے مبارک فرامین سے ہم بہت زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (بنت صلاح الدین، جامعۃ المدینہ گرلز، رحیم یار خان) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا، کافی معلومات حاصل ہوئیں، اس میں دینی معلومات کے ساتھ ساتھ روز مرہ زندگی کے حوالے سے بھی راہنمائی ملتی ہے، اس میں بچوں اور اسلامی بہنوں کا ماہنامہ بھی بہت اچھا اور معلوماتی ہے، یہ ایک ایسا میگزین ہے جس میں سب کے لئے کچھ نہ کچھ موجود ہے۔ (اُمِّ اعظم، ڈویژن ذمہ دار، شکاگو (Chicago) امریکہ) 9 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے بہت معلومات ملتی ہیں اور اسے پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔ (بنتِ جہانگیر، اوکاڑہ)

OPINION IDEA SURVEY RESULT
FEEDBACK
COMMENT ADVICE RATING RESPONSE

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

خواب کی حقیقت

مولانا محمد اسد عطاری مدنی*

اللہ پاک نے اس کائنات کو بے شمار مخلوقات سے آباد فرما کر انسان کو اشرفُ المخلوقات اور زمین میں اپنی خلافت کا حقدار ٹھہرایا۔ انسان کو اللہ پاک نے بہت سی وہ نعمتیں عطا فرمائیں جو کسی دوسری مخلوق کو مُیسّر نہیں۔ ان ہی میں سے ایک نعمت خواب بھی ہے۔

خواب مؤمن کے لئے بشارت ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوتا ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "نبوت ختم ہوگئی۔ اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی ہاں! بشارتیں ہوں گی۔" عرض کی گئی: وہ بشارتیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: "اچھا خواب آدمی خود دیکھے یا اس کیلئے دیکھا جائے۔"[1]

کبھی خواب مستقبل میں پیش آنے والے کسی واقعے کی خبر دیتا ہے جیسا کہ سورۂ یوسف میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ(۴)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انھیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا۔[2]

بہت سے خواب ہمارے خیالات، خدشات، حالات، رجحانات کی وجہ سے بھی ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے بہت سوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔

بعض خواب شیطان کی طرف سے بندۂ مؤمن کو پریشان کرنے کیلئے بھی ہوتے ہیں۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ خواب کی اقسام کے بارے میں فرماتے ہیں: خواب چار قسم ہے: ایک حدیثِ نفس کہ دن میں جو خیالات قلب پر غالب رہے جب سویا اور اس طرف سے حواس معطّل (یعنی سُست) ہوئے عالمِ مثال (یعنی خیالی دنیا) بقدرِ استعداد منکشف (یعنی ظاہر) ہوا انہیں تخیلات کی شکلیں سامنے آئیں یہ خواب مہمل و بے معنی ہے اور اس میں داخل ہے وہ جو کسی خلط[3] (یعنی ملاوٹ) کے غلبہ اس کے مناسبات نظر آتے ہیں مثلاً صفراوی آگ دیکھے بلغمی پانی۔

دوسرا خواب: اِلقائے شیطان ہے اور وہ اکثر وحشت ناک ہوتا ہے شیطان آدمی کو ڈراتا یا خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے، اس کو فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرو کہ تمہیں ضرر نہ دے۔ ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اَعُوْذُ

* نگرانِ مجلس مدنی چینل

پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وُضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے۔

تیسرا خواب: القائے فرشتہ ہوتا ہے اس سے گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیب ظاہر ہوتے ہیں مگر اکثر پردۂ تاویل قریب یا بعید میں، ولہٰذا محتاجِ تعبیر ہوتا ہے۔

چوتھا خواب: کہ ربُّ العزّۃ بلاواسطہ القا فرمائے وہ صاف صریح ہوتا ہے اور احتیاجِ تعبیر سے بری۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[4]

انبیا اور عام لوگوں کے خواب میں فرق:

یاد رہے انبیا کا خواب اللہ پاک کی جانب سے وحی ہوا کرتا ہے اور اس میں شک کی گنجائش نہیں بلکہ اس سے حاصل ہونے والا علم یقینی ہوتا ہے۔

وحی کی ایک قسم خواب بھی ہے:

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی۔[5]

عام انسان کے خواب سے حاصل ہونے والا علم یقینی نہیں ہوتا۔

خواب کب اور کسے بیان کریں؟

کئی لوگ اس بارے میں تَذَبْذُب کا شکار ہوتے ہیں کہ خواب بیان کریں یا نہ کریں تو یاد رہے کہ اچھا خواب بیان کرنا اور سننا دونوں سنّت سے ثابت ہیں۔ چنانچہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صبح کے وقت صحابۂ کرام سے پوچھتے کہ اگر تم میں سے کسی نے رات کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرے۔ صحابۂ کرام میں سے کوئی اپنا خواب بیان کرتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی تعبیر ارشاد فرماتے۔[6]

اپنا خواب کسے بیان کریں؟

یاد رہے خواب ہر ایک کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے بعض اوقات غلط شخص کو اپنا خواب بیان کرنے سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: انسان جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کے بارے میں صرف اس شخص کو خبر دے کہ جو اس سے محبت رکھتا ہو یا عقلمند ہو اور اس سے حسد نہ کرتا ہو اور اگر برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے۔[7] صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب اللہ پاک کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اسی سے کرے جو اس سے مَحبّت رکھتا ہو اور اگر ایسا خواب دیکھے کہ جو اسے پسند نہ ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اسے پناہ مانگنی چاہئے اور (اپنی بائیں طرف) تین مرتبہ تھتکار دے اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہ دے گا۔[8]

اسی طرح کی ایک حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: یعنی اچھی خواب ضرور بیان کرے تاکہ اس کا ظہور ہو جائے مگر بیان کرے ایسے عالم معتبر سے جو اس کا دوست و خیر خواہ ہو تاکہ وہ تعبیر خراب نہ دے اچھی تعبیر دے خواب کی پہلی تعبیر ہی پر خواب کا ظہور ہوتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں: اچھی خواب اللہ کی نعمت ہے اس کا چرچہ کرو۔ ﴿ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ (ترجمۂ کنزُالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔[9]) اور بُری خواب بلا و امتحان ہے اس پر صبر کرو کسی سے نہ کہو رب سے عرض کرو ان شاءاللہ دفع ہو جائے گی۔[10]

---

(1) معجم کبیر، 3/179، حدیث:3051 (2) پ12، یوسف:4 (3) جسم کی چار خلطیں ہوتی ہیں، صفرا، سودا، خون، بلغم (4) فتاویٰ رضویہ، 29/87 (5) بخاری، 1/7، حدیث:3 (6) بخاری، 1/467، حدیث:1386 (7) صاوی، یوسف، تحت الآیۃ:5، 3/942 (8) بخاری، 4/423، حدیث:7044، مسلم، ص957، حدیث:5903، صراط الجنان، 4/526 (9) پ30، الضحیٰ:11 (10) مراٰۃ المناجیح، 6/288، 289۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں "خوابوں کی دنیا" کے نام سے نئے سلسلے کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں قارئین کی جانب سے موصول ہونے والے خوابوں میں سے منتخب خوابوں کی تعبیر بھی بتائی جائے گی۔ خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔
+923012619734

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

بچے اور احترامِ رمضان

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ" یعنی جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(بخاری، 2/399، حدیث:3277)

پیارے بچّو! رمضانُ المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے، اس مہینے کے روزے اللہ پاک نے مسلمانوں پر فرض فرمائے ہیں، اس مہینے میں اللہ پاک کی بہت ساری رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گُنا کر دیا جاتا ہے۔ شیطان قید کر دیا جاتا ہے، جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس مبارک مہینے کے ہر دن میں اللہ پاک بہت سارے گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔

اچھے بچّو! آپ کو بھی چاہئے کہ اس مہینے کی تعظیم کریں اور پورے رمضانُ الکریم کے روزے رکھیں، اور اگر پورے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھ سکتے اور شرعی طور پر آپ کو اجازت بھی ہو تو جتنے روزے رکھ سکتے ہوں اتنے ہی رکھیں۔ یاد رکھیں! اگر کوئی نابالغ بچّہ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اسے چاہئے کہ رمضان المبارک کا ادب واحترام کرتے ہوئے سب کے سامنے کھانے پینے سے بچے۔

احترامِ رمضان کی برکت: رمضانُ المبارک کے مہینے میں ایک مجوسی (یعنی آگ کی پوجا کرنے والے) نے اپنے بچّے کو مسلمانوں کے سامنے کوئی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو اسے تھپڑ مار دیا اور کہا: رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کے سامنے کھاتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی! اسی ہفتے اس مجوسی کا انتقال ہوگیا، شہر کے عالِم نے خواب میں دیکھا کہ وہ شخص جنّت میں ہے، پوچھا تو تو مجوسی تھا! پھر جنّت میں کیسے؟ کہا واقعی میں مجوسی تھا لیکن اللہ پاک نے احترامِ رمضان کی برکت سے موت سے پہلے ایمان اور مرنے کے بعد جنّت عطا فرمائی۔

(نزہۃ المجالس، 1/217 ملخصاً)

بعض بچّے اس مقدس ماہ کی راتوں میں گلیوں میں کرکٹ فٹبال وغیرہ کھیلتے، شور مچاتے ہلاگُلا کرتے اور ماہِ رمضان کی بے حرمتی کرتے ہیں جس وجہ سے کئی لوگوں کو پریشانی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

پیارے بچّو! اس ماہِ مبارک کا ادب واحترام کیجئے، دن کے وقت سرِعام کھانے پینے سے بچئے، دن ہو یا رات گلیوں میں شور شرابا کرنے سے بچئے، ٹائم پاس کرنے کے لئے فضول کھیلوں میں پڑنے کے بجائے ذِکرُ اللہ، درود شریف اور تلاوتِ قراٰن کی کثرت کیجئے، اپنے امّی ابّو کی خدمت اور دیگر نیک کاموں میں اپنا وقت صرف کیجئے۔

اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کا ادب واحترام کرنے اور اس میں روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

روزہ رکھنا چاہئے

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

بچوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

اچّھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

چھوٹی بچی یا بچہ جو روزہ برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور ماں باپ بھی روزہ رکھنے سے منع نہیں کرتے اور کوئی رُکاوٹ بھی نہیں ہے تو اِن کو روزہ رکھنا چاہئے۔ بچپن سے ہی روزہ رکھنے کی عادت ہو گی تو بڑے ہو کر بھی یہ روزہ رکھیں گے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط136)، صفوں میں کھڑے بچوں کو پیچھے کھینچنا کیسا؟، ص2، 3ملخصاً)

پیارے بچّو! رَمضانُ المبارک بڑا ہی عظمت، رحمت اور برکت والا مہینا ہے، اس مبارک مہینے میں ہمیں اپنی طاقت کے مطابق روزے رکھنے چاہئیں، اگر کسی وجہ سے ہم روزے نہ رکھ سکیں تو سمجھداری یہ ہے کہ ہم رَمضانُ المبارک کا ادب کرتے ہوئے اس میں روزہ داروں کے سامنے کھانے پینے سے بچیں، بسا اوقات بچّے امّی ابو سے چیز کے پیسے لے کر چیزیں خریدتے ہیں اور پھر سب کے سامنے وہ چیزیں کھا رہے ہوتے ہیں۔ ہمیں ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! قراٰنِ پاک 23 سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے اترتا رہا۔ جب کبھی قراٰن شریف کی آیت یا سورت اترتی تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے لکھوا لیا کرتے تھے۔ قراٰن شریف لکھنے والے صحابیوں کو ”کاتبینِ وحی“ کہتے ہیں۔ کاتب کا مطلب لکھنے والا ہوتا ہے، کاتب کی جمع کاتبین ہے جس کا مطلب بہت سارے لکھنے والے۔ اب ”کاتبینِ وحی“ کا مطلب ہوا: وحی یعنی قراٰنِ پاک لکھنے والے۔ کچھ کاتبینِ وحی کے نام یہ ہیں: مسلمانوں کے 4 خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمانِ غنی اور حضرت علیُّ المرتضیٰ۔ حضرت طلحہ، حضرت سعد، حضرت امیرِ معاویہ، حضرت ابوسفیان، حضرت زید رضی اللہ عنہم۔ آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ ”علی“ کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے:

1 طلحہ 2 سعد 3 معاویہ 4 ابوسفیان 5 زید۔

پ	ہ	ی	ئ	ے	ت	ز	ر	ع
ڑ	ا	ب	و	س	ف	ی	ا	ن
ٹ	گ	د	س	ع	م	د	ذ	ھ
ق	غ	ڈ	ص	ل	ن	ط	ژ	گ
م	ع	ا	و	ی	ہ	ل	ث	ف
ل	خ	آ	س	ب	ش	ح	ظ	د
ک	ض	ؤ	ع	ط	ز	ہ	ل	س
ج	ح	ۃ	د	چ	ذ	ش	پ	ا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ایک واقعہ ایک معجزہ

جنتی جانور

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*

دادا جان نے کہا: صبح سے دوپہر ہوگئی ہے، صہیب کا کچھ پتا بھی ہے؟ ناشتے کے بعد سے تو نظر ہی نہیں آیا۔ خبیب نے کہا: مجھے تو لگتا ہے آج وہ گھر بھی نہیں آئے گا، دادا جان نے کہا: وہ کیوں بھئی؟ اُمِّ حبیبہ نے کہا: اشرف انکل بکری کا بچہ لے کر آئے ہیں، اویس اور صہیب دونوں اس کا خیال رکھ رہے ہیں، کبھی اسے گھاس کھلا رہے ہیں اور کبھی اسے پانی۔ لگتا ہے انہیں بہت مزہ آرہا ہے۔

صہیب کو دیکھتے ہی اُمِّ حبیبہ نے کہا: لو صہیب آگیا، آؤ، آؤ، ابھی ہم تمہاری ہی باتیں کررہے تھے۔ جب صہیب کے کپڑے دیکھے تو اُمِّ حبیبہ نے منہ بناتے ہوئے کہا: توبہ!! تم نے کپڑے کتنے گندے کرلئے، دادا جان نے کہا: شاید بکری کے ساتھ یہ دونوں بھی گھاس کھا رہے ہوں گے۔ دادا جان کی بات سُن کر سب ہنسنے لگ گئے۔

صہیب نے کہا: میں کپڑے بدلنے آیا ہوں، یہ بہت زیادہ گندے ہوگئے، پھر ہم بکری کو گھمانے بھی جائیں گے۔ دادا جان نے صہیب کے کپڑوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا: چلے جانا بھئی! پہلے یہ تو بتاؤ کہ بکری کے بارے میں کچھ جانتے بھی ہو کہ نہیں؟ صہیب نے گردن ہلاتے ہوئے کہا: نہیں دادا جان! چلو پہلے بکری کے بارے میں کچھ جان لو پھر اور اچھے طریقے سے خیال رکھنا۔ صہیب نے کہا: جی یہ ٹھیک ہے۔

دادا جان نے کہا:

1 بکری بہت ہی شریف جانور ہے اور یہ انسانوں کے ساتھ جلدی گھل مل جاتا ہے 2 اللہ پاک کے بہت سارے نبیوں نے بکریوں کو پالا ہے 3 بکری کا دودھ بہت فائدہ مند ہوتا ہے 4 بکری کا دودھ پینے سے بھوک زیادہ لگتی ہے 5 بکری کا گوشت بہت فائدے والا ہوتا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں: بکری کا گوشت بیمار کا کھانا ہے 6 اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے بکری کا گوشت بھی کھایا ہے اور اس کا دودھ بھی پیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی نے فرمایا: بکری کی عزت کرو، اس سے مٹی جھاڑو کیونکہ وہ جنتی جانور ہے۔

(مسند بزار، 15/280، حدیث: 8771)

دادا جان کی باتیں سُن کر صہیب نے کہا: اچھا اب میں جارہا ہوں، اُمِّ حبیبہ نے اسے روکتے ہوئے کہا: رکو ذرا۔ صہیب نے کہا: اب کیا ہوا آپی؟ اُمِّ حبیبہ نے دادا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: دادا جان آپ نے ہمیں بکری والا معجزہ سنانے کا کہا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

تھا۔ داداجان نے مذاق کرتے ہوئے کہا: صہیب کو جانے دو پھر سُن لینا۔ صہیب نے فوراً سے کہا: نہیں اب تو میں معجزہ سُن کر ہی جاؤں گا۔

اچھا اچھا ہم تو مذاق کر رہے تھے، اب سنو! ہمارے نبی کے ایک بہت پیارے صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک بار پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوت کرنا چاہتے تھے، گھر آکر بیوی سے پوچھا: دعوت کے لئے کچھ ہے؟ بیوی نے کہا: بکری ہے، آپ نے بکری ذبح کی اور اس کا سالن پکوالیا اور کھانا لے کر ہمارے پیارے نبی کے پاس چلے گئے۔

ہمارے پیارے نبی اپنے صحابیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جب کھانا آیا تو حضرت جابر سے فرمایا: جاؤ صحابہ کو بلا کر لاؤ، کچھ دیر بعد صحابہ آگئے۔ ہمارے پیارے نبی نے حضرت جابر سے فرمایا: اب میرے پاس تھوڑے تھوڑے کر کے بھیجتے جاؤ۔ جب صحابہ کھانے کے لئے آگئے تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہڈی مت توڑنا۔ صحابۂ کرام آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے۔

جب سب نے کھالیا تو اب ہڈیوں کو ایک برتن میں جمع کیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہڈیوں پر اپنا پیارا پیارا ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا۔ حضرت جابر وہیں کھڑے تھے، وہ کہتے ہیں میں سن نہیں سکا کہ آپ نے کیا پڑھا۔

داداجان بولتے بولتے ایک دَم چُپ ہوگئے، تینوں نے ایک ساتھ کہا: پھر آگے کیا ہوا داداجان؟ داداجان نے کہا: ایک دَم سے وہ ہڈیاں زندہ بکری بن گئی۔ اور وہ بکری گردن ہلا کر اپنے کان جھاڑنے لگی۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت جابر سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ۔

صہیب نے کہا: واہ! بہت زبردست! سب نے پیٹ بھر کر کھانا بھی کھالیا اور بکری بھی زندہ ہوگئی، کیا بات ہے ہمارے پیارے نبی کی۔ سچ میں ہمارے پیارے نبی بہت کمال والے ہیں۔ اُمِّ حبیبہ نے کہا: وہ بکری کہاں گئی؟ داداجان نے کہا: حضرت جابر بکری گھر لے آئے، ان کی بیوی نے بکری کو دیکھا تو وہ حیران ہوگئیں، کہنے لگیں، یہ کہاں سے آگئی؟ حضرت جابر نے کہا: یہ وہی بکری ہے جو ہم نے ذبح کی تھی، ہمارے پیارے نبی نے دعا کی اور اللہ پاک نے اسے ہمارے لئے زندہ کر دیا۔ (خصائص الکبریٰ، 2/112)

معجزہ ختم ہونے کے بعد صہیب نے کہا: اب میں جارہا ہوں اور اپنے دوستوں کو ساری باتیں بتاؤں گا۔ یہ کہہ کر صہیب جانے لگا تو داداجان نے کہا: حضرت جابر نے ایک اور دعوت بھی کی تھی، صہیب جاتے جاتے رُکا اور کہا: وہ کونسی؟ داداجان نے ہنستے ہوئے کہا: اب یہ والا معجزہ بعد میں سناؤں گا۔ صہیب نے کہا: پکّا؟ داداجان نے کہا: بالکل پکّا!!!

بچوں کا رمضان Ramadan

مولانا آصف جہانزیب عطاری مدنی*

رمضانُ المبارک رحمتوں اور برکتوں کا مہینا ہے، والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ اس اہم مہینے کو بچّے بھی اچھے انداز میں گزاریں۔ لیکن اس مہینے بچّوں کو اچھے کاموں میں مصروف رکھنا والدین کیلئے ایک آزمائشی مرحلہ ہوتا ہے۔ والدین بچّوں کو کس طرح مصروف رکھیں اور بچّوں کی اخلاقی اور علمی صلاحیت میں کس طرح اضافہ کیا جاسکتا ہے اس سے متعلق چند مفید مشورے پیشِ خدمت ہیں:

1 بچّوں کو بھی مصروف کیجئے: گھر کی خواتین سحر و افطار کی تیاری میں مصروف ہوتی ہیں اور بچّوں کو سنبھالنا ان کے لئے وبالِ جان بن جاتا ہے، اس موقع پر اگر خواتین تھوڑا تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بچّوں کو بھی اپنے ساتھ کاموں میں شریک کرلیں، افطاری کی تیاری میں جو کام بچّے آسانی سے کرسکتے ہیں وہ ان سے کروائے جائیں، اس طرح بچّے خوشی خوشی کام بھی کریں گے اور شرارتوں سے بھی باز رہیں گے، گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کی عادت بھی بنے گی۔

2 بچّوں کو ذمہ داریاں دیجئے: افطار کے وقت بچّے بہت پُرجوش ہوتے ہیں، ان کے اس جوش و خروش کو صحیح کام میں لگانے کا ایک آسان حل یہ ہے کہ افطار کے وقت بچّوں کے ذمّے چھوٹے چھوٹے کام لگادیں، مثلاً ایک بچّہ پانی پلائے، دوسرا شربت کا انتظام سنبھالے وغیرہ اس طرح ان کے اندر احساسِ ذمّہ داری بھی پیدا ہوگا اور دوسروں کی خدمت کا جذبہ بھی پروان چڑھے گا۔

3 تراویح کے بعد کچھ وقت بچّوں کو دیجئے: رمضان میں تلاوتِ قراٰن اور درسِ قراٰن کے سلسلے عام ہوتے ہیں اور بچّوں کو انو کھی کہانیاں سننے کا بہت شوق بھی ہوتا ہے۔ اسی مناسبت سے روزانہ تراویح کے بعد تھوڑا وقت بچّوں کو دیجئے اور انہیں قراٰنی حکایات و واقعات اور قیامت کی نشانیاں وغیرہ سنایئے، اس طرح ان کی دلچسپی بھی برقرار رہے گی اور ان کی اسلامی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔

4 بچّوں سے تلاوت کروایئے: رمضان میں قراٰن پڑھنے پڑھانے کا شوق عروج پر ہوتا ہے۔ اس مہینے خصوصیت کے ساتھ بچّوں سے قراٰن کی تلاوت کروایئے۔ اس معاملے میں ایک کام یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر آپ بچّوں کو قراٰنی کہانیاں سنانے کا اہتمام کر رہے ہیں یا بچّے خود کسی قراٰنی واقعے کے متعلق آپ کو بتائیں تو ان سے قراٰن کے مطلوبہ مقامات کی آیات ترجمے کے ساتھ تلاوت بھی کروایئے تاکہ انہیں معلوم ہو کہ یہ واقعہ قراٰنِ پاک کے کس سپارے میں موجود ہے، اس طرح ان کی قراٰنی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔

5 ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال: آج کل بچّوں کو موبائل اور ٹی وی سے دور رکھنا تقریباً ناممکن ہے، اس لئے اگر آپ کے بچّے بھی موبائل وغیرہ کے عادی ہیں تو انہیں اسلامی ایپلیکیشنز (مثلاً: کلمہ اینڈ دعا، ذہنی آزمائش) ڈاؤنلوڈ کرکے دیں۔ اس سے بھی بچّوں کی مصروفیات درست رہیں گی اور ان کی علمی صلاحیت بھی بڑھے گی۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

مدرسۃ المدینہ
فیضانِ مرشد (مہاجر کیمپ کراچی)

آج ہم جس مدرسۃ المدینہ کا تعارف کروانے جا رہے ہیں وہ ہے مدرسۃ المدینہ فیضانِ مرشد، جو کہ مہاجر کیمپ بلدیہ ٹاؤن ساڑھے 7 نمبر کراچی میں واقع ہے۔ اس مدرسۃ المدینہ کی تعمیر کا آغاز 1992ء میں ہوا، اسی سال تعلیم کا آغاز بھی ہو گیا، اس عظیم درسگاہ کا سنگِ بنیاد سلیم قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ افتتاح امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے کیا۔ اس مدرسۃ المدینہ میں حفظ و ناظرہ کی کل اور جز وقتی 7 کلاسز ہیں جن میں موجودہ طلبہ (فروری 2022ء) کی تعداد 175 ہے، اب تک ناظرہ قراٰن مکمل کرنے والوں کی تعداد 5070 ہے جبکہ 550 طلبہ حفظ مکمل کر چکے ہیں۔ یہاں سے قراٰن پڑھنے والوں میں سے 180 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا۔ اور 40 طلبہ کورس مکمل کرنے میں کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول مدرسۃ المدینہ فیضانِ مرشد مہاجر کیمپ کو ترقی و عروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 پیسے لے کر چیزیں خریدتے ہیں 2 ہڈیوں کو ایک برتن میں جمع کیا 3 رمضانُ المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے 4 کاتب کا مطلب لکھنے والا ہوتا ہے 5 پھر ہم بکری کو گھمانے بھی جائیں گے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (اپریل 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: نواسۂ رسول حضرت عبدُ اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کی ولادت کہاں ہوئی؟

سوال 02: خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے ◂ جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلْحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے، اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مُرشد“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 13 سالہ شمائم بن یوسف احمد کے تعلیمی واخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلْحمدُ لِلّٰہ! 13 ماہ کے مختصر عرصے میں حفظ قراٰن کی سعادت پائی، 1 سال سے فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ تہجد، اشراق چاشت کی ادائیگی بھی کر رہے ہیں، 25 سے زائد کتب ورسائل کا مطالعہ کرلیا ہے، ایک سال سے گھر میں درس بھی دے رہے ہیں اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہش مند بھی ہیں۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اپریل 2022ء)

نام مع ولدیت:.................. عمر:...... مکمل پتا:..................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جون 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (اپریل 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اپریل 2022ء)

جواب: 1.................. جواب: 2..................

نام.................. ولدیت.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر..................

مکمل پتا..................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جون 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

اللہ پاک نے دنیا میں ہر چیز کو کسی نہ کسی مقصد کے تحت بنایا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی خاص مقصد کے تحت پیدا کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان صرف اللہ پاک کی عبادت کرے۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔ (1)

محبتِ الٰہی: یاد رہے! عبادت کی حقیقی روح ہمیں اس وقت تک نصیب نہیں ہو سکتی جب تک ہمارے دل میں کامل محبتِ الٰہی، اللہ سے کامل امید اور اس کا کامل خوف نہ ہو اس لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم اللہ پاک سے محبت کو لازم کرلیں۔ کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ سب مسلمان ہی اللہ پاک سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دُرست ہے لیکن اصل محبتِ الٰہی یہ ہے کہ اللہ پاک کو ماننے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی بھی مانی جائے، اسی صورت میں ہمیں اللہ پاک کی رضا، خوشنودی اور عبادت کی حقیقی روح نصیب ہوگی، بلکہ جب ہم نماز میں ہوں تب بھی ہماری کامل توجہ اللہ پاک ہی کی طرف ہونی چاہئے، جیسا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ (عبادت کا) بلند مرتبہ یہ ہے کہ اللہ پاک کی محبت اور اس بات پر پختہ ایمان ہو کہ حالتِ قیام میں یہ جو کچھ بھی کہتا ہے ہر ہر حرف کے ذریعے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کر رہا ہے اور وہ اس پر آگاہ ہے۔ نیز جو خیالات دل میں آئیں ان کا بھی مشاہدہ کرے اور یقین رکھے یہ خطرات اللہ پاک کی طرف سے اسے خطاب ہیں۔ کیونکہ جب کوئی اللہ پاک سے محبت کرے گا تو وہ لازمی طور پر اس کے ساتھ خلوت کو بھی پسند کرے گا اور اس سے مناجات کرنے کی لذّت پائے گا اور حبیب کے ساتھ مناجات کرنے کی لذّت زیادہ دیر قیام کرنے پر اُبھارے گی۔ (2)

دُعا: حدیثِ پاک میں دُعا کو بھی عبادت کی روح قرار دیا گیا ہے، چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے: دُعا عبادت کا مغز ہے، یعنی اس کے ذریعے عبادت قوی ہوتی ہے، کیونکہ دُعا عبادت کی روح ہے۔ (3)

اخلاص و خشوع و خضوع: اسی طرح یاد رکھئے! عبادات میں چاشنی، لذّت اور اطمینان کی ایک صورت یہ ہے کہ اِخلاص کے ساتھ اور نہایت خشوع و خضوع سے عبادت کی جائے کیونکہ اِخلاص اور خشوع و خضوع بھی عبادت کی روح ہے، جیسا کہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبادت کوئی بھی ہو اُس میں اِخلاص نہایت ضروری چیز ہے یعنی محض رِضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا ضروری ہے۔ دِکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاِجماع حرام ہے، بلکہ حدیث میں رِیا کو شرکِ اصغر فرمایا۔ (4) لہٰذا مسلمان خواتین کو چاہئے کہ ان تمام باتوں کو پیشِ نظر رکھیں اور اپنی زندگی سے ریاکاری اور دکھاوے کو نکال کر پھینک دیں ایسا نہیں کہ صرف مرد ہی ریاکاری کرتے ہیں بلکہ بہت سے معاملات میں یہ مرض خواتین میں بھی پایا جاتا ہے، مثلاً اپنی نیکیوں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ کو بڑھا چڑھا کر دوسروں کے سامنے بغیر ان کے پوچھے بلاوجہ بیان کرنا تاکہ واہ واہ ہو اور لوگ تعریف کریں یہ عمل اللہ پاک کو سخت ناپسند ہے، اسی لئے ایسے لوگوں کی عزّت بھی خاک میں مل جاتی ہے۔

(1) پ27، الذّٰریٰت: 56 (2) احیاء العلوم، 1/ 1064 ملخصاً (3) التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 2/ 11 (4) بہار شریعت، 3/ 636 ملخصاً۔

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

مولانا محمد بلال سعید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادیوں میں سے آپ کی سب سے پیاری اور لاڈلی شہزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ہیں، آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہیں "سَیِّدَۃُ نِساء اھل الجنّۃ" اور "سیّدۃ نِساء العالمین" جیسے القابات عطا ہوئے۔ آپ وضع قطع اور شکل وصورت میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت مشابہ تھیں۔[1]

پُرنور ولادت: سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی ولادتِ باسعادت اعلانِ نبوت سے 5 سال پہلے ہوئی۔[2] جب آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی تو فضا آپ کے چہرے کے نور سے منور ہوگئی۔ آپ کی ولادت حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر پر ہوئی اسی لئے اسے مولدِ فاطمہ کہا جاتا تھا،[3] حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیگر اولاد کی طرح آپ کو دائی کے سپرد نہیں کیا کہ وہ آپ کو دودھ پلائے بلکہ انہوں نے خود اپنے زیرِ سایہ آپ کی شاندار پرورش کی۔[4]

عبادت وریاضت: آپ روزوں اور عبادت وریاضت کا بہت شوق رکھتی تھیں کئی بار ایسا ہوا کہ آپ نے پوری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دی۔[5]

پردہ وحیا: شرم وحیا اور پردہ کرنا آپ کے اعلیٰ اوصاف میں سے تھا، کبھی کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑی، بلکہ آپ کی یہ تمنا تھی کہ وصال کے بعد بھی مجھ پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑے، چنانچہ بروزِ محشر لوگوں کو نگاہیں جھکانے کا حکم ہوگا تاکہ آپ رضی اللہ عنہا پل صراط سے گزر جائیں۔[6]

راہِ خدا میں خرچ: اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا آپ کا محبوب اور پسندیدہ ترین عمل تھا۔ چنانچہ آپ کی یہ شان اللہ پاک نے قراٰن کریم میں بھی بیان فرمائی۔[7]

ازدواجی زندگی: حضرت مولیٰ علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ

قبر مبارک حضرت فاطمۃ الزہراء

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ، کراچی

نبھا کا نکاح یقیناً بہت عمدہ اور شاندار تھا جس میں خود ربِّ کریم کی رضا اور نبیِّ کریم کی دُعائیں، نصیحتیں اور شفقتیں شامل تھیں، یہ مبارک نکاح ایک قول کے مطابق 26 یا 27 صفر سن 2ھ میں ہوا۔[8]

نکاح کے بعد بی بی فاطمہ نے امورِ خانہ داری کی ذمہ داریوں کو نہایت خوش اسلوبی اور سلیقے سے نبھایا اور ہر طرح کی مشکلات پر صبر کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھا، چکی پیسنے سے ہاتھوں میں نشان پڑ جاتے، پانی کی مشک بھر کر لانے کی مشقت ہوتی[9] آپ نے پھر بھی اپنی ازدواجی زندگی کا سفر صبر و شکر سے طے کیا۔

تربیتِ اولاد: آپ کے 3 بیٹے حسن، حسین، محسن اور 3 بیٹیاں زینب، رقیہ اور اُم کلثوم تھیں، ان میں حضرت محسن اور رقیہ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔[10]

عشقِ رسول: آپ اپنے بابا جان سے بے انتہا محبت فرماتیں انہیں اپنی جگہ بٹھاتیں ان کی خوشی سے خوش اور ان کی تکلیف پر رنجیدہ ہو جاتیں، ایک بار کفارِ مکہ نے مَعاذَ اللہ، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نماز کی حالت میں اونٹنی کی بچہ دانی ڈال دی، آپ کو معلوم ہوا تو بہت غمگین ہوئیں اور فوراً جا کر اسے ہٹایا۔[11] غزوۂ اُحد کے موقع پر شدید جنگ میں کئی صحابۂ کرام شہید ہوئے بہت سے زخمی بھی ہوئے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک چہرہ پر بھی زخم آیا، سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے بابا جان کا مبارک چہرہ پانی سے دھو رہی تھیں، مگر خون بند نہیں ہو تا تھا بالآخر کھجور کی چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ مبارک چہرے کے زخم پر رکھی جس سے خون تھم گیا۔[12]

آقا کی اِن سے محبت: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی اپنی لختِ جگر سے بہت محبت و شفقت کا معاملہ فرماتے اور ان کو اپنی نشست پر بٹھاتے۔[13] نیز آپ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے بی بی فاطمہ کے ہاں تشریف لاتے۔[14] ایک موقع پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے بُری لگے وہ مجھے بُری لگتی ہے اور جو چیز اسے ایذا دے وہ مجھے ایذا دیتی ہے۔[15]

ازواجِ مطہّرات سے محبّت: ازواجِ مطہرات سے بی بی فاطمہ کا تعلق نہایت محبت بھرا تھا، اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو، ایک بار اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سوال کیا: حضور کو کون زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: فاطمہ، پوچھا مردوں میں؟ فرمایا: ان کے شوہر۔[16] مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ یہاں فرماتے ہیں: یہ ہے حضرتِ عائشہ صدیقہ کی حق گوئی کہ آپ نے یہ نہ فرمایا کہ حضور کو سب سے زیادہ پیاری میں تھی اور میرے بعد میرے والد بلکہ جو آپ کے علم میں حق تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اگر یہ ہی سوال حضرت فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہوتا تو آپ فرماتیں کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو زیادہ پیاری جنابِ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں پھر ان کے والد۔ معلوم ہوا کہ ان کے دل بالکل پاک و صاف تھے۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جو اِن حضرات کو ایک دوسرے کا دُشمن کہتے ہیں۔[17]

وصالِ پُر ملال: آپ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد حضور کی یاد اور فراق میں بے چین رہتیں، آخر کار حضور کی وفات کے 6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک کو آپ اس جہاں سے رخصت ہو گئیں۔[18] صحیح قول کے مطابق اسلام کے پہلے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[19] مختار قول یہ ہے کہ آپ کا مزارِ پُر انوار بقیع شریف میں ہے۔[20]

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 8/453 ملخصاً (2) شرح الزرقانی، 4/331 (3) السیرۃ الحلبیہ، 1/91 (4) تاریخ ابن عساکر، 3/128 (5) مدارج النبوۃ، 2/461 (6) مستدرک، 4/136، حدیث: 4781 (7) پ29، الدھر: 8، 9، تفسیر در منثور، 8/371 (8) تاریخ ابن عساکر، 3/128 (9) ابو داود، 4/409، 5063 ملخصاً (10) مدارج النبوۃ، 2/460 (11) بخاری 1/102، حدیث: 240 ملخصاً (12) بخاری، 3/43، حدیث: 4075 (13) ابو داود، 4/454، حدیث: 5217 ملخصاً (14) مستدرک، 4/141، حدیث: 4792 (15) ترمذی، 5/464، حدیث: 3893 (16) ترمذی، 5/467، حدیث: 3900 (17) مراٰۃ المناجیح، 8/469 (18) مدارج النبوۃ، 2/461 (19) مراٰۃ المناجیح، 8/456، حلیۃ الاولیاء، 4/100، رقم: 4895 (20) فتاویٰ رضویہ، 26/432 ــ مدارج النبوۃ، 2/461۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

مسجدِ بیت میں میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن اپنے بیڈ روم کے ایک حصے میں مسجد بیت کی نیت کر کے وہاں دس روزہ سنتِ اعتکاف میں بیٹھی ہیں، یہ رہنمائی فرمادیں کہ اعتکاف کے دوران اس کا شوہر اس کمرے میں اپنی بیوی کے ساتھ ایک بستر پر سو سکتا ہے یا نہیں؟ بیوی مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے شوہر کا سر وغیرہ دبا سکتی ہے؟ اعتکاف میں شوہر کے ساتھ رہنے کی کوئی ممانعت ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اعتکاف کے دوران بیوی کا مسجدِ بیت میں اپنے شوہر کا سر دبانے کے لیے شوہر کو چھونا جائز ہے جبکہ بیوی کو شہوت نہ ہو۔ البتہ ایک ہی بستر پر دونوں کو سونے سے بچنا چاہیے۔

یاد رہے جس طرح احرام کی حالت میں جماع و مُقدّماتِ جماع حرام ہیں یونہی اعتکاف کے دوران بیوی کے لیے جماع اور مقدمات جماع حرام ہیں، مقدمات جماع سے مراد ایسے افعال جو جماع کی طرف لے جانے والے ہوں اور فقہائے کرام کے کلام میں مقدمات جماع کی درج ذیل مثالیں بیان کی گئیں ہیں: گلے ملنا، شہوت کے ساتھ بوسہ لینا، یا شہوت کے ساتھ چھونا، مباشرتِ فاحشہ وغیر ذالک۔ لہٰذا اعتکاف میں شوہر ساتھ ہو تو دن ہو یا رات بہر صورت جماع و مقدمات جماع سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے، ورنہ بیوی فعلِ حرام میں مبتلا ہو کر گناہ گار ہو گی، نیز جماع کی صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور مقدماتِ جماع کی صورت میں اگر بیوی کو انزال ہو جائے تب بھی اعتکاف فاسد ہو جائے گا، ہاں اگر مقدماتِ جماع کی صورت میں بیوی کو انزال نہیں ہوا تو اس کا اعتکاف فاسد نہیں ہو گا۔

البحر الرائق میں ہے: "(ویحرم الوطء ودواعیه) لقوله تعالیٰ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ لان المباشرة

* محقق اہل سنّت، دار الافتاء اہل سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

تصدق علی الوطء ودواعیہ فیفید تحریم کل فرد من افراد المباشرۃ جماع او غیرہ" یعنی اعتکاف کی حالت میں جماع اور مقدمات جماع حرام ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جب تم مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو، کیونکہ مباشرت جماع اور مقدمات جماع دونوں پر صادق آتی ہے لہٰذا آیت مباشرت کے ہر فرد کے حرام ہونے کا افادہ کر رہی ہے، چاہے جماع ہو یا غیر جماع۔ (البحرالرائق، 2/532)

النہر الفائق میں ہے: "وحرم علیہ ایضاً (دواعیہ) من المس والقبلۃ کما فی الحج والعمرۃ" یعنی معتکف پر مقدمات جماع، چھونا بوسہ لینا بھی حرام ہے جیسا کہ حج و عمرہ میں یہ فعل حرام ہے۔ (النہر الفائق، 2/48)

ردالمحتار میں ہے: "الزوجۃ معتکفۃ فی مسجد بیتھا فیاتیھا فیہ زوجھا فیبطل اعتکافھا" یعنی بیوی اپنی مسجد بیت میں اعتکاف میں بیٹھی ہو اس میں شوہر بیوی سے قربت کرے تو بیوی کا اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، 3/509)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "معتکف کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جائے گا، انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے مسجد میں ہو یا باہر رات میں ہو یا دن میں، جماع کے علاوہ اوروں میں اگر انزال ہو تو فاسد ہے ورنہ نہیں، احتلام ہو گیا یا خیال جمانے یا نظر کرنے سے انزال ہوا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔" (بہار شریعت، 1/1025)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

بقیہ: پریئر ٹائم ایپ اور نقشوں میں فرق کیوں؟

نقشہ جات یا مدنی چینل کے اوقات: نقشہ جات یا مدنی چینل پر دیئے گئے اوقات کئی لحاظ سے احتیاطی ہوتے ہیں، مثلاً

1. نقشہ جات چونکہ ایک سال کے بجائے 26 سالوں کے لئے کارآمد بنائے گئے ہیں یعنی آئندہ 26 سالوں میں سب سے جلد ہونے والی "صبح صادق" اور "طُلوع" کا وقت اور سب سے آخر میں ہونے والے ظہر، عصر، مغرب و عشا کے وقت کو درج کیا گیا ہے۔
2. بڑے شہروں میں پھیلاؤ کے اعتبار سے بھی احتیاط کی گئی ہے جس سے ایک آدھ منٹ تک فرق آجاتا ہے۔
3. اوقات کار تیار کرنے میں پہاڑی اور غیر ہموار علاقوں کی بلندی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔
4. کئی کئی منزلہ عمارات کیلئے "اوقاتِ طُلوع و غُروب" میں اس طرح احتیاط شامل کی گئی ہے کہ چھوٹے شہروں کے لئے کم و بیش 50 فٹ، درمیانے شہروں کیلئے "125-100" فٹ اور بڑے شہروں کے لئے حسبِ ضرورت بلند عمارات کا لحاظ رکھتے ہوئے "40 سیکنڈ" سے لے کر "ایک منٹ یا اس سے زائد" طلوع میں کم اور غروب میں بڑھائے جاتے ہیں۔

اوقات میں فرق کتنا؟ پہاڑی و ساحلی علاقوں کے لئے ایپلی کیشن اور پرنٹ شدہ نقشہ جات میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا البتّہ میدانی علاقوں کے لئے طُلوع و غُروب میں "1 سے 2" منٹ کا فرق نظر آئے گا نیز مدنی چینل پر بتایا جانے والا وقت پرنٹ شدہ نقشہ جات کے مطابق ہوتا ہے۔

توجہ: یاد رہے کہ ایپلی کیشن کے آٹو اوقات ہوں یا نقشہ جات و مدنی چینل پر دیئے گئے اوقات، ان میں سے جس کے مطابق بھی نماز پڑھیں یا سحر و افطار کریں دُرست ہو جائیں گے۔

نوٹ: شعبہ اوقاتُ الصّلاۃ کی ایپلی کیشن کو اپڈیٹ کیا جاتا رہتا ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اپنی ایپ کو اپڈیٹ کر لیا کیجئے۔ نیز ایپلی کیشن کے اوقات ذاتی استعمال کے لئے ہوتے ہیں لہٰذا ایک ہی شہر کے مختلف مقامات کے لئے اپنی لوکیشن والا وقت آگے شیئر نہ کیا جائے۔ بلکہ ایپلی کیشن کا لنک ہی شیئر کر دیجئے تاکہ دوسرے مقام والوں کو بھی اپنی لوکیشن کے مطابق کرنٹ وقت معلوم ہو سکے۔

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی میں اصولِ جرح و تعدیل کورس کا اہتمام

کورس میں استاذُ الحدیث مولانا حسان عطاری مدنی نے لیکچرز دیئے

مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی میں ”اصولِ جرح و تعدیل کورس“ کا انعقاد کیا گیا۔ کورس 25 اکتوبر 2021ء میں شروع ہو کر 18 جنوری 2022ء کو اختتام پذیر ہوا جس میں تخصص فی الحدیث (سالِ اول و دوم) کے 45 سے زائد طلبۂ کرام اور جامعۃُ المدینہ بوائز کے اساتذۂ کرام نے شرکت کی۔ کورس میں استاذُ الحدیث مولانا حسّان عطاری مدنی نے لیکچر دیئے۔ کورس کے آخری روز اختتامی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں مولانا گل رضا عطاری مدنی (نگرانِ شعبہ تعلیمی امور) نے شُرکا کے ساتھ اہم نکات کا تبادلہ کیا۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ”30 روزہ فنِّ تخریج حدیث کورس“ کا انعقاد

کورس کے شُرکا کو احادیثِ مبارکہ تلاش کرنے کے طریقے سکھائے گئے اور پریکٹیکل بھی کروایا گیا۔

المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) میں شعبہ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے تحت ”30 روزہ فنِّ تخریج حدیث کورس“ ہوا۔ یہ کورس نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ و رکنِ شوریٰ مولانا حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی کے فرمانے پر منعقد ہوا جبکہ اس کورس کی ڈیزائننگ اور ٹریننگ کی خدمات ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ مولانا راشد علی عطاری مدنی اور نگرانِ شعبہ فیضانِ حدیث مولانا ناصر جمال عطاری مدنی نے انجام دیں۔ اس کورس میں المدینۃ العلمیہ کے 16 اسکالرز نے شرکت کی۔ کورس میں کتبِ حدیث سے احادیث مبارکہ تلاش کرنے کے مختلف طریقے سکھائے گئے۔ سلائیڈز کے ذریعے لیکچرز کو آسان تر بنانے کی کوشش کی گئی اور تخریج احادیث کا پریکٹیکل بھی کروایا گیا۔ کورس کا مقصد علمائے کرام کو فنِّ تخریج حدیث میں مضبوط اور تجربہ کار بنانا ہے۔ یہ کورس 12 جنوری کو شروع ہوا جبکہ 7 فروری کو اس کا اختتام ہوا۔ کورس کے اختتام پر شریک علمائے کرام نے مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔

نگرانِ مجلس رابطہ بالعلماء کی کراچی میں علما و مفتیانِ کرام سے ملاقاتیں

علمائے کرام کو کنزُ المدارس بورڈ پاکستان کا تعارف پیش کیا گیا

دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء کے پاکستان سطح کے ذمہ دار مولانا حافظ افضل عطاری مدنی نے ماہِ جنوری 2022ء میں کراچی میں قائم چند مدارسِ اہلِ سنت کا وزٹ کیا جہاں مفتیانِ کرام اور معروف مذہبی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ نگرانِ مجلس نے پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب (صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان)، ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب، مفتی محمد اکمل صاحب (معروف مذہبی اسکالر، کراچی)، پیر مفتی محمد جان نعیمی مجددی صاحب (صدر مرکزی جماعت اہل سنت صوبہ سندھ)، مفتی وسیم ضیائی صاحب (ناظم اعلیٰ مدارس البرکات)، مفتی سہیل رضا امجدی صاحب (مذہبی اسکالر، کراچی)، مفتی محمد الیاس رضوی صاحب (مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم کراچی)، مفتی رفیق الحسنی صاحب (مہتمم جامعہ مدینۃ العلم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

کراچی)، مفتی نذیر جان نعیمی صاحب (صدر تنظیم المدارس اہل سنت صوبہ سندھ)، ڈاکٹر مفتی رضوان نقشبندی صاحب (مہتمم جامعہ انوارالقرآن، کراچی) اور مولانا ریحان امجدی صاحب (مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی) سے ملاقاتیں کیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے کنز المدارس بورڈ پاکستان کا تعارف پیش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی تعلیمی سرگرمیوں کے متعلق بریفنگ دی جسے علمائے کرام نے خوب سراہا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ مولانا افضل مدنی نے انہیں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے وزٹ کی دعوت دیتے ہوئے کنزالمدارس بورڈ پاکستان کی کوڈ بُک اور المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی چند کتابیں تحفے میں پیش کیں۔

سانحہ مری کے متأثرین کے لئے فیضانِ مدینہ اسلام آباد میں ایصالِ ثواب اجتماع

حاجی وقار المدینہ عطّاری کا فکرِ آخرت کے موضوع پر بیان

14 جنوری 2022ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسلام آباد G-11 میں سانحہ مری میں انتقال کرجانے والے عاشقانِ رسول کے لئے قراٰن خوانی وایصالِ ثواب اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں مرحومین کے لواحقین سمیت بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول اور شخصیات نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ و نگرانِ اسلام آباد مشاورت حاجی وقار المدینہ عطّاری نے اجتماعِ پاک میں فکرِ آخرت کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان فرمایا اور آخرت کی تیاری کا ذہن دیتے ہوئے حاضرین کو نمازوں کی پابندی کا ذہن دیا۔ رکنِ شوریٰ نے شرکا کو مساجد کو آباد کرنے، دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں حصہ ملانے اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ اختتام پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کا سلسلہ بھی ہوا۔

ماہِ دسمبر 2021ء میں پاکستان کے مختلف قبرستانوں میں گورکن مدنی حلقوں کا سلسلہ

641 تربیتی حلقوں میں دوہزار 764 گورکنوں کی شرکت

ماہِ دسمبر 2021ء میں پاکستان کے مختلف قبرستانوں میں گورکن (قبر کھودنے والوں) کے درمیان شعبہ کفن دفن کے تحت تربیتی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ اس دوران مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے عیب جوئی اور اس سے بچنے کے طریقوں کے عنوان پر تربیت کی۔ شعبہ کفن دفن کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کو ملنے والی رپورٹ کے مطابق ماہِ دسمبر 2021 میں 641 گورکن حلقے لگائے گئے جن میں دوہزار 764 گورکن اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ واضح رہے کہ شعبہ کفن دفن اوورسیز میں بھی اپنی خدمات فراہم کررہا ہے۔ پچھلے دنوں یوکے کے شہر مانچسٹر میں ایک دن کا کفن دفن کورس ہوا ہے جس میں 60 عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ کورس میں مبلغ دعوتِ اسلامی نے شرکا کو غسلِ میت دینے، کفن کاٹنے، کفن پہنانے، جنازہ اٹھانے، تدفین کرنے اور تلقین کرنے کے موضوع پر تربیت دی۔

برمنگھم سٹی یونیورسٹی میں ”The Best Amongst You“ کے عنوان سے ورکشاپ کا انعقاد

رکن ویسٹ مڈلینڈیوکے کابینہ افتخار عطّاری نے شرکا کی تربیت کی

شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی) یوکے برمنگھم کے زیرِ اہتمام 10 جنوری 2022ء کو برمنگھم سٹی یونیورسٹی میں ”The Best Amongst You“ کے عنوان سے ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں پروفیشنلز اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ ویسٹ مڈلینڈیوکے کابینہ کے رکن افتخار عطّاری نے شرکا کے سامنے بطورِ مسلمان اپنے فرائض کی اہمیت کو سمجھنے پر گفتگو کی اور انہیں اپنے منتخب شعبے سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایک اچھا اور دیانت دار انسان بنتے ہوئے امتِ محمدیہ کی خدمت کرنے کا ذہن دیا۔ افتخار عطّاری نے سامعین کو اس طرح کی دیگر ورکشاپس میں شرکت کرنے کی بھی ترغیب دلائی جس پر شرکا نے خود شرکت کرنے اور دوسروں کو بھی مدعو کرنے کی نیت کی۔

تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں مدرسۃُ المدینہ کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں نگرانِ ڈسٹرکٹ کا سنتوں بھرا بیان

دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدرسۃ المدینہ بوائز کے زیرِ اہتمام 16 جنوری 2022ء بروز اتوار ضلع اوکاڑہ پنجاب پاکستان کی تحصیل رینالہ خورد میں بچوں کو قراٰنِ پاک کی تعلیم دینے کے لئے مدرسۃُ المدینہ بوائز کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں مقامی اسلامی بھائیوں سمیت شخصیات نے شرکت کی۔ دورانِ اجتماع نگرانِ ڈسٹرکٹ سرفراز احمد عطّاری نے ”فضائلِ قراٰن اور حفظِ قراٰن“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کرتے ہوئے وہاں موجود عاشقانِ رسول کو اپنے بچوں کو مدرسۃُ المدینہ بوائز میں داخلہ دلوانے کی ترغیب دلائی جس پر انہوں نے اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔

خطیبِ پاکستان مولانا شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس عقیدت و احترام سے منایا گیا

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان، مشفق و محبِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا 39واں سالانہ عرس 17 اور 18 فروری 2022ء کو نہایت مذہبی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔

عرسِ پاک کا مرکزی اجتماع جامع مسجد گلزارِ حبیب، گلستان اوکاڑوی (سولجر بازار) میں ہوا جہاں دعوتِ اسلامی کے کئی ذمہ داران اور دیگر اسلامی بھائیوں سمیت ملک و بیرونِ ملک سے علما و مشائخ اور عقیدت مند حضرات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

عرسِ پاک میں علما و مشائخ اہلِ سنت اور ائمہ و خطبا نے اپنے خطابات میں حضرت کی حیات و خدمات، ذات و صفات اور دین و ملت اور ملک و قوم کے لئے ان کے مثالی کارہائے نمایاں اور عشقِ رسول کے حوالے سے انہیں والہانہ خراجِ محبت و عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ایصالِ ثواب کے لئے اجتماعی فاتحہ خوانی و دعا بھی کی۔

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان حضرت مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی بن شیخ کرم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1348ھ / 1929ء کو کھیم کرن، مشرقی پنجاب (ہند) میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 1947ء میں قیامِ پاکستان کے موقع پر ہجرت کرکے اوکاڑہ آئے۔

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور غزالیِ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عُلومِ دینیہ حاصل کئے اور اسناد حاصل کیں۔

آپ مسلسل 40 سال تک تقاریر فرماتے رہے ہیں۔ آپ کی علمی استعداد، حُسنِ بیان، خوش الحانی اور شانِ خطابت نہایت منفرد اور ہر دل عزیز تھی۔ ماہِ محرم کی شبِ عاشورہ میں آپ کا خطاب امتیازی حیثیت کا حامل ہوتا تھا۔

آپ نے وعظ و بیان کے ساتھ ساتھ تحریر و تصنیف کے ذریعے بھی خدمتِ دین کی، آپ کی تصانیف میں ذکرِ جمیل، ذکرِ حسین، راہِ حق، درسِ توحید، شامِ کربلا، امام پاک اور یزید پلید، برکاتِ میلاد شریف، مسلمان خاتون، انوارِ رسالت سمیت کئی کتب شامل ہیں۔
(ماخوذ از: خطیب پاکستان، ص 9تا15)

آپ کو دعوتِ اسلامی سے بہت اُلفت و محبت تھی۔ 1401ھ میں دعوتِ اسلامی کا آغاز ہوا، اس وقت ایک سوال پیشِ نظر تھا کہ ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع کہاں کیا جائے؟ چنانچہ اسی سلسلہ میں امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے خطیبِ پاکستان، حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور صورتِ حال بیان کی۔ آپ دعوتِ اسلامی کے بارے میں سُن کر بہت خوش ہوئے اور اپنے دستخط کے ساتھ دعوتِ اسلامی کیلئے تائیدی لیٹر جاری فرمایا۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ "آپ کی مسلکِ اہلِ سنّت سے مَحبّت صد کروڑ مرحبا! بے مانگے کراچی کے قلب میں واقع اپنی زیرِ تولیت جامع مسجد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اوکاڑوی کراچی) میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی اجازت کی سعادت عنایت فرمائی۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کا اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب بنا۔ اُن کی حینِ حیات اور بعدِ وفات ہم نے برسوں تک وہاں ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع کیا۔ عاشِقانِ رسول کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ جامع مسجد گلزارِ حبیب اجتماع کے لئے ناکافی ہوگئی، اللہ پاک نے اسباب مُہَیّا کئے، سب اسلامی بھائیوں نے مل کر خوب بھاگ دوڑ کی، کم و بیش سوا دو کروڑ پاکستانی روپے کا چندہ اکٹّھا کیا اور (پُرانی) سبزی منڈی کے پاس کراچی میں تقریباً 10 ہزار گز کا پلاٹ خریدا اور پھر مزید کروڑوں روپے کے چندے سے عظیم الشّان عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ قائم کیا گیا جس میں شاندار مسجد، مَدَنی کاموں کیلئے مُتَعَدَّد مَکاتِب اور جامعۃُ المدینہ کی عالی شان عمارت کے ذریعے لاکھوں مسلمان فیضانِ مدینہ لوٹ رہے ہیں۔ (آدابِ طعام، ص 445)

رمضانُ المبارک کے چند اہم واقعات

پہلی رمضانُ المبارک 471ھ یومِ ولادت
پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضور غوثُ الاعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438 تا 1443ھ
اور المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "غوثِ پاک کے حالات" پڑھئے۔

3 رمضانُ المبارک 11ھ یومِ وصال
شہزادیِ رسول، خاتونِ جنّت، حضرت سیّدتُنا فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1440ھ، مئی 2021ء
اور المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "شانِ خاتونِ جنّت" پڑھئے۔

10 رمضانُ المبارک 10 سنِ نبوی یومِ وصال
اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، 1440ھ
اور المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے۔

15 رمضانُ المبارک 3ھ یومِ ولادت
نواسۂ رسول، راکبِ دوشِ مصطفےٰ حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، ربیعُ الاوّل 1441ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "امام حسن کی 30 حکایات" پڑھئے۔

17 رمضانُ المبارک 2ھ یومِ بدر و شہدائے بدر
اسلام و کفر کی پہلی جنگ جس میں 14 صحابہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، 1439ھ اور
المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 209 تا 245" پڑھئے۔

17 رمضانُ المبارک 57 یا 58ھ یومِ وصال
اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1440ھ
اور المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "فیضانِ عائشہ صدیقہ" پڑھئے۔

21 رمضانُ المبارک 40ھ یومِ شہادت
مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1442ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" پڑھئے۔

22 رمضانُ المبارک 1326ھ یومِ وصال
شہنشاہِ سخن، برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

رمضانُ المبارک 2ھ یومِ وصال
شہزادیِ رسول حضرت سیّدتُنا رقیہ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ اور
المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 694، 695" پڑھئے۔

20 رمضانُ المبارک 8ھ فتحِ مکہ
نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکۂ مکرمہ فتح فرمایا اور کعبہ شریف کو بتوں
سے پاک فرما کر خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا فرمائی
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1440، مئی 2021ء اور
المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 411 تا 453" پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی

(فروری 2021ء تا فروری 2022ء کے مطابق)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں نیوز ویب سائٹ (دعوتِ اسلامی کے شب و روز)، مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل کے ذریعے آپ تک پہنچتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ایک سال کی چند شعبوں کی مختصر کارکردگی ملاحظہ کیجئے:

مجلس / شعبہ	فروری 2021ء	فروری 2022ء
جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات)	891	1124
طلبہ وطالبات جامعاتُ المدینہ	65ہزار866	75ہزار620
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	13ہزار455	19ہزار501
فیضان آن لائن اکیڈمی برانچز	42	47
فیضان آن لائن اکیڈمی سے کورسز کرنے والے	18ہزار691	26ہزار843
بچوں اور بچیوں کے مدارسُ المدینہ	4225	5445
طلبہ وطالبات مدارسُ المدینہ	1لاکھ97ہزار12	2لاکھ44ہزار318
ناظرہ مکمل کرنے والے طلبہ وطالبات	2لاکھ94ہزار307	3لاکھ38ہزار998
حُفّاظ طلبہ وطالبات	92ہزار47	1لاکھ942
مدرسۃُ المدینہ (بالغان وبالغات)	34ہزار441	37ہزار46
طلبہ وطالبات مدارسُ المدینہ بالغین	1لاکھ96ہزار935	2لاکھ46ہزار274

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764